

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد عاصی پرمعاصی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما کہتا ہی کہ خوشترین وسیلہ اور بہترین ذریعہ سعادت عظمی کو پہنچنے کا نبی کریم شفیع المذنبین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور دوستی ہی اور وہ حاصل نہوگی مگر اسوقت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی جس کام مین ہی اوسکو نکرین اور آپ کے نام پر شوجان سے فدا اور قربان ہووین اور ہروقت آپکا ذکر اور یاد کرین اور

ازجملۂ علامات محبت کے ہی کہ آپکی ولادتِ باسعادت جس روز
ہوی اس روز خوشی اور سرور کو ظاہر کریں اور اپنی مقدور
موافق عمل مولد بجالادین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کے احوال اور کرامات کو پڑہین اور سنین اسواسطے
عمل مولد کو علماے کبار اور حفاظِ نامدار مستحسن اور متبرک جانتے
ہین اور اسمین کئے رسالے اور کتابین تصنیف کئے ہین اللہ تعالی
انکو جزاے خیر دیوے۔ اندنون فرقۂ ضالۂ وہابیہ خذلہم اللہ
نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جو عوام کے
دلون مین ثابت ہی سو اسکو اقسام کے فریب شیطانی سے
نکالنا اور لوگ کو گمراہ کرکے اپنے مانند مرتد بنانا چاہتا ہی اور
عمل مولد شریف جایز نہین کرکے دعوی کرتا ہی اسواسطے یہہ
عاصی کتاب خصایص الکبری کی جو تصنیف سے خاتمۃ الحفاظ و
المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ وافاض علینا البرکات
منہ کی ہی اور سیر مین بہت معتبر ہو نفیس کتاب ہی سو اسمین سے
تعریفِ شریف کی حدیث جو کئے آیات اور کرامات پر بنی کرکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل ہی اصل قرار دیا اور اسکو شرح
کی طور پر ہندی زبان مین معتبر کتابون سے لکھا اور اسکے آخر مین
عمل مولد شریف کو جو جو علما مستحسن جانتے ہین انکے اقوال لکھا اور اسکا
نام رَبِیعُ الْاَنْوَارِ فِی مَوْلِدِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ
وَسَلَّمَ رکھا تاکہ عوام کو نفع ہووے رَبِّ اجْعَلْہَا مَقْبُوْلَۃً
عِنْدَ حَبِیْبِکَ الْاَمِیْنِ وَخَلِیْلِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا
کَثِیْرًا۔ خاتمۃ المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی نے فرمایا اَخْرَجَ
اَبُوْنُعَیْمٍ نکالا یعنی روایت کیا ہی ابو نعیم وہ اپنے وقت کا
محدث اور حافظ عصر تھا انکا نام احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحٰق
بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی الصوفی ہے اور کنیت ابو نعیم ہے
صیغہ تصغیر سے ۳۳۶ تین سو چھتیس ہجری مین ولادت ہوی اور
چار سو تیس ہجری میں وفات ہوی آنکی عمر چورانوے سال کی ہوی بہت
لوگ سے حدیث کو سماعت کئے اور انسے ایک جماعت محدثین
کی روایت کی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے۔ اِس سے مراد عبد اللہ بن عباس ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے بھائی انکی ولادت
ہجرت سے قبل تین سال کے بقولے دو سال کے ہوئی اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کیوقت تیرہ سال کے تھے بقولے
پندرہ سال کے۔ اس امت کے حبر اور عالم تھے اور انکو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم حکمت اور فقہ اور فہم قرآن کیواسطے دعا دئے
اور انہوں جبرئیل علیہ السلام کو دو وقت دیکھے سنہ ۶۸ اڑسٹھ
ہجری کو طائف میں انکی وفات ہوئی۔ معلوم کیجئے اس حدیث
کو جو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کئے ہیں اگرچہ لفظا
موقوف ہی لیکن حکم میں مرفوع حدیث کے ہی کیونکہ یہہ بات
راستے سے کہنے کی نہیں ہی اگرچہ اُسوقت ابن عباس پیدا
نہیں ہوئے تھے لیکن اُسوقت جو لوگ تھے ان سے روایت کئے
ہیں۔ قَالَ کہے ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ كَانَ مِنْ دِلَالَاتِ
حَمْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تھے دلالات
سے حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ دلالات جمع ہی دلالۃ کا

کسرا ور فتح سے دال مہملہ کے۔ اور مِنْ تبعیضیہ ہے یعنے بعضے دلالات

سے اور اسمین اشارہ ہی کہ حملِ شریف کے مدت مین بہت سے

امور غریبہ اور خرقِ عادات ظاہر ہوے تا کہ شرفِ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سب پر ظاہر ہووے لیکن اس حدیث مین اُنسے

تھوڑے مذکور ہوے ہین۔ معلوم کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

والد کا نام عبد اللہ ہی انکے والد عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف

بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر

بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن

مُضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

والدہ بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ اور

اس سلسلہ شریف کو اللہ تعالی تمامی سلسلون سے انتخاب اور پسند

کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکرام و بزرگی سے ہی کہ اس سلسلہ

مین کوئی ایک بغیر نکاح شرعی کے نہین پیدا ہوا سب کے سب

نکاح سے پیدا ہوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

آدم سے لیکر میری ماں تک سب نکاح سے پیدا ہوے اور

حرام سے کوئی پیدا نہوا۔ اور بھی فرماتے مین پاک پشتون سے پاک
رحم والیہ مین آتا تھا۔ محققین ان احادیث سے دلیل لیتے ہین کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور سب اجداد مومن تھے۔ اور معلوم
کرین کہ بی بی آمنہ کا نکاح عبد اللہ کے ساتھ ذی الحجہ کے مہینے مین
ایام تشریق کے وسط مین ہوا۔ اور حمل کب ٹھہرا سو اسمین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین کہ اسی روز یعنے ایام تشریق کی وسط مین دوشنبہ
کو ہوا اور بعضے کہتے ہین رجب کی پہلی شب جمعہ کو شیخ نجم الدین غیطی
لکھا ہی کہ جو لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
رمضان مین ہوی انکے قول پر ایام تشریق مین حمل ٹھہرا سو قول موافق
ہوتا ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ ربیع الاول مین ولادت ہوی انکے
قول پر رجب کی پہلی کو حمل ٹھہرا سو قول موافق ہوتا ہی۔ اَنَّ کُلَّ
دَابَّۃٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ تحقیق کہ جو دا
بہ تھا واسطے قریش کے بات کیا اس شب کو۔ یعنے قریش کا کوئی چارپایہ
جانور باقی نرہا مگر حمل کی شب کو بات کیا۔ قریش قاف کے ضم اور
راے مہملہ کے فتح سے لقب تھا النضر بن کنانہ کا [illegible]

بن النضر کا جو اجداد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پھر انکی
اولاد کو قریش اور قرشی کہتے ہین۔ شعبی کہا النضر بن کنانہ کا لقب
قریش ہوا اس کی وجہ یہہ ہی کہ انہون ارباب حاجات سے تفتیش
کرتے تھے تاکہ اُنکے حاجتون کو روا کریں گویا کہ وہ لفظ ماخوذ ہی
تقریش سے اسکا معنی تفتیش کا ہی۔ کہتے ہین کہ قریش کے داتون کی
تخصیص جو بات کرنے مین ہی سو شاید اسکی وجہ یہہ ہی تاکہ قریش اول
امر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و مرتبہ معلوم کرین اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیوقت انکو کچھہ شبہہ اور عذر انکار کا باقی
نرہے۔ اور احتمال ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما غیر قریش کے جانورون
کا حال بیان نہ کئے اور اس سے سکوت کئے شاید کہ وہ بھی بات
کئے ہون۔ وَقَالَتْ حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اور ہر دابہ کہا حمل کیا گیا ساتھہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہی رب کعبہ کی یعنے اللہ تعالی کی۔ رب کا معنی
اصل مین تربیت کا تھا یعنی ایک چیز کو اسکے کمال پر بتدریج پہنچانا
اسکے بعد مالک کو کہنے لگے کیونکہ وہ اپنی چیز کی حفاظت کرتا ہی اور

اسکو تربیت کرتا ہی۔ اللہ تعالی کے غیر پر اسکا اطلاق نہین آتا مگر مقید ہو کر۔ اور کعبہ بیت اللہ کو کہتے ہین عربون نے جو گھر مربع اور بلند ہوتا ہی اسکو کعبہ کہتے تھے پھر بیت اللہ کی بنا مربع اور مرتفع رہنے سے اسکا نام کعبہ ہوا۔ معلوم کیجئے رسول معنی سے مرسل کے ہی یعنے بھیجا گیا اور وہ اس شخص کو کہتے ہین جو اسکو اللہ تعالی کیطرف سے وحی کیجاوے شرع کے ساتھ اور حکم کیا جاوے اُسکی تبلیغ کا۔ اور نبی اُسکو کہتے ہین کہ اسکیطرف وحی کیجاوے شرع کے ساتھ تاکہ وہ عمل کرے اگرچہ اسکی تبلیغ کا حکم نہو پھر جو رسول ہی وہ نبی ہی لیکن جو نبی ہے وہ رسول نہین۔ اور معلوم کرین کہ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی بعد نبوت اور تبلیغ رسالت کا حکم ہوا لیکن حقیقت مین جسوقت کہ آپکو نبوت حاصل ہوی اسوقت ہنوز آدم پیدا نہین ہوتے تھے چنانچہ ترمذی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کو نبوت کب ملی تو فرماتے جس حال مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنے اُنکا نہ جسد تھا نہ روح تھا اسوقت اپنے کو نبوت

ملی۔ یہان ایک سوال کرتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود خارجی مین تشریف لانیکے قبل نبی کسطور سے تھے حالانکہ نبوت کو ضرور ہی کہ نبی کی ذات موجود رہنا۔ آسکے جواب مین شیخ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ احادیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے قبل اجساد کے ارواح کو پیدا کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے کہ مین نبی تھا سو اِس سے اشارہ آپکے روح شریف کیطرف ہی یا اور کوئی ایک حقیقت کیطرف ہی حقایق سے جو انکی معرفت سے ہمارے عقول قاصر ہین اور اسکو کوئی نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی اور وہ شخص جسکو اللہ تعالی نور الٰہی سے مدد کیا ہو پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت پیش از خلقتِ آدم کے ہی اور اسوقت سے ہی اسکو اللہ تعالی نبوت عطا کیا پس نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسیوقت نبی ہوے پھر اللہ تعالی آپکے نام مبارک کو عرش پر لکھا اور معلوم کرایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہین تا کہ ملائکہ وغیرہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور بزرگی کو جو اللہ تعالی کے پاس ہے معلوم کرین تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوقت سے موجود ہی اور متصف ہی اوصاف

شریفہ سے جو حضرت آلہیہ سے آپکو پہنچتے ہین اگرچہ جسد شریف اور
بعث وتبلیغ متاخر ہی اور جو چیز کہ آپکو اللہ تعالی کیطرف سے ہی اور آپکی
ذات شریف اور حقیقت کی اہلیت کی جہتہ سے ہی سو اسمین کچھہ تاخر نہین
اسی طرح اللہ تعالی جو آپکو نبی کیا اور کتاب اور حکمت اور نبوت عطا
کیا سو اسمین کچھہ تاخر نہین وہ اسوقت سے ہی حاصل ہی اور جو متاخر
ہی سو فقط وہ خلقت اور نقل کرنا اصلاب اور ارحام مین ہی یہان
تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجسام مین ظہور پائے اور اس
سے معلوم ہوا کہ جو شخص تفسیر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت
نبی رہنے سے مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی کے علم مین تھا کہ آپ نبی ہوگے
سو وہ شخص اس معنی کو نہین پہنچا اور یہہ معنی صحیح نہین کیونکہ اللہ تعالی
کا علم تمامی اشیا کو محیط ہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
کو اسوقت نبوت سے وصف کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ امر
اسوقت ثابت تھا اگر اس سے مراد فقط اللہ تعالی کا علم لیوین
کہ مستقبل مین نبی ہووینگے تو اسمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
یہہ خصوصیت نہین ہوتی کہ آپ نبی تھے جس حالین کہ آدم درمیان

روح اور جسد کے تھے کیونکہ تمامی انبیا کے نبوت کو اللہ تعالی اسوقت
اور اسکے قبل سے جانتا ہے اسواسطے ضرور ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کیواسطے ایک خصوصیت امر ثابت کی لینا جو دوسرے انبیا کو
نہین تھی اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو خبر دیئے
تاکہ اللہ تعالی کے نزدیک آپکی جو قدر و منزلت ہی اسکو معلوم کرے۔
اور شیخ شہاب الدین الخفاجی نے شرح الشفا مین اس حدیث کے
شرح مین لکھا ہی کہ اسکا معنی یہہ نہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالی کے علم مین نبی تھے جیسا کہ بعضون نے کہا ہی کیونکہ یہہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص نہین ہے بلکہ اسکا معنی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روح کو آدم علیہ السلام کے
روح اور تمامی ارواح کے قبل پیدا کیا اور اسکو نبوت سے خلعت
تشریف پہنایا تاکہ ملأ اعلی آپ کو معلوم کرین جبکہ نبوت آپکے
روح شریف کی صفت ہی تو معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد وفات کے بھی نبی اور رسول ہین جب دین کامل ہوگیا تو احکام
اور وحی منقطع ہونے سے کچھ ضرر نہین، اور اسکا انکار کرنا جہالت ہی

اور یہہ بات قابل یاد رکہنے کی ہی کیونکہ بہت نفیس ہی اور یہی مراد ہی
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے کہ اللہ تعالی میرے نور کو آدم
علیہ السلام پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس آگے پیدا کیا جیسا کہ
روایت کیا ہی ابن القطان۔ اور ایک روایت مین ہی کہ تسبیح
کرتا تھا وہ نور اور تسبیح ملائکہ کی اس نور کے تسبیح سے تھی۔ اور یہہ
تائید کرتا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کے طرف بھی مرسل
ہین جیسا کہ غیر فرشتون کیطرف مرسل ہین اور یہہ صریح دلالت کرتا ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت وجود عینی مین ظاہر ہوئی
قبل نبوت آدم اور انکے غیر کے اور ملائکہ کوئی نبی کو قبل نبی کریم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے نہین پہچانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نبی مطلق ہین اور تمامی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام آپکے خلیفے ہین اور
تمامی شرایع آپکی شریعت ہین جو ظاہر ہوئی زبان پر ہر نبی کے بقدر
استعداد انکے اہل زمانے کے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اول انبیا
اور آخر انبیا ہین اور ممکن نہین کہ آپکی شریعت پر قلم نسخ پھرے۔ اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا روح سے دیکھتے تمامی انبیا سے سابق ہین

ویسا ہی جسدِ شریف کے دیکھنے بھی سابق ہین کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے جسدِ شریف کا مادہ تمامی مادّون کے آگے پیدا کیا گیا
کسواسطے کہ ابن الجوزی نے کتاب الوفا مین کعب الاحبار سے روایت
کیا ہی کہ اللہ تعالی جب کہ ارادہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرنیکا
تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ سفید مٹی لاوے پھر جبرئیل ملائکہ فردوس
کے ساتھ اُترے اور موضع قبر شریف سے ایک مٹھی مٹی اُٹھائے
جو سفید چمک رہی تھی پھر اسکو آبِ تسنیم سے جنت کے چشمے مین خمیر کیے
یہانتک کہ وہ مانند ایک بڑے سفید موتی کے ہوئی اسکو ایک شعاع
عظیم تھی یعنے اسکی روشنی بہت دور تک پہنچتی تھی پھر اسکو فرشتون
نے اطراف عرش اور کرسی اور سماوات وارض کے پھرائے یہانتک
کہ پہچانے فرشتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ الصلوۃ والسلام
کو پہچاننے کے قبل یعنے پہچانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح
شریف اور عنصر اور نہاد مبارک کو انتہی کلام الشہاب الخفاجی ۔
روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ مین کہا یا رسول اللہ میرے
مانباپ آپ پر فدا ہو مجھکو خبر دیو اول شی سے جو اسکو اللہ تعالی قبل

ع تسنیم ایک چشمہ ہے جنت مین جسکا پانی سب پانیون سے بہتر اور اشرف ہے ۱۲

اشیا کے پیدا کیا تو فرمائے ای جابر تحقیق کہ اللہ تعالی سب چیزون کے آگے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا پھر وہ نور اللہ تعالی جس جگہہ کہ چاہا وہان پھرتا تھا اور اسوقت نہ لوح تھا نہ قلم نہ جنت نہ دوزخ نہ فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ آفتاب نہ ماہتاب نہ جن نہ انس الحدیث شیخ حلبی نے اپنی سیرت مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل سے سوال کئے ای جبرئیل تمہاری عمر کتنی ہی تو جبرئیل کہے یا رسول اللہ مین نہین جانتا ہون مگر اتنا جانتا ہون کہ چوتھے حجاب مین ایک ستارہ ہی ستر ہزار برس کو ایکبار طلوع ہوتا ہی اسکو مین نے بہتر ہزار بار دیکھا ہون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے جبرئیل قسم ہی میرے رب کی عزت کی مین وہی ستارہ ہون انتہی۔ احادیث مین آیا ہی کہ جب اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور انکی پشت مین رکھا اور وہ نور آدم علیہ السلام کی پیشانی پر آفتاب کے مانند چمکتا تھا اور انکے باقی کے نور پر غالب ہو گیا تھا بعد وہ نور آدم سے شیث علیہ السلام کیطرف جو آدم کے فرزند تھے نقل کیا آدم علیہ السلام انکو وصیت کئے کہ اس نور کو بجز پاک عورت کے

کہین نہ رکھے۔ الغرض وہ نورِ مبارک اصلابِ طاہرات سے ارحام زاکیات کیطرف آتا تھا یہانتک کہ عبد المطلب مین آیا اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ مین آیا اسکے بعد بی بی آمنہ مین آیا۔ علما کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرشتونکو جو حکم فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سو وہ حقیقت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نور کی تعظیم تھی جو آدم علیہ السلام کے پیشانی پر چمکتا تھا۔ اور جب نوح علیہ السلام کے طرف نقل کیا تو اسکی برکت سے انکی کشتی کو نجات ہوئی۔ اور جب ابراہیم علیہ السلام کیطرف نقل کیا تو اسکی برکت سے اُنپر نمرود کی آتش بردًا و سلامًا ہو گئی۔ الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کے اجداد طرف جب وہ نور نقل کرتا تھا تو انکو اسکے برکات اور کراماتِ بے نہایات حاصل ہوتے تھے۔ الشیخ العارف سید علی وفا الشاذلی قدس اللہ سرہٗ جو علماءِ ربانیین سے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مین ایک قصیدہ لکھے ہین سو اسمین کیا خوب فرماتے ہین **شعر**

لَوْاَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِہٖ ؛ فِیْ وَجْہِ اٰدَمَ کَانَ

اَوَّلَ مَنْ سَجَدْ ؛ اَوْلَوْ رَاٰی النَّمْرُوْدُ نُوْرَ جَمَالِہٖ ؛ عَبَدَ

الْجَلِيْلَ مَعَ الْخَلِيْلِ وَلَا عَنَدَ ؛ لٰكِنْ جَمَالُ اللّٰهِ جَلَّ فَلَا يُرٰى ؛ اِلَّا بِتَخْصِيْصٍ مِنَ اللّٰهِ الصَّمَدِ ؛ یعنے اگر دیکھتا شیطان طلعتِ نور کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آدم کے منھ پر تو ہوتا اول اس شخص کا جو سجدہ کیا یا اگر دیکھتا نمرود نور جمال کو آپکے تو عبادت کرتا اللہ جلیل کو خلیل علیہ السلام کے ساتھ اور نہین خلاف کرتا لیکن اللہ بزرگ کا جمال نہین دیکھا جاتا ہی مگر خاص کرنیسے اللہ الصمد کے۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالی جو فرمایا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ یعنے جب اللہ تعالی نے لیا اقرار پیغمبرونکا کہ جو کچھ مین نے تمکو دیا کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس ایک رسول یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ بتاوے تمہاری پاس والیکو تو اسپر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہمنے اقرار کیا فرمایا پس شاہد رہو تم اور مین بھی تمہارے ساتھ شاہد ہون تو اس آیت

شریفہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بزرگی و تعظیم قدر بلند ہی سو مخفی نہین
اسکے سواے اسمین یہہ بھی ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان رسولون کے
زمانے مین آتے تو انکے طرف بھی مرسل ہتے اسصورت مین نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت تمامی خلایق پر عام ہی آدم علیہ السلام
سے قیامت تک اور تمامی انبیا اور انکے امتان سب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہین
بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً یعنے بھیجا گیا مین طرف لوگون کے تمامی سو یہہ
قول مخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قیامت تک کے
لوگ کو نہین بلکہ آگے کے لوگ کو شامل ہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی الانبیا مین یعنے تمامی انبیا کے طرف مبعوث ہین اسی سببسے قیامت کے
روز تمامی انبیا اور مرسلین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لواے حمد کے
نیچے رہینگے اور دنیا مین بھی معراج کی شب کو سب انبیا کے امام ہوکر نماز
پڑہے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی
اور عیسی علیہم السلام کے زمانہ مین آنیکا اتفاق پڑتا تو انپر اور انکی امتو نپر
واجب تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاوین اور آپکی نصرت کرتے

اس پر اللہ تعالی انبیا سے عہد و میثاق لیا انتہی۔ بندہ عاصی کہتا ہی
اسکو تائید کرتا ہی وہ جو عیسی علیہ السلام نے دجال کو مارنے آسمان سے اتر کے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مین رہینگے اور وہ حدیث
جسکو دارمی نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
اگر ہوتے موسی زندہ اور پاتے زمانہ میری نبوت کا تو بیشک پیروی کرتے
میری۔ وَهُوَ اَمَانُ الدُّنْيَا اور انہون یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امان ہین دنیا کے۔ یعنے امان ہین دنیا کو بلیات و آفات سے اللہ تعالے
فرماتا ہی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنے نہین ہی اللہ
کہ عذاب دیوے کفار کو جس حالین کہ تو ای حبیب انمین ہے اور فرماتا ہی
وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر
رحمت کرکے جہان کے لوگون پر۔ معلوم کرین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات مبارک کا ظہور امان اعظم ہے تمامی مخلوقات کو یہانتک کہ کفار اور
حیوانات اور جمادات بلکہ فرشتون کے حق مین بھی امان ہی۔ قاضی عیاض
کتاب الشفا مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کو فرمائے
کہ اس رحمت سے تمکو بھی کچھ چیز پہنچی ہی ہے تو جبرئیل کہے کہ مین عاقبت سے اندیشہ

کرتا تھا جب اللہ تعالی میری ثنا مین فرمایا ذِی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ
مَكِينٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِينٍ تو مین نے امن پایا یعنے مین سوء خاتمہ سے
خوف مین تھا سو آپ پر قرآن شریف نازل ہونے سے مین نے امان پایا یہ
حقیقت مین آپ ہی کے برکت سے ہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت ہین مومنان اور کافران
کو کیونکہ امم کاذبہ کو جو خبر پہنچی تھی اُس سے یہہ لوگ عفو پائے یعنے سابق
کے انبیا کی امت انبیا کی تکذیب کئی تو اُن امتونکو اللہ تعالی مسخ کرتا تھا
یا قہر الٰہی سے ہلاک ہو جاتے تھے بخلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت کے کفار وغیرہ کہ آپکی قدم کی برکت سے مسخ وغیرہ نہین ہوے۔
جب قریش ایمان نہ لاکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا بہت دیئے اور
اللہ تعالی پہاڑون کے فرشتونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا فرشتہ
اگر کہا اے محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہے اور حکم فرمایا کہ آپ جو کہین سو بجالاؤن
اگر آپ امر کرین تو مکے کے دونون پہاڑ جنکا نام اخشبین ہے ٹکرا دیون
تا سب لوگ ہلاک ہو جاوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے وہ ہلاک
ہونا مین نہین چاہتا شاید اللہ تعالی اُنکے اولاد مین مسلمان پیدا کرے۔

وَسِرَاجُ اَهْلِهَا اور چراغ مین اہل دنیا کے۔ سراج کسرسے سین
مہملہ کے چراغ کو کہتے ہین۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج کرکے
نام ہوا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے تاریکی کفر و ضلالت
عرصۂ عالم سے زایل ہوئی۔ اور چراغ سے جیسا اہل خانہ کو سبب امن
اور راحت کا ہی اور چورونکو سبب ندامت وخجلت کا اسیطرح سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوستونکو وسیلہ سلامت ونجات کا ہین
اور منکرونکو سبب حسرت وندامت کا۔ اور اللہ سبحانہ قرآن شریف مین
بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج کرکے نام رکھا اور فرمایا یَا
اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیرًا وَ
دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا یعنے ای نبی مقرر ہمنے
بھیجا تجھکو شاہد اور خوشی سنانیوالا اور ڈرانیوالا اور بلانیوالا اللہ کیطرف
اسکے حکم سے اور چراغ چمکتا وَلَمْ تَبْقَ کَاهِنَةٌ فِی قُرَیْشٍ وَّلَا فِی
قَبِیلَةٍ مِّنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اِلَّا حُجِبَتْ عَنْ صَاحِبَتِهَا اور نہین
باقی رہی کوئی کاہنہ قریش مین اور نہ کسی قبیلے مین قبایل عرب سے مگر باز رکھی
گئی اپنے صاحب سے یعنے اپنے شیاطین سے وَانْتُزِعَ عِلْمُ الْکَهَنَةِ

مِنْهَا اور نکالا گیا علم کاہنوں کا اُن سے۔ کہنہ فتح سے کاف اور ہا کے جمع ہی کاہن کی۔ کاہن وہ لوگ ہین کہ انکے ارواح کو جنات وشیاطین کے ارواح خبیثہ سے ایک مناسبت اور علاقۂ روحانی رہتا ہی اس علاقے کے سبب سے شیاطین سے علم سیکھتے تھے اور اسپر اپنے طرف سے اختیام کے جھوٹے باتان لگا کر کہتے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سبب سے شیاطین آسمان پر چڑہنے سے اور وہان کے اخبار سننے سے باز رکھے گئے جب کوئی شیطان اسمان پر چڑہنے کا قصد کرتا ہی تو اسپر شہاب جو شعلۂ آتش ہی پھینک مارتے ہین وہ مار ہرگز خطا نہین کرتا ہی اس سے بعض شیاطین مرجاتے ہین اور بعضونکا مُنہہ جلجاتا ہی اور بعضون کے اعضا اور عقل فاسد ہوجاتی ہی وَلَمْ

يَبْقَ سَرِيرُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا اِلَّا اَصْبَحَ مَنْكُوسًا

اور نہین باقی رہا کوئی تخت بادشاہ کا بادشاہون سے دنیا کے مگر صبح کیا اوندہا ہوکر یعنے روی زمین مین جو جو بادشاہ تھے اُن سبھونکے تخت حمل شریف کی صبح کو اوندہے پڑگئے وَالْمَلِكُ مُخْرِسًا

لَا يَنْطِقُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ اور بادشاہ کنگ کئے جاکر نہین بات کرتے

تھے اس روز یعنے دنیا مین کوئی بادشاہ باقی نرہا مگر حمل کی صبح کو گونگ
اور گنگے ہو گئے اور تمام روزیات ہنین کرسکے۔ اور کعب الاحبار سے
مروی ہے کہ اس روز تمامی دنیا کے بتان اوندھے پڑ گئے اور قریش
بڑی سخت قحط سالی اور تنگی مین مبتلا تھے پس زمین سبز ہوئی اور درختان
باردار ہوے اور ہر طرف سے قریش کو خیر کثیر پہنچی اور اس سال کا
نام جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حمل ٹھہرا سو سنۃ الفتح و
الابتہاج ہوا یعنے فتح اور خوشی کا سال۔ اور دوسرے احادیث مین آیا
ہی کہ حمل کی شب کوئی گھر باقی نرہا مگر روشن ہوا اور کوئی مکان باقی
نرہا مگر اسمین نور داخل ہوا اور اس روز آفتاب کو نور عظیم کا لباس پہنایے
تھے یعنے اس کا نور زیادہ کیا گیا اور اللہ تعالی نے حکم کیا کہ دنیا کے تمامی
حاملہ عورتین لڑکے جنین اور یہہ سب واسطے کرامت اور بزرگی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا **فایدہ** معلوم کیجئے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حمل شریف کے وقت جو بتان وغیرہ روی زمین کے
اوندھے پڑ گئے سو یہہ آپکی خصوصیت و کرامت سے ہی اسطرح کسی اور نبی کو

ہنین ہوا وَمَرَّتْ وَحْشُ الْمَشْرِقِ اِلٰی وَحْشِ الْمَغْرِبِ بِالْبِشَارَاتِ

اور گذرے وحش مشرق کے وحش مغرب کے طرف بشارتون کے ساتھ
وحش جنگلی جانور کو کہتے ہین۔ اور بشارات جمع ہی بشارت کی کسرسے بای
موحدہ کے خوشخبری کی معنی ہے۔ اور جمع کا لفظ جو لایا گیا سو اسمین اشارہ ہے
بات کا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متولد ہونا ایکہی خوشخبری پر
منحصر نہین ہے بلکہ بے نہایت خوشخبریونکو جامع ہی۔ اور مشرق کے جانورون
کو جو آگے ہی معلوم ہو چکا شاید اسکا سبب یہہ ہی کہ موضع حمل ان سے
قریب ہونے کے باعث ملائکہ کی ندا سنتے ہون یا قریش کے جانور جو بات کہتے
اسکو سنتے ہون یا اللہ تعالی کسی اور چیز سے معلوم کرایا ہو پھر انکو غایت خوشی و
خرمی حاصل ہونے سے مغرب کو گئے اور وہان تک جانورونکو بشارتین دیتے
بعض روایتو نمین مرة کے عوض مین قرة ہی فای ہملہ سے یعنے بھاگے
وحش مشرق کے وحش مغرب کے طرف بشارتون کے ساتھ وَكَذَالِكَ
اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اور ایسا ہی اہل دریا بشارت
دیتے تھے بعض انہون کے بعضونکو یعنے دریاؤ نمین بھی وہان کے جانور وغیرہ
ایک دوسرےکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کی بشارت اور خوشخبری
سناتے تھے معلوم کیجیے کہ دریا سات ہین جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے اور حسان بن عطیہ سے مروی ہے کہ زمین کی راہ پانسو سال
کی ہی اسمین دریا تین سو سال کی راہ پر ہین اور ایک سو سال کی راہ
دیران اور ایک سو سال کی راہ آباد ہی۔ مقاتل نے کہا سب اسی ہزار
عالم ہین آدہے انمین خشکی پر ہین اور آدہے دریا مین لَہُ فِی کُلِّ شَہْرٍ
مِنْ شُہُوْرِہٖ نِدَاءٌ فِی الْاَرْضِ وَنِدَاءٌ فِی السَّمَاءِ واسطے حمل
کے ہر مہینے مین مہینون سے اسکے ندا تھی زمین مین اور ندا تھی آسمان مین۔
یعنے آسمان و زمین مین فرشتے پکارتے اور ندا کرتے تھے اور یہہ کہتے تھے
کہ اَنْ اَبْشِرُوْا فَقَدْ اٰنَ لِاَبِی الْقَاسِمِ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ مَیْمُوْنًا
مُّبَارَکًا خوش ہو جیو پس تحقیق کہ قریب ہوا واسطے ابی القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یہہ کہ نکلے طرف زمین کے جس حالین کہ انہون مین برکت دئیے گئے
ہین۔ ابو القاسم کنیت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگرچہ اکثر علما
کہتے ہین کہ آپ کے بڑے فرزند قاسم رضی اللہ عنہ کے نام سے یہہ کنیت ہوی
لیکن حقیقت مین اللہ تعالی اس کنیت سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو آگے سے ہی مخصوص فرمایا جیسا کہ فرشتے ندا کئے۔ شیخ عزفی وغیرہ علما
کہتے ہین کہ آپ قیامت کے روز جنت کو اسکے لوگون پر تقسیم کرینگے اسواسطے

آپکی کنیت ابو القاسم ہوئی بعضے کہتے ہین کہ علم و عمل و شرف و فضل اور
فیٔ و غنیمت وغیرہ مراتب و درجات کو تقسیم کرتے ہین اس جہت سے
آپکی کنیت ابو القاسم ہوی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہین
مجھکو قاسم کئے ہین قسمت کرتا ہون درمیان تمہارے اور بہی فرمائے ہین مین ابو القاسم
ہون اللہ تعالی عطا کرتا ہی اور مین قسمت کرتا ہون۔ ابن حجر الہیثمی نے شرح
ہمزیہ مین لکھا ہی کہ ابو القاسم کی کنیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اختصاص
پانیکی مناسبت کی وجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے تمامی شیون مین
خلیفۂ اعظم ہونیکی علام ہی علی الخصوص ارزاق اور علوم اور معارف اور
طاعات کی قسمت کے مقام مین صحیح حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا
قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِی کرکے جو فرمائے اسی وجہ سے ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے خصایص مین اللہ تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مفاتیح الخزاین عطا
کیا کرکے اسی واسطے کہتے ہین اور بعضے علما کہتے ہین خزاین سے اجناس عالم
کے خزاین مراد ہین تاکہ نکالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسقدر کہ عالم کو
مطلوب ہی پھر اس عالم مین جو چیزین ظاہر ہوتے ہین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جو آپکے ہاتھ مین کنجیان ہین دیتے ہین اور جیسا اللہ تعالی مفاتیح الغیب کلی

سے مختص ہوا ہی اللہ تعالی کے سوا انکو کوئی نہین جانتا ایسا ہی نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خزاین الٰہیہ کے کنجیان کی عطا سے مختص کیا پھر خزاین
الٰہی سے کوئی چیز نہین نکلتی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر انتہی
کلام ابن حجر۔ مواہب اللدنیہ وغیرہ مین ہی کہ حمل کے دنونمین ندا کی گئی
ملکوت مین اور معالم جبروت مین کہ معطر کرو جوامع قدس کو اور بخور دو
جہات شرف اعلی کو یعنے علامات تعظیم کو آسمانون اور اسکے اطراف مین
ظاہر کرو فرح وخوشی پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملائکہ مقربین کے صفوف
مین عبادت کے مصلّے اور سجادے بچھاؤ یعنے فرشتونکو حکم ہوا کہ عبادت
کیواسطے آمادہ ہو اور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے سرور وخوشی ظاہر
کرو کیونکہ نور مکنون نے آمنہ کی شکم طرف نقل کیا۔ حافظ خطیب بغدادی
نے سہل بن عبد اللہ التستری سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حمل کی شب کو جو پہلی رجب کی تھی اور شب جمعہ تھی اللہ تعالے
خازن جنان یعنے بہشت کے دربان کو حکم فرمایا کہ جنت الفردوس کو جو
بہشت کے اعلی درجون سے ہی کشادہ کرو اور منادی آسمانون اور زمین
مین ندا کیا کہ خبردار ہو جیو کہ نور مخزون مکنون جس سے نبی ہادی موجود ہوتا ہی

سو آجکی رات آمنہ کی شکم مین قرار پاتا ہی اور نکلتا ہی لوگون کیطرف
جس حالین کہ بشیر اور نذیر ہی یعنے خوشی سناتیوالا اور ڈرانیوالا۔ اور کعب
الاحبار سے مروی ہی کہ اس شب کو آسمان اور اسکے جوانب مین اور
زمین اور اسکے جگہون مین ندا کی گئی کہ نور مکنون جس سے رسول صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم موجود ہوتے ہین سو انکی والدہ کے شکم مین نقل کیا فَیَا طُوبیٰ
لَهَا ثُمَّ یَا طُوبیٰ یعنے پس خوشی واسطے آمنہ کے پس ای خوشی قَالَ
کہے ابن عباس رضی اللہ عنہما وَبَقِیَ فِی بَطْنِ اُمِّہِ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ
کَمَلًا اور باقی رہے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اپنی والدہ کی شکم مین نو ن
مہینے کامل۔ کمل فتح سے کاف اور میم مخفف کے معنی سے کامل کے۔ یعنے نبی
کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حمل کی مدت پورے نون مہینونکی تھی یہی قول
صحیح ہی بعضے کہتے ہین حمل کی مدت دس مہینونکی تھی اور بعضے کہتے ہین آٹھ
مہینونکی اور بعضے کہتے ہین سات مہینونکی اور بعضے کہتے ہین چھے مہینون کی
لَا تَشْکُو وَجَعًا نہین شکایت کرتے تھے بی بی آمنہ کسی ایک درد کو یعنے
اور جا ملہ عورتونکو سر یعنی یا اعضا اور مفاصل کے ضعف و سستی کے باعث
بدن مین درد ہوتا ہی ویسا بی بی آمنہ کو کچھ نہ تھا وَلَا رِیْحًا وَلَا مَغْصًا

اور نہ شکایت کرتے تھے کوئی ریح کو اور نہ کسی پیچ کو یعنے کچھ ریح اور غشی
اور پیچ وغیرہ بی بی آمنہ کے شکم میں نہیں تھی بخلاف دوسری حاملہ عورتوں کے
وَلَا مَا يَعْرِضُ لِلنِّسَاءِ مِنْ ذَوَاتِ الْحَمْلِ اور نہ شکایت کرتے
کوئی ایک چیز کی تھیں جو عارض ہوتی ہے حمل والی عورتوں کو یعنے بعضے ماکول
چیزوں کی اشتہا ہونا اور بعضوں سے نفرت یا کچھ کھاوے سو قے ہو جانا اس
قسم کے عارضے بی بی آمنہ کو عارض نہیں ہوئے جیسے اور حاملہ عورتوں کو ہوتے ہیں
بی بی آمنہ سے مروی ہے کہ کہے واللہ میں کوئی حمل نہیں دیکھی جو خفیف ہو اس سے
سے اور نہ اعظم برکت میں معلوم کیجئے کہ ان دونوں حدیثوں اور بھی بعضے احادیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آمنہ کے بدن میں کچھ ثقل اور فتور نہیں تھا جیسا کہ دوسرے
حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے مگر بعضے احادیث میں آیا ہے کہ بی بی آمنہ حمل کا ثقل پائے
اور اپنی ساتھ والی عورتوں کو اس کی شکایت کرتے تھے سو اس تعارض کو
حافظ ابو نعیم نے اس طرح سے جمع کیا ہے کہ ابتداے حمل کی وقت ثقل تھا پھر
حمل مستمر ہوا بعد ثقل جاتا رہا اور خفیف ہوا اور ان دونوں حالتوں میں دوسری
حاملہ عورتوں کو اس کا خلاف ہوتا ہے۔ اور بعضے اس طرح سے جمع کرتے ہیں
جو ثقل تھا سو وہ ثقل معنوی ہے یعنے درد والم اور جو ثقل پایا گیا سو ثقل حسی

ہی یعنے زیادتی مقدار بغیر الم وتعب کے وَهَلَكَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ
وَهُوَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ اور وفات پائے باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے عبد اللہ جس حالین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ماں کے شکم مین تھے
صحیح اور مشہور قول یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حمل ٹھہرے بعد دو
مہینون کے عبد اللہ کی وفات ہوی۔ بعضے کہتے ہین کہ ولادت شریف
کے پیش از دو مہینون کے وفات ہوی۔ بعضے کہتے ہین کہ ولادت شریف
کے بعد دو مہینون کے بقولے سات مہینون کے بقولے نون مہینون کے ہوی
لیکن یہہ سب اقوال ضعیف ہین۔ اور عبد اللہ کی عمر انکی وفات کیوقت
پچیس سال کی تھی بقولے تیس سال کی بقولے اٹھائیس سالکی بقولے اٹھارہ
سال کی اسی اخیر قول کو حافظ علائی اور حافظ ابن حجر تصحیح کئے ہین اور
شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو اختیار کئے ہین۔ اور عبد اللہ تجارت کیواسطے
قریش کے ہمراہ گئے سوراہ مین بیمار ہو اور مدینہ منورہ مین اپنے ماموان بنی عدی
بن النجار کے پاس ایک مہینہ رہکر انتقال کئے۔ اور عبد اللہ بڑے سخی اور
بہت رحم والے اور نہایت خوبصورت تھے انکے پیشانی پر نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا نور چمکتے رہنے سے انکا حسن دوبالا ہوا تھا فَقَالَتِ

اَلْمَلَائِکَۃُ پس کہے فرشتے جناب باریتعالی کیطرف خطاب کرکے اِلٰھَنَا وَسَیِّدَنَا ای آلہ ہمارے اور ای سردار ہمارے۔ یہان حرف ندا محذوف ہی بَقِیَ نَبِیُّکَ یَتِیْمًا باقی رہا نبی تیرا یتیم ہوکر۔ یتیم اسبچے کو کہتے ہین جسکا باپ مرجاوے۔ اور اعلا درجہ کا یتیم وہ ہی کہ لرکا اپنی مان کے شکم مین ہے سو وقت اسکا باپ مرجاوے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یتیم ہونیکی وجہ علما لکھتے ہین کہ تاکہ آپ مدارج علیہ کو پہنچے تو اپنے اوایل امر کو نظر فرماوے اور اللہ تعالی کا فضلِ عظیم جو اپنے پر ہی اسکو معلوم کرے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یتیم ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ آپ پر کسی مخلوق کا حق نرہے۔ علما کہتے ہین کہ اس قول پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ چھے سال تک باقی تھے تو بی بی آمنہ کا حق اسوقت تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باقی رہا۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ حقوق بعد بلوغ کے ثابت ہوتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن بلوغ کو پہنچنے کے قبل بی بی آمنہ کی وفات ہوئی۔ بندۂ عاصی کہتا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یتیم ہونے مین گویا یہہ بھی ایک اشارہ ہی کہ آپ

خزانہٴ الٰہی مین معدوم النظیر دُرِ یتیم مین آپ کے مانند جواہر خانہ قدرت الٰہی
مین کوئی گوہر بے بہا نہئین ہوا اور نہ ہوگا جیسا بعضے مفسرون نے اَلَمْ
یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی کی آیت مین جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان مین ہی یتیم کی معنی معدوم النظیر اور بے مثال کی کئے ہین اور اس
آیت کی معنی یون کہتے ہین کہ کیا نہین پایا تجھکو یگانہٴ بے نظیر مانند دریتیم
کے تمامی عالم مین پھر اپنی پناہ مین لیا۔ اور دریتیم اس موتی کو کہتے ہین
جو خوبی اور بڑائی اور صفائی و روشنی مین ویسا کوئی موتی نہو پھر ویسا
موتی سواے پادشاہونکے کسی اور کے لایق نہین ہوتا نبی کریم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم یتیم تھے ایسی حقیقت مین تھے جو دوسرا کوئی آپ کے مثل نہوا ہی
اور نہوگا پھر ایسے یتیم کو کوئی جگہ لایق نتھی مگر اللہ تعالی کی قربت مین سو آپکو
اپنے نہایت قرب مین کیا پھر خلعت اصطفا اور محبوبیت کی پہنایا اور
مختار دونون جہانکا کیا اور اُنکا آپ حافظ و نگہبان ہوا فَقَالَ اللّٰہُ
پس فرمایا اللہ تعالی یعنے فرشتونکے جواب مین اَنَا لَہٗ وَلِیٌّ وَحَافِظٌ
وَنَصِیْرٌ مین سنے واسطے اسکے ولی ہون اور نگاہبان اور نصرت دینے
والا۔ یعنے وہ ہمارا حبیب اور خلیل ہی ہم اسکے عزت و تعظیم واسطے

تمامی مخلوقات کو وجود مین لائے ہم اپنی شانِ ربوبیت کو ظاہر کئے اب
اس سے ہم غافل نہین ہین بلکہ اُسکے والی ہین اسکو ایسے بلند مراتب
اور مقام قربیت کو پہنچاوینگے کہ وہان تک نہ کوئی نبی مرسل پہنچا ہی اور
نہ کوئی فرشتۂ مقرب۔ آور ہم اسکے حافظ ہین ہرچند کہ کفار اور منافقین
اسکو قتل کرنے اقسام کے مکر اور دغائین کرینگے لیکن ہم اُنکی مکر و دغاؤنکو
انہین کفار پر پھیر دینگے۔ آور ہم اسکو نصرت دینے والے ہین اسکی ایسی نصرت
و یاری کرینگے کہ وہ سب پر غالب آویگا اور اسکے رعب و ڈر سے بڑے
بڑے سلاطین کے جگر پانی ہوجاوینگے۔ معلوم کیجئے کہ حقتعالی نے قرآن
شریف مین بہت جگہہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرمایا ہی کہ مین
تمہارا حافظ اور نگہبان ہون از انجملہ یہہ بھی فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا یعنے تو ٹھہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا تو تو ہمارے
آنکھون کے سامھنے ہی یعنے تو محفوظ ہی ہمارے عینِ عنایت مین۔ اس
آیت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو تعظیم و تکریم کی گئی ہے سو اہل
بصیرت پر مخفی نہین۔ وَتَبَرَّكُوا بِمَوْلِدِهٖ فَمَوْلِدُهٗ مَيْمُوْنٌ مُّبَارَكٌ
اور برکت لو تم پیدایش سے اُسکے کیونکہ پیدایش اُسکی مین و برکت دی گئی

ہی۔ یعنے اسکی پیدایش تمامی مخلوقات کے حق مین مبارک ہی تم بھی اس
سے برکت لو۔ اور مولد فتح سے میم اور کسر لام سے مصدر میمی ہے معنے
ولادت کے معلوم کیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب متولد ہوے تو آپہی فرمائے
جَعَلَنِی مُبَارَکًا یعنے اللہ تعالی مجھکو مبارک کیا بخلاف ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کو کہ خود جناب باری عزشانہ نے فرشتون
سے بطور تاکید کے میمون مبارک دو مترادف لفظ کو ذکر فرمایا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدایش خجستہ اور مبارک ہی۔ اور بھی عیسیٰ علیہ السلام
اپنی ذات کو مبارک ہی کرکے فرمائے بخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے کہ آپکی پیدایش کو اللہ تعالی نے مبارک کہا جب پیدایش آپکی
مبارک ہو تو ذات شریف کسدرجہ مبارک ہوگی کس بشر کو طاقت ہی
کہ اسکی کنہ کو پہنچ سکے۔ آپس مین جو آپکی تعظیم ہی سو مخفی نہین وَفَتَحَ اللہُ
لِمَوْلِدِہٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَجِنَانِہٖ اور کشادہ کیا اللہ تعالی نے واسطے
پیدایش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازونکو آسمان کے اور جنتون کے
شیخ زرقانی اور شبراملسی وغیرہا کہتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آسمان
اور بہشت کے دروازے بند رہتے ہین لیکن کسی اسباب خیر کے لئے کشادہ

ہوتے ہین چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت بھی ایک نعمت عظیم ہی سو اُسکی خوشی وسرور اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت وکرامت کو ظاہر کرنیکے واسطے اللہ تعالی آسمانون اور جنتون کے دروازے کشادہ کیا۔ اور جنان کسرے جیم کے جمع ہی جنت کی بہشت کو کہتے ہین اور وہ سات آسمانون کے اوپر اور عرش کے نیچے ہی اور جنت سات ہین جیساکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی۔ جنۃ الفردوس اور جنۃ عدن اور جنۃ النعیم اور دار الخلد اور جنۃ الماوی اور دار السلام اور علیون فکانت اٰمِنَۃُ تُحَدِّثُ عَنْ نَفْسِہَا پس تھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا تحدث کرتے تھے اپنے نفس سے یعنے اپنا حال بیان کرتے تھے۔ آمنہ ہمزہ کے مد اور میم کے کسرے ایسکے بعد نون ہی نام ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا وہ اصل مین اسم فاعل کا صیغہ تھا اَمِنَ یا اُمُنَ سے پہر نقل کرکے بی بی کا نام رکھے تاکہ تفاول ہووے کہ آپ ہر مکروہ سے امن مین ہین۔ بی بی آمنہ بیٹی ہین وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے اور قریش کے افضل عورتون سے ہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھے برس کو پہنچی تو بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر اپنے قرابتیون کو

کو دیکھنے مدینۂ منورہ کو گئے اور بنی نجار جو قرابتوالے تھے انہون سے کے
یہان ایک مہینا رہے جب وہان سے نکلکر مدینے کے قریب ایک موضع
مین جو ابوا نام تھا پہنچے تو آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اسوقت
بی بی کی عمر تقریبا بیس سال کی تھی۔ بعضے کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عمر اسوقت چار سال کی تھی بقولے پانچ سال کی بقولے سات سال
کی بقولے نون سال کی۔ روایت کیا ہی ابو نعیم نے محمد بن شہاب الزہری
کی طریق سے وہ اسما بنت رُہم سے وہ اپنی مان سے کہ بی بی آمنہ جب
بیماری مین انتقال کئے اسوقت مین اُنکے نزدیک تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اسوقت پانچسال کے لڑکے تھے اور بی بی آمنہ کے سرہانے تھے پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھکر چند ابیات
پڑھے منجملہ یہہ دو بیت بھی ہین اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ ؛
فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامِ ؛ تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَامِ ؛ تُبْعَثُ
فِی التَّحْقِیْقِ وَالْاِسْلَامِ ؛ یعنے مین جو خواب مین دیکھی اگر صحیح ہو تو تم
مبعوث ہین تمامی خلایق کیطرف اور مبعوث کئے جاوینگے تم حل اور حرام
مین اور مبعوث کئے جاوینگے تم تحقیق اور اسلام مین۔ اسکے بعد بی بی آمنہ

فرمائے جو زندہ ہی وہ مرنیوالا ہی اور جو نیا ہی وہ کہنہ ہونیوالا ہی اور جو

کثیر ہی وہ فنا ہوتا ہی اور مین مرنیوالی ہون اور میرا ذکر باقی ہے اور مین

چیز عظیم یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑی ہون اور مین پاک جنی ہون

اسکے بعد بی بی آمنہ کا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا اور جنات آپر نوحہ کرتے

تھے سو ہم سنتے تھے ان ابیات مین ہمکو یہ بیت یاد ہین شعر

نَبْكِي الْفَتَاةَ الْبَرَّةَ الْأَمِينَةْ ذَاتَ الْجَمَالِ الْعِفَّةِ الرَّزِينَةْ

زَوْجَةَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَرِينَةْ اُمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ ذِي السَّكِينَةْ

وَصَاحِبِ الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةْ صَارَتْ لَدَى حُفْرَتِهَا رَهِينَةْ

یعنے روتے ہین ہم جوان عورت پر جو نیکی کرنیوالے تھی امینہ صاحب جمال

و عفت اور وقار کی عورت عبد اللہ کی اور والدہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی جو صاحب منبر کے ہین مدینہ مین ہوگئی وہ بی بی اپنی قبر مین مرہون۔

وَتَقُوْلُ اور کہتے تھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا اَتَانِیْ آتٍ آیا میرے

تئین ایک آنیوالا یعنے فرشتہ حِیْنَ مَرَّ بِیْ مِنْ حَمْلِهٖ سِتَّةَ اَشْهُرٍ

جبکہ گذرے مجھکو حمل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھے مہینے معلوم کیجیے

کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ حمل شریف چھے مہینونکا تھا اسوقت

فرشتہ آکر کہا اور ابن اسحق کی حدیث جو ہم آیندہ ذکر کرینگے اس سے مفہوم
ہوتا ہی کہ ابتدای حمل مین فرشتہ آیا سو اسمین کچھہ منافات نہین کیونکہ
متعدد فرشتے آسکتے ہین یا وہی فرشتہ مکرر آیا ہی فَوَكَزَنِي بِرِجْلِهِ فِي
الْمَنَامِ پس مارا میرے تئین اپنے پانون سے خواب مین۔ ابن حجر کی اپنے
رسالۂ مولد مین جو ابو نعیم سے روایت کئے ہین سو اسکا لفظ یہہ ہے
فَرَكَضَنِي فِي الْمَنَامِ بِرِجْلِهِ یعنے پس حرکت کیا میرے تئین خواب مین پانون
سے اپنے۔ معلوم کرین کہ وکزنی برجلہ اور فرکضنی برجلہ یسے مرکب الفاظ
عرب کے محاورہ مین اشارہ کرنیکی معنی سے آتے ہین اسکا حقیقی معنی جو
پانون سے مارنا ہی یہان مراد نہین جو شخص کہ عربی زبان سے واقفیت رکھتا
ہی اور انکے محاورونکو جانتا ہی اسپر یہہ بات مخفی نہین ہی وَقَالَ لِي
اور کہا مجھکو یعنے وہ فرشتہ جو آیا تھا يَا آمِنَةُ إِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ
الْعَالَمِينَ طُرًّا ای آمنہ تحقیق کہ تو مقرر حاملہ ہوئی ہی ساتھہ بہترین عالم
کے تمامی۔ یعنے تم جسکو حاملہ ہوے ہین وہ تمامی مخلوقات گذشتہ اور
موجود اور آیندگون سے بہتر ہی اسکے مثل نہ کوئی فرشتہ ہوا ہی نہ کوئی
انسان نہ کوئی دوسرا مخلوق۔ عالمین جمع ہے عالم کے وہ جمیع عالم کی ہی

یا نہین اسمین اختلاف ہی اکثر علما کہتے ہین کہ وہ جمع عالم کی ہی فتح سے
لام کے اور اس سے مراد تمامی مخلوقات ہین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمامی مخلوقات سے افضل ہونا یقینی بات ہی اور اسکو جاننا از جملۂ ضروریات
دین کے ہی اسمین شک کرنا کفر و ارتداد ہی۔ ابن اسحٰق روایت کیا ہی کہ
بی بی آمنہ کہے مجھکو معلوم ہوا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حامل سے ہون
اور نہ کچھ ثقل پائی اور نہ اشتہا جو حاملہ عورتونکو ہوتی ہی مگر حیض منقطع
ہوا پھر آیا میرے تئین ایک آنیوالا جس حالین کہ مین خواب اور بیداری کے
درمیان تھی مجھکو کہا آیا معلوم کئی تو کہ مقرر تو حاملہ ہوی ہے سید الانام
کو یعنے تمامی خلایق کے سردار کو اسکے بعد ولادت کے قریب دو نین پھر
آیا اور کہا جب تو جنے گی تو اسکو کہہ اُعِیذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
حَاسِدٍ اسکے بعد اسکا نام محمد کرکے رکھہ یہ روایت کیا ہی ابو نعیم نے
بریدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ بی بی آمنہ خواب مین دیکھے انکو
کسی نے بولا مقرر تو حاملہ ہوی ہے خیر البریہ اور سید العالمین کو جب جنیگی تو
اسکا نام احمد اور محمد کرکے رکھہ اور آپنر بیہ لٹکا و پھر بی بی آمنہ بیدار ہوے
تو انکے سرہانے ایک سونیکی تختی ہے اسپر لکھا ہوا ہی اُعِیذُہٗ بِالْوَا

مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَّكُلِّ خَلْقٍ رَائِدٍ مِنْ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ عَنِ السَّبِيْلِ عَائِدٍ عَلَى الْفَسَادِ جَاهِدٍ مِنْ نَافِثٍ اَوْ عَاقِدٍ وَّ كُلِّ خَلْقٍ مَارِدٍ يَأْخُذُ بِالْمَرَاصِدِ فِي طُرُقِ الْمَوَارِدِ اَنْهَاهُمْ عَنْهُ بِاللّٰهِ الْاَعْلٰى وَاَحُوْطُهُ مِنْهُمْ بِالْيَدِ الْعُلْيَا وَ الْكَنَفِ الَّذِيْ لَا يُرٰى يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ وَحِجَابُ اللّٰهِ دُوْنَ عَادِيْهِمْ لَا يَطْرُدُوْهُ وَلَا يَضُرُّوْهُ فِيْ مَقْعَدٍ وَّلَا مَنَامٍ وَّلَا مَسِيْرٍ وَّلَا مَقَامٍ اَوَّلَ اللَّيَالِيْ وَالْاٰخِرَ الْاَيَّامِ اس حدیث کو شیخ جلال الدین السیوطی نے خصایص الکبریٰ مین لکھا ہی وَاِذَا اَوْلَدْتِیْهِ پہر جب جننگی اسکو۔ وَلَدْتِیْهِ کا لفظ تا ی مکسور اور اسکے بعد ہاے ہوز سے جو ضمیر مفعول کی ہے واقع ہوا۔ بعضے روایتو مین تا اور ہا کے درمیان یاے تحتانیہ اشباع کا واقع ہوا ہی کم لغت ہی فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا پس نام رکھ اسکو محمد کرکے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کیجئے اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو خواب مین فرشتہ آکر کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک محمد کرکے رکھ اور بعضے حدیثو مین آیا کہ عبد المطلب خواب مین دیکھے گویا روپے کی زنجیر

انکے پیٹھ سے نکلی ہی اسکی ایک طرف آسمان میں اور ایک طرف زمین میں اور ایک
طرف مشرق میں اور ایکطرف مغرب میں ہی اسکے بعد وہ زنجیر ایک جھاڑ ہو گئی اسکے ہر ہر پتے
پر نور ہی اور دیکھا ایک اس سے اہل مشرق اور مغرب سب لٹکتے ہیں جب
عبد المطلب بیدار ہوکر اس خواب کو ظاہر کئے تو کاہنوں نے تعبیر کئے
کہ انکے صلب سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اہل مشرق اور مغرب سب اسکے تابع
ہونگے اور اسکو اہل آسمان و زمین حمد کرینگے اس لئے عبد المطلب نے حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک محمد کرکے رکھے اسکے سوائے بی بی آمنہ بھی
اپنی خواب کی انکو خبر دیئے۔ اور بیہقی نے ابی الحسن التنوخی سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریف کے ساتوین
روز عبد المطلب نے بکرا ذبح کئے اور قریش کو دعوت دیئے جب وہ لوگ
کھانا کھا کر پوچھے تمہارے لڑکے کا کیا نام رکھے تو عبد المطلب کہے
محمد کرکے رکھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کہے اپنے لوگ کے نام سے
کیون نرکھے عبد المطلب کہے مین نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالی اسکا حمد آسمان
مین کرے اور خلق زمین مین انتہی۔ اگرچہ ان احادیث مین ظاہرا تخالف
معلوم ہوتی ہے لیکن کچھ مخالفت نہین کیونکہ اس نام مبارک کو اللہ تعالے

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پسند کرکے زمین و آسمان پیدا
پیدا کرنیکے ہزارون برس آگے اپنے نام کے ساتھہ عرش پر لکھا جب ولادت
شریعت کے ایام قریب آئے تو عبد المطلب اور بی بی آمنہ دونونکو الہام اور
خواب سے معلوم کرادیا سو اسکے مطابق رکھے۔ روایت کئے ہین ابن ابی
عاصم اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ تعالی فرمایا ای موسی مقرر
جو شخص کہ مجھکو ملاقات کیا اور وہ جاہل ہے محمد سے تو اس شخص کو دوزخ مین
داخل کرونگا پس کہے موسی نے محمد کون شخص ہین اللہ تعالی فرمایا ای موسی
قسم ہی میری عزت وجلال کی پیدا نہین کیا مین نے کسی خلق کو جو وہ اکرم ہو
مجھہ پاس محمد سے مین نے اسکا نام میرے نام کے ساتھہ عرش پر لکھا آسمانون
اور زمین اور آفتاب ومہتاب کو پیدا کرنیکے بیس لاکھہ برس آگے۔
روایت کیا ہی ابن عساکر نے کعب الاحبار سے کہ آدم علیہ السلام اپنے
فرزند شیث علیہ السلام کو وصیت کئے کہ جب تم اللہ تعالی کو یاد کرینگے تو
اسکے ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو بھی یاد کرو کیونکہ مین دیکھا ہون
انکے نام کو عرش کے پایون پر لکھا ہوا جس حالین کہ مین درمیان روح
اور مٹی کے تھا اسکے بعد مین نے آسمانون پر پھرا ہیں آسمانون مین کوئی جگہہ نہین

دیکھا مگر اسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہی اور میرا رب مجکو
جنت مین رکھا پس نہین دیکھا مین جنت مین کوئی محل اور نہ کوئی بالاخانہ
مگر اسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہوا پایا اور ہر آینہ تحقیق کہ مین
دیکھا ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو حور عین کے سینون پر اور جنت
کے جہارون کے پتون پر اور طوبی کے جہاڑ کے پتون پر اور سدرۃ المنتہی
کے پتون پر اور حجابون کے اطراف پر اور فرشتون کے آنکہون مین
اور تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور یاد بہت کرو کیونکہ فرشتے آگے سے
یعنے مین انکو دیکھنے کے پہلے سے تمامی وقتو نمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یاد کرتے ہین۔ روایت کئے ہین ابو الشیخ اور حاکم نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے کہ اللہ تعالی نے وحی بہیجا عیسی علیہ السلام کیطرف کہ تم محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور حکم کرو تمہاری امت کو کہ ایمان لاوین
اُنپر اگر محمد نہین ہوتے تو مین نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت کو اور نہ دوزخکو
اور ہر آینہ پیدا کیا مین نے عرش کو پانی پر پہر عرش نے اضطراب کیا تو لکھا مین نے
اسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر تسکین پایا عرش۔ حاکم کہا یہہ حدیث صحیح
ہی بلقینی اور سبکی اسکی صحت کو ثابت رکھے ہین ابن حجر کہا یہہ حدیث

حکم مین مرفوع کے ہی۔ قاضی عیاض وغیرہ علما لکھتے ہین کہ اس اسم کے
عجائب خصائص اور بدیع آیات سے ہی کہ اللہ تعالی اس اسم کو نگاہ
رکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قبل کوئی شخص اس اسم سے
موسوم نہوا یہانتک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے
قریب دنونمین شایع ہوا کہ نبی آخرالزمان مبعوث ہونگے انکا نام محمد ہیگا تو
چھے سات شخص اپنے بچونکا نام رکھے اس امید سے کہ اسکو نبوت ملے۔
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ اسکے بعد اللہ تعالی ان لوگونکو جنکا
نام محمد رکھے نبوت کا دعوی کرنے سے نگاہ رکھا تا کہ ضعیف القلب لوگ
کے دلونمین شک شبہ نہ پڑے۔ اور لفظ محمد وزن پر مُفَعَّل کے ہی مبالغہ کا
صیغہ معنی سے محمود کے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت حمد کئے گئے ہین
اور خلق اولین وآخرین آپکو حمد کئے ہین اور اللہ سبحانہ اس نام مبارک کو اپنے
اسم الحمید سے یا محمود سے مشتق کرکے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا نام محمد رکھا اسی کے طرف حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشارہ کرکے
اپنے شعر مین جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین لکھے ہین کہتے ہین **شعر**
وَضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ اِلٰى اسْمِهٖ ۞ اِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ

اَشْهَدُ ؛ وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ ؛ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ ؛ یعنے ضم کیا اللہ تعالیٰ نے نام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے نام کے ساتھ جبکہ کہا موذن نے پانچوقت اشہد اور شق کیا اللہ تعالیٰ واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نام سے تاکہ بزرگی دیوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس صاحب عرش یعنے اللہ تعالیٰ محمود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد ہین۔ امام سہیلی نے روض الانف مین کہا سورۃ الحمد کو جو مخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا دوسرے انبیا پر نازل نہین ہوا اور لوا حمد اور مقام محمود سے آپ جو مخصوص ہوے ہین اور قرآن وسنت نے ہمپر شروع کیا کہ کامان پورے ہوے بعد الحمد للہ رب العالمین کہنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد کو سنت ٹھہرائے ہین کھانے اور پینے کے بعد اور فرماے سفر تمام ہو بعد آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ جب تو ان سبکو نظر کریگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم کے معانی پا دیگا اور معلوم کریگا کہ آپ جو حمد و محامد سے خاص کیے گئے ہین سو وے موافق آپکے معنی کے اور مطابق آپکے صفت کے ہین اور اسمین برہانِ عظیم اور دلیل واضح ہے

آپکی نبوت اور کرامت پر جو اللہ تعالی آپکو مخصوص کیا ہی اور اللہ تعالی آپکے وجود کے قبل ان تمام معدومونکو مقدم کیا آپکی اکرام اور تصدیق امر کیواسطے انتہی۔ اور معلوم کرین کہ یہہ اسم اعظم ہی اسمین اللہ تعالی جو جو اسرار اور رموزات اور برکات کو رکھا ہی سو انکو سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا ہی اور جسکو اللہ تعالی نے نور آلہیہ سے مدد کیا ہی وہ شخص اپنے حوصلے کے موافق معلوم کرتا ہی رباعی ای نام تو راحت روان ہمہ کس؛ وز نام تو پیدا است نشان ہمہ کس؛ از نام خوش تو جان من تازہ شدہ؛ جان من تنہا نہ کہ جان ہمہ کس؛ شیخ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہی کہ اس اسم شریف مین بہت سے خصایص ہین از انجملہ ایک یہہ بھی ہی کہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین تا کہ اللہ تعالی کے نام کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام موافق ہووے کیونکہ اللہ کے لفظ مین چار حرف ہین اور محمد مین بھی چار حرف ہین۔ مولانا سید محمد عبد اللہ بن السید محمد طالب رحمہما اللہ نے زاد اللبیب فی خصایص الحبیب مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین ہی اس اسم شریف سے اسلام اور ایمان کو رونق ہی۔ شیخ زرقانی شرح المواہب مین ابن العماد سے

نقل کیا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے شیاطین جو مسخر ہوے تھے سو وہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کا ذکر رہنے سے تھا۔ یعنے سلیمان علیہ السلام
کی مُہر جسکو پہننے سے شیاطین اُنکے مسخر ہوتے تھے سو اسمین نبی کریم صلی اللہ
کا اسم شریف لکھا ہوا تھا اسکی برکت سے شیاطین انکے مسخر ہوے تھے
چنانچہ طبرانی نے عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے سلیمان بن داؤد کے مہر کا نگینہ
آسمان کا تھا ان کے نزدیک ڈالا گیا تو انہون اسکو لیکر اپنے مہر مین رکھے
اور اسکا نقش انا اللہ لا الہ الا انا ومحمد عبدی ورسولی
کرکے تھا۔ شیخ محمد بن الفضل قاسم الصباغ رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ المجیز
فی شرح اسماء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہی کہ اس اسم کریم
کا شرف اور برکت اور رحمت تابع ہی اسکے مسمی کے یعنے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پھر جسطرح اسکے مسمی یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اسی طرح
اللہ تعالی نے اس اسم کی برکت اور رحمت اور شرف سے تمامی عالم مین
برکتون کو ظاہر کیا اور بہت سے واصلون نے جو غواص دریائے محبت مین
تھے اس اسم عظیم مین جو جو اسرار مخفی ہیں اور اسکے حروف مین جو کچھ رموز

پوشیدہ ہین سو انکو ظاہر کرنے بہت کوشش کئے اور اسمین پرسنے بہت
مبالغہ کئے اور بہت سے بڑے بڑے عظیم الشان کتب اس بیانمین تالیف
کئے باوجود ان تمام کے انکو اسرار اسم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط ایک
سر اور بہید سے ظاہر نہوا مگر ایک نقطہ اور انکو اشارہ نہوا مگر ایک رمز کا
اور وہ جو مخفی رہے ہین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک سکے خزاین
اسرار سے سوا اسکو کوئی احاطہ نہین کرسکتا ہی مگر اللہ تعالی۔ اور اس
اسم مبارک سکے فضایل اور شرف سے یہہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے تین سَو
چودہ نبیونکو رسول بناکر خلایق کی ہدایت کو بہیجا اور ان سبکو صفات فضایل
وکمالات عطا کیا اور وے سب رسول ان صفات کمال مین شترک ہین با
این ہر ایک کو انہین سے ایک ایک صفتِ خاص سے متصف کیا اور اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب صفاتِ مخصوصہ کا جامع بنایا اور
صفات کمال جو ہر ایک رسول مین متفرق تہے سو ان سبکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات مین مجتمع کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجبونکو یہہ
بات معلوم کرنے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنیں
تو اپکے فضایل کو یاد کرنے آپکا اسم مبارک محمد کرکے رکھا کیونکہ اس نام مبارک

کے حروف کے اعداد کو جمل کبیر کے حساب سے جمع کرین تو اسکا مجموعہ
تین سو چودہ کا ہوتا ہی موافق اعداد رسولون کے اور اسمین اشارہ ہے
کہ صفاتِ کاملین اگرچہ اللہ تعالی کے انبیا اور رسل مین متفرق تھے لیکن
اللہ تعالی کے حبیب اکمل مخلوقات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وے سب
جمع ہوے ہین انتہی۔ روایت کیا ہی ابو نعیم نے اپنے حلیہ مین وہب سے
کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص اللہ تعالی کی نافرمانی دو سو برس کرتا رہا
جب وہ مرگیا تو بنی اسرائیل اسکا پاون پکڑ کے کہبو تر مین ڈالدئے
پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو وحی بھیجا کہ تم اسکو غسل دیو اور کفن پہنا کے
تمامی بنی اسرائیل کے ساتھ اسپر نماز پڑھو پھر موسی علیہ السلام حکم کے موافق
عمل کئے بنی اسرائیل اس سے بہت تعجب کئے اور موسی علیہ السلام سے کہے
کہ بنی اسرائیل مین اس سے بڑھکر کوئی گنہگار نتھا موسی علیہ السلام فرمائے
مین بھی جانتا ہون لیکن اللہ تعالی مجکو ایسا ہی حکم کیا ہی بنی اسرائیل نے کہے
اللہ تعالی سے سوال کرو پھر موسی علیہ السلام سوال کئے تو اللہ تعالی وحی بھیجا کہ
سچ ہی وہ مجکو دو سو برس نافرمانی کیا مگر اس نے ایکروز توریت کھولا سو محمد
کے نام کو لکھا ہوا پایا پھر اسن نام کو بوسہ دیا اور اپنے دونون آنکھون پر

رکھا اسلئے مین نے اُسکے دو سو برس کے گناہونکو معاف کرڈالا۔ ای مومنو بنی اسرائیل کا گنہگار آدمی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نام کی تعظیم کیا تو بخشش پایا پھر جو شخص کہ آپکی امت مین رہے اور آپکے نام مبارک کی تعظیم کرے تو قیاس کیجئے کہ اسکو کتنا ثواب ملیگا۔ اور احادیث مین آیا ہی کہ کسی گھر مین کوئی شخص محمد نام والا رہا تو اس گھر والیکو اور اسکے ہمسایے کو اُسکی برکت سے رزق ملتا ہی اور قیامت مین اس نام والیکو اگرچہ کچھ نیک عمل نرکھے اللہ تعالی عذاب دوزخ سے بچاتا ہی اور جنت مین لیجاتا ہی بسبب اکرام نام مبارک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **بیت** چو نام این است نام آور چہ باشد ٭ مکرم تر بود از ہر چہ باشد ٭ کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا **رباعی** از نام تو میم اولین مقصد دل ٭ ما گشتہ حیات ابدی شامل ٭ میم دگرش محل دین را حامل ٭ وز دال دوای دردمندان حاصل ٭ **رباعی** ای چشم جہان بچشمہ میم تو باز ٭ وز حلقۂ حاگوش فلک زینت ساز ٭ کامل شدہ از میم دگر دور وجود ٭ خم گشتہ ز دال پشت گردون بہ نیاز ٭ فَکَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ نَفْسِہَا وَتَقُوْلُ پس تھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا تحدیث کرتے تھے اپنے نفس سے اور کہتے تھے لَقَدْ اَخَذَنِیْ مَا یَاْخُذُ

النِّسَاءَ ہر آینہ تحقیق کہ پکڑا مجکو چیز ایک جو پکڑتا ہی عورتونکو۔ یعنی درد
زہ شروع ہوا وَلَمْ يَعْلَمْ بِي أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اور نہین جانا مجکو
کوئی ایک قوم سے یعنے مجکو دردزہ شروع ہوا سو کسیکو خبر نہوئی نہ کسی
مرد کو نہ کسی عورت کو۔ بعضی روایتونمین یہہ بھی آیا ہی کہ مین گھر مین اکیلی
تھی اور عبد المطلب طواف کو گئے تھے۔ یہان بی بی جو کہے کہ مین اکیلی تھی
سو اسکو منافی نہین وہ جو عثمان بن العاص کی والدہ فاطمہ اور عبد الرحمن
بن عوف کی والدہ الشفا نے روایت کئے ہین کہ ہم ولادت شریف کے
وقت حاضر تھے کیونکہ بی بی آمنہ وسے دونون آپکے قبل کا حال بیان فرمائے
ہین فَسَمِعْتُ وَجْبَةً شَدِيدَةً پہر سنی مین نے ایک آواز کوئی
چیز زمین پر گرنیکا سخت۔ وجبہ واو کے فتح اور جیم کے سکون سے اسکے بعد
باء موحدہ مفتوحہ ہی دیوار اور اسکے مانند کوئی چیز زمین پر گرنیکی آواز کو کہتے
ہین یہہ آواز فرشتے آسمان پر سے اترتے تھے سو تھا۔ ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ
سے انہون اپنے باپ سے روایت کئے ہین کہ اللہ تعالیٰ تمامی فرشتونکو
حکم کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کیوقت حاضر ہو
سو کوئی فرشتہ باقی نرہا مگر حاضر ہوا۔ وَأَمْرًا عَظِيمًا اور امر عظیم کیتین۔

فَهَالَنِي ذٰلِكَ پس ڈرایا مجکو یہہ یعنے اس آواز اور امر عظیم سے مجکو خوف
ہوا فَرَأَيْتُ پس دیکھی مین نے یعنے اپنے آنکھون سے دیکھی كَأَنَّ
جَنَاحَ طَيْرٍ أَبْيَضَ گویا کہ پر سفید پرندہ کا۔ علامہ شبراملسی کیا یعنے بلوزنے
ایک چیز کو دیکھی مین گمان کئی کہ وہ سفید پرندہ کا پر ہی قَدْ مَسَحَ عَلَى فُؤَادِي
تحقیق کہ مسح کیا دل پر میر یعنے میرے دلپر پہیر گیا۔ فؤاد ضم سے فاکے
دل کو کہتے ہین فَذَهَبَ عَنِّي كُلُّ رُعْبٍ پس گیا میرسے تمام رعب
یعنے خوف جو اُس آواز سے ہوا تہا وہ جاتا رہا۔ وَكُلُّ وَجَعٍ كُنْتُ أَجِدُهُ
اور تمام درد جو مین اسکو پاتی تہی۔ یعنے دردزہ کے سبب سے جو مشقت ہوتی
تہی سو وہ بہی جاتی رہی کچہہ درد باقی نرہا۔ یہہ منافی نہین اُسکا جو سابق مذکور ہوا
کہ بی بی آمنہ کو کچہہ درد وغیرہ عارض نہوا جیساکہ حاملہ عورتونکو عارض ہوتا ہی کیونکہ
یہان جو درد ہوا سو دردزہ تہا ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِشَرْبَةٍ بَيْضَاءَ لَبَنًا
پہر مین نے دیکھی تو پایا ایک ساتہہ شربت کے ہون جو سفید ہی مانند دودہ کے
شارحین کہتے ہین شربۃ کی معنی ایک دفعہ پینا وہ معنی یہان صحیح نہین ہوتا اسلیے
مضاف کی تقدیر یا شیئۃ شربۃ کرکے لین یعنے ساتہہ پیالہ شربت کے یا شربت کی معنی مجازا
مشروب لین کثرت سے بیہہ کے تسمیہ محل کا باسم حال وَكُنْتُ عَطْشَى اور تہی مین

پیاسی فَسَنَاوَلْتُهَا فَشَرِبْتُهَا پس لی مین اُسکو پھر پی مین فَاَضَاءَ مِنِّی نُوْرٌ عَالٍ پس روشن ہوا میرے سے ایک نور بلند ثُمَّ رَأَیْتُ نِسْوَةً کَالنَّخْلِ الطِّوَالِ پس دیکھی مین نے عورتونکو جو تھے کے اونچے اونچے جہازونکے مانند تھے یعنے وے عورتان اونچے قامت کے تھین۔ طِوال طا مہملہ کے کسرے جمع ہی طَوِیلَہ کی کَاَنَّهُنَّ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ گویا کہ وے عورتین لڑکیون سے عبد مناف کے ہین۔ وے عورتین عبد مناف کے لڑکیون سے نتھین بلکہ بی بی مریم اور بی بی آسیہ اور جنت کے حوران تھین انکو عبد مناف کے لڑکیون سے تشبیہ دئے کیونکہ عبد مناف کے لڑکیان خوبصورتی طُول قامت اور جمال سے مشہور تھین شیخ محمد بن الفضل الرصاع کہا کہ اللہ تعالی ان عورتونکو عبد مناف کے لڑکیون کے صورت پر بھیجا تا کہ بی بی آمنہ کو انسے الفت ہووے۔ اور عبد مناف فتح سے میم اور تخفیف سے نون کے لقب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جداعلے کا اور انہون عبد المطلب کے دادا ہین انکا نام المغیرہ ہی بیٹے قصی کے انہون اپنے باپ کیوقت قوم کے سردار ہوے قریش انکے تابعدار تھے اور انہون بہت ہی خوبصورت تھے اور انکے جمال کے سبب سے لوگ انکو قمر کہکے کہتے تھے۔ واقد کہا آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا اور انکے ہاتھ مین نزار کا جھنڈہ

تھا اور اسمعیل علیہ السلام کی کان تھی۔ موسی بن عقبہ سے مروی ہی کہ آپ نے
ایک پتھر پایا اسپر لکھا ہوا تھا کہ مین مغیرو بن قصی ہون امر کرنیوالا ہون اللہ
تعالی کے تقوی کا اور صلہ رحم کا یُحَدِّقْنَ بِی گھیرے ہوے ہین مجکو یحدقن ضم
سے یای تحتانیہ کے اور کسرے دال کے اسکے بعد قاف ساکنہ ہی صیغہ
مضارع کا باب افعال سے اور فتح سے یا کے بھی جایز ہی باب سے ضرب یضرب کے
روایت کیا ہی ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے وہ اپنے باپ سے کہ بی بی آمنہ کے
سرہانے ستر ہزار حوران ہوا مین کھڑین تھین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت
کی انتظاری کرتی ہوین فَبَیْنَا اَنَا اَعْجَبُ پس جس حالین کہ مین تعجب کرتی
تھی یعنے مین تعجب مین تھی کہ ان عورتونکو کسطرح سے معلوم ہوا بعضی روایتون
مین یہہ بھی آیا ہی کہ مین کہتی تھی واغوثا یہہ عورتین کہانسے معلوم کیے مجکو تو
وے عورتین کہے ہم آسیہ ہین فرعون کی عورت اور مریم ہین عمران کی بیٹی
اور یے باقی سب حوران ہین تشیخ حلبی وغیرہ کہتے ہین کہ بی بی مریم اور آسیہ
ولادت شریف کیوقت حاضر ہونیکی وجہ شاید یہہ ہی کہ وے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے عورتین ہونگے بہشت مین وَاِذَا بِدِیْبَاجٍ اَبْیَضَ قَدْ سُدَّ بَیْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور ناگاہ ایک دیباج سفید رنگکا تھیکو بچھایا گیا درمیان

آسمان و زمین کے یعنی سفید رنگ کے دیباج کو فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ولادت کی تعظیم کیواسطے بچھائے تھے۔ دیباج کسرے دال کے اور فتح سے
بھی جایز ہی معرب ہی دیبا کا وہ ایک قسم کا کپڑا ہی ریشم سے بناتے ہین
منقش اور مکلل رہتا ہی اسکو بادشاہان عجم پہنتے تھے وَاِذَا بِقَائِلٍ یَقُوْلُ اور
یکایک کہنے والا کہتا ہی یعنی کوئی فرشتہ کہتا ہی خُذُوْہُ عَنْ اَعْیُنِ
النَّاسِ لے لو انکو یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنکھون سے لوگون کے یعنی جب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہونگے تو آپکو لوگونکے آنکھون سے لے لو اسکا سبب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بیان کے بعد آتا ہی کہ انکو پھراؤ مشارق
ارض وغیرہ مین قَالَتْ کہے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا وَرَأَیْتُ رِجَالًا
قَدْ وَقَفُوْا فِی الْھَوَاءِ اور دیکھی مین نے مردونکو تحقیق کہ کھڑے ہین ہوا مین
یعنے زمین پر نہین کھڑے تھے بلکہ ہوا مین معلق کھڑے تھے شیخ زرقانی
وغیرہ کہتے ہین کہ فرشتے تھے مردونکی صورت مین متشکل ہوتے تھے ورنہ فرشتے
ذکورت اور انوثت سے متصف نہین ہین بِاَیْدِیْھِمْ اَبَارِیْقُ فِضَّۃٍ
انکے یعنے وہ فرشتونکے ہاتھونمین آفتابے مین روپے کے اباریق جمع ہی
ابریق کی آفتابہ کو کہتے ہین وَرَأَیْتُ قِطْعَۃً مِنَ الطَّیْرِ اور دیکھی مین نے

ایک ٹکڑی پرندونکی قَدْ اَقْبَلَتْ حَتّٰی غَطَّتْ حِجْرِیْ تحقیق کہ آگے

آئی یہانتک کہ ڈہانپ لی گودگو میری یعنے پرندے آکے میرے گودکو ڈہانپ

لئے حجر کسرے حای حملہ کے اور ضم اور فتح سے بھی جائز ہی گود ھکو کہتے

ہین مَنَاقِیْرُھَا مِنَ الزُّمُرُّدِ چونچین انکے زمرد سے تھے۔ مناقیر جمع ہی

منقار کی چونچ کو کہتے ہین۔ اور زمرد زای معجمہ اور میم اور رای مہملہ مشدد

تینون کے ضم سے اسکے بعد آخر مین دال مہملہ ہی آصمعی نے کہا آخر مین ذال

معجمہ ہی وَاَجْنِحَتُھَا مِنَ الْیَوَاقِیْتِ اور پکھوتے انکے یاقوت سے تھے

اجنحہ جمع ہی جناح کی پکھوتے کو کہتے ہین۔ اور یواقیت جمع ہی یاقوت کی

فَکَشَفَ اللّٰہُ عَنْ بَصَرِیْ پس کھولا اللہ تعالی نے آنکھون سے میرے یعنے

آنکھون پر جو پردہ تھا جس کے سبب سے امور غیبیہ نظر نہین آتے ہین سو اوس

پردہ کو اللہ تعالی نے میرے آنکھون سے کھول ڈالا وَاَبْصَرْتُ تِلْکَ السَّاعَۃَ

اور دیکھی مین نے اسوقت مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا مشارق زمین

اور مغارب کو اسکے۔ مشارق جمع ہی مشرق کی آفتاب طلوع ہونیکی جگہہ کو

کہتے ہین اور مغارب جمع ہی مغرب کی آفتاب غروب ہونیکی جگہہ کو کہتے ہین

آفتاب ہر روز ایک ایک جگہہ سے نکلتا ہی اسیطرح ایک ایک جگہہ غروب ہوتا ہے

اسکے نسبت کرتے جمع کا صیغہ لائے یہان اس سے مراد زمین کے تمامی اطراف
ہین وَرَأَیْتُ ثَلَاثَةَ اَعْلَامٍ مَضْرُوبَاتٍ اور دیکھی مین تین جھنڈے
مارے گئے ہین عَلَمًا فِی الْمَشْرِقِ ایک جھنڈا مشرق ہین وَعَلَمًا فِی
الْمَغْرِبِ اور ایک جھنڈا مغرب مین وَعَلَمًا عَلٰی سَطْحِ الْکَعْبَةِ اور ایک
جھنڈا کعبے کے سطح پر علامہ زرقانی کہا اسمین اشارہ اسبات کا تھا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرع تمامی مشارق ومغارب مین عام
ہوگی اور مکہ مین علو پاویگی اور ظاہر و واضح ہوگی مانند جھنڈون کے
ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ بی بی آمنہ رضی اللہ
عنہا فرماتے مین ایک جھنڈا دیکھی سندس سے یاقوت کی لکڑی پر آسمان و
زمین کے درمیان مارے تھے فَاَخَذَنِی الْمَخَاضُ پس شروع ہوا مجھے وہ درد
مخاض فتح سے میم کے اور کسر سے بھی جائز ہی بچا پیدا ہونیکے وقت جو درد
ہوتا ہی اسکو کہتے ہین بیضاوی نے کہا وہ مصدر ہی تمخضت المرأة کا جبکہ بچا
باہر نکلنے کیو اسطے عورت کے شکم مین حرکت کیا تو کہتے ہین فَوَلَدْتُ مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر جنی مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **شعر**

مَرْحَبًا یَا مَرْحَبًا یَا مَرْحَبَا　　مَرْحَبًا جَدَّ الْحُسَیْنِ مَرْحَبَا

يَا نَبِي سَلَامٌ عَلَيْكَ　　　يَا رَسُولْ سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا　　　فَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُورْ
مِثْلَ حُسْنِكْ مَا رَأَيْنَا　　　قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُورِ
أَنْتَ شَمْسٌ أَنْتَ بَدْرٌ　　　أَنْتَ نُورٌ فَوْقَ نُورْ
أَنْتَ إِكْسِيرٌ وَغَالِي　　　أَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُورْ
يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّدْ　　　يَا عَرُوسَ الْخَافِقَيْنْ
يَا مُؤَيَّدْ يَا مُمَجَّدْ　　　يَا إِمَامَ الْقِبْلَتَيْنْ
مَنْ رَأَى وَجْهَكَ يَسْعَدْ　　　يَا كَرِيمَ الْوَالِدَيْنْ
حَوْضُكَ الصَّافِي الْمُبَرَّدْ　　　وِرْدُنَا يَوْمَ النُّشُورْ
مَا رَأَيْنَا الْعِيسَ حَنَّتْ　　　بِالسُّرَى إِلَّا إِلَيْكَ
وَالْغَمَامَةْ قَدْ أَظَلَّتْ　　　وَالْمَلَا صَلُّوا عَلَيْكَ
وَأَتَاكَ الْعُودُ يَبْكِي　　　وَتَذَلَّلْ بَيْنَ يَدَيْكَ
وَاسْتَجَارَتْ يَا حَبِيبِي　　　عِنْدَكَ الظَّبْيُ النَّفُورْ
كُلُّ مَنْ فِي الْكَوْنِ هَامُوا　　　فِيكَ يَا بَاهِي الْجَبِينْ
وَلَهُمْ فِيكَ غَرَامٌ　　　وَاشْتِيَاقٌ وَحَنِينْ

فی مَعانیکَ الانام قد تبدّدت حائرین
انتَ للرُّسُلِ ختام انتَ للمولیٰ شکور
عبدُكَ المسکین یرجو فضلكَ الجمّ الغفیر
فیكَ قد احسنتُ ظنّی یا بشیر یا نذیر
فاغثنی واجرنی یا مجیری من السعیر
یا غیاثی یا ملاذی فی ملمّات الامور

فائدہ معلوم کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبین کی عادت ہی کہ مولد شریف کا بیان پڑھتے وقت جب اس موقع پر آتے ہین تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کیواسطے اٹھہ کھڑے ہوتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہی مسلمانونکو ضرور ہی کہ اس عمل کو بجالاوین متاخرین کے ائمہ مشہورین اور فقہا ومحدثین جنکی بات اہل سنت کے پاس مقبول ہی اور انکے فتوون پر چلنا لوگونکا معمول ہی اس قیام کو مستحسن اور مستحب جانتے ہین بلکہ بعضون نے اسکو واجب کہے ہین ہمکو انکی اقتدا کرنا بس ہی۔ وہابیہ فرقے والے جن پر خدا کی لعنت ہووے اس قیام کو بدعت ضلالت تصور کرکے عوام کو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اسکے کرنیوالیکو کافر کہتے ہین چنانچہ ایک مرتد

نے تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان مین اسکے کرنیوالیکو کافر مین کرکے
لکھا ہی چونکہ وے فرقۂ ضالہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تنقیص
شان پر کمر باندھے ہین اور دائرہ اسلام سے نکلکر مرتد ہو چکے ہین انسے
بحث کرنا بیفائدہ ہی لیکن اہل سنت کے آگاہی کیواسطے علمای کبار کے
اقوال لکھتے ہین جنہون نے اس قیام کو مستحب جانے ہین شیخ نور الدین
بن برہان الدین الحلبی الشافعی نے اپنی سیرۃ المسمی بانسان العیون فی سیرۃ
الامین المامون مین کہا اکثر لوگونکی عادت ہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو جبنی کرکے سنتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کیواسطے کھڑے
ہوتے ہین یہہ کھڑے ہونا بدعت ہی اسکو کچھہ اصل نہین لیکن بدعت حسنہ
ہی کیونکہ جو بدعت ہی سو مذموم نہین اور عمر رضی اللہ عنہ لوگ تراویح کی نماز
مین جمع ہوئے سو دیکھہ کے کہے یہہ بہتر بدعت ہی اور عز بن عبد السلام رحمہ اللہ
نے کہا ہی کہ بدعت پانچ قسم پر ہوتی ہی اور اسکے اقسام ذکر کئے ہین جسکا ذکر
کرنا طول ہی۔ اسکو منافی نہین قول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِیَّاکُمْ
وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے دور رکھو
تمہارے تئین نو پیدا کئے ہوئے کاموں سے پس تحقیق کہ جو بدعت ہی ضلالت

ہی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا

مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنی جو شخص کہ نو پیدا کیا ہماری شرع میں چیز ایک

کہ نہیں جو نہیں ہی اس سے پس وہ رد ہی اور منافی نہیں ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ یہہ

قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عام ہی اور اس سے خاص ارادہ

کیا گیا ہی۔ اور ہمارے امام امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جو چیز کہ

نو پیدا ہوی اور خلاف ہوی کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کو تو وہ بدعت

ضالہ سے ہی اور جو نیک کام پیدا ہوا اور مذکور چیزونکا خلاف نہو تو وہ بدعت

محمودہ سے ہی۔ اور کھڑے ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریف

کیوقت عالم الامہ مقتدی الائمہ امام تقی الدین السبکی سے پایا گیا اور

انکے عصر کے مشایخ اسلام اس قیام مین انکے تابع ہوے ہین بعض ان علما

کے حکایت کئے ہین کہ امام سبکی کے نزدیک ایک جماعت کثیرہ علما

کی جمع تھی کسی نے قول صرصری رحمہ اللہ کا جو مدح مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہی پڑھا شعر قَلِیْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّھَبْ

عَلٰی وَرَقٍ مِنْ خَطِّ اَحْسَنِ مَنْ کَتَبْ وَاَنْ تَنْھَضَ

الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِہٖ قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْ جُثِیًّا عَلَی الرُّکَبْ

اَمَا اللّٰهُ تَعظِيماً لَہٗ كَتَبَ اسْمَهٗ عَلٰى عَرْشِهٖ يَا رُتْبَتَ سَمَتِ

الرُّتَب خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کو

خوشخط والا شخص طلا سے لکھا تو بھی کم ہی اور آپکا نام سُنے سو وقت اشراف

لوگ اُٹھیں یا دو زانو بیٹھیں لیکن اللہ آپکا نام عرش پر لکھا آپکی تعظیم کو بس

ہی امام سبکی بحر د اسکے پڑہنے کے اُٹھہ کھڑے ہوئے اور حاضران مجلس بھی اُٹھے

لوگ کو اس مجلس مین اُنست کثیر حاصل ہوی اور اقتدا کرنے واسطے یہہ کافی

ہی انتہی۔ اور شیخ حسن بن علی الشافعی المدابغی نے کہا اکثر عادت ہی ولادت

کے بیان مین جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے کرکے مداح کہتا ہے

تو لوگ اُٹھہ کھڑے ہوتے ہین یہہ کھڑے ہونا بدعت حسنہ ہی کیونکہ اسمین

فرح اور سرور اور تعظیم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اظہار کرنی ہی انتہی

اور سید جعفر البرزنجی المدنی جو علمای مدینہ شریفہ کے مشاہیر متاخرین سے

ہی اپنے رسالہ مولد مین کہا ایسہ جو صاحب روایت و درویہ ہین نبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدایش کا ذکر جب آیا تو اُٹھہ کھڑے ہونے کو مستحسن جانے

ہین سو خوشی ہووے اس شخص کو جو غایت مقصود اسکی تعظیم جناب نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی انتہی۔ اور شیخ یوسف بن محمد الاہدل رحمہ اللہ جو تکملہ

کے قول علمای متاخرین مین ہی اپنے اجوبہ مین برزنجی کے قول کو نقل کرکے
کہا حرمین کے سب لوگ علما اور عوام کا عمل اسی پر ہی اسمین نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے جناب کی تعظیم جو ہی پوشیدہ نہین انتہی۔ اور علامہ حافظ مغلطائی
نے ایک رسالہ اس بیانمین لکھا ہی اسمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ولادت شریف کے ذکر کیوقت جو شخص کہ اٹھتا ہی اسپر بعضے اہل نفاق
اور معدن شقاق اعتراض کئے اسلئے اسکے رد مین اسکو تالیف کیا ہون اور
کہتا ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت شریف کے ذکر کیوقت
قیام کرنا امور مستحسنہ سے ہی اور مختلف مذاہب کے یعنے شافعی اور حنفی اور مالکی اور
حنبلی مذہب کی جماعت اس قیام کو مستحب ہی کرکے فتوی دئے ہین اور یہہ
قیام کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام و تعظیم سے ہی اور آپکی اکرام و
تعظیم تمامی مومنون پر واجب ہی آپکی حیات مین اور وفات کے بعد اور اس
مین شک نہین کہ آپکی ولادت شریف کے ذکر کیوقت قیام کرنا باب تعظیم و
اکرام سے ہی کیونکہ اللہ تعالی آپکو رحمۃ للعالمین کرکے بھیجا ہی اگر آدمی اپنے
آنکھ کے حدقون پر بھی کھڑے رہے تو یہہ سید جلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق
مین اقل قلیل ہی۔ اور ابن النعمان نے روایت کیا ہی کہ مین نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور کہا یا رسول اللہ یہہ مولد جو آپکے واسطے ہر برس
کرتے ہین سو کیا آپ کو خوش آتا ہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے
یَا ابنَ النعمانِ مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ یعنے جو شخص کہ خوشی کیا ساتھ
ہمارے تو خوشی کئے ہم ساتھ اُسکے پہر ہہنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کے ذکر کیوقت قیام جو کرتے ہین سو یہہ از جملہ ہمارے خوشی کے ہی آپکے
ساتھہ۔ پس ای مجنون بیدار ہو اور باز رہ اس چیز سے جو تو اسمین ہی اور
مت گردان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمن کیونکہ اللہ تعالی تیرا دشمن ہوگا
اور یہہ بہت عجیب بات ہی کہ اس زمانہ مین بعضی مسلمان لوگ یہود و نصارے
کو دیکھکے اٹھتے ہین سو یہ جہال ان لوگونکے اس کام کا انکار نہین کرتے
اور جو شخص سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے ذکر کے
وقت اُٹھنا ہی سکو انکار کرتے ہین فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
پہر تو توبہ کر ای مسکین جاہل از طاعت مستکبر ابلیس لعین کی کیونکہ تو خاسرین سے
ہوگا۔ اور معلوم کرو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا آپ کی
ولادت شریف کے ذکر کیوقت بدعت منکرہ سے نہین ہی بلکہ بدعت حسنہ
سے ہی [illegible] شریف کے کیونکہ وہ بھی بدعت حسنہ [illegible] جسکے ثواب

کی امید ہی پس کیا خوب بدعت ہی آنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے ہین
کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے جو بدعت ہی سو ضلالت ہی اس سے مراد وہ چیز
ہی جو کتاب اور سنت اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم کے موافق نہو کیونکہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہین مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کَانَ لَہٗ
اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ یَّعْمَلُ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنے جو شخص نیک سنت
نکالا تو اس شخص کو اس سنت کا ثواب اور اسکو جو عمل کریگا قیامت تک اسکا
ثواب ہی انتہی ملخصاً اور شیخ الامام نجم الدین بن احمد الغیطی نے اپنے رسالہ
بہجۃ السامعین الناظرین مین لکھا ہی کہ عادت اسطور سے جاری ہوی ہی کہ
واعظ یا مداح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا حال پڑہکے
آپکی والدہ جننی کو کہکے پڑہتے ہین تو اکثر لوگ اسوقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تعظیم کیواسطے اُٹھہ کھڑے رہتے مین یہہ قیام بدعت ہی اسکو کچھہ اصل نہین لیکن
تعظیم کیواسطے اُٹھنا کچھہ مضایقہ نہین بلکہ وہ بہتر کام ہی اس شخص سے جو
غالب ہی اُسپر حب اور اجلال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے بعد نجم الدین غیطی
نے صرصری رحمۃ اللہ کے اشعار لکہہ کے کہا کسی نے اس قصیدہ کو شیخ الاسلام بقیۃ
المجتہدین الاعلام تقی الدین السبکی رحمۃ اللہ کی مجلس درس تمام ہوی بعد پڑہا او

اسوقت قضاۃ اور اعیان سب جمع تھے پھر وہ شخص جب اس بیت کو
پہنچا وَاَنْ يَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ صرصری رحمۃ اللہ علیہ نے جو
ذکر کیا اسکے امتثال کیواسطے شیخ الی الغور اٹھہ کھڑے رہے اور تمامی لوگ
بھی اٹھ گئے اور ساعت طیبہ حاصل ہوی اس سب کو تقی الدین السبکی کے
فرزند التاج السبکی نے اپنے طبقات مین ذکر کئے ہین انتہی۔ اور اس
عاصی کے والد ماجد جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول خاتمۃ المحدثین
زبدۃ المفسرین امام العلما مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک قدس اللہ سرہ اپنے
رسالہ گلزار ہدایت مین لکھتے ہین کہ امام نووی تبیان مین کہے قرآن آوے تو
اسکے واسطے کھڑے ہونا مستحب ہی کیونکہ علما وغیرہ کے واسطے کھڑے ہونا
جب مستحب ہے تو قرآن کیواسطے کھڑے ہونا اولیٰ ہی اور سیوطی کہا ہی اس سے
قرآن کی تعظیم اور عدم تہاون بوجھا جاتا ہی اس پر قیاس کرکے اس کھڑے
ہونیکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واسطے مستحب کہین تو بعید نہین
انتہی۔ اور مولانا محمد سلامۃ اللہ الصدیقی نے اشباع الکلام فی اثبات
المولد والقیام مین لکھا ہی کہ مکہ معظمہ کے مفتیان مذاہب اربعہ بھی اسی کے
فتوی دیتے ہین شیخ عبداللہ بن محمد المیرغنی جو مکہ معظمہ کا مفتی حنفی ہی لکھا ہی کہ

کو بہت سے لوگ مستحسن جانتے ہیں۔ اور شیخ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ نے
لکھا ہی سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت شریف کے
ذکر کیوقت قیام کرنیکو بہت سے علما مستحسن جانتے ہیں اور شیخ محمد عمر بن ابی بکر
الرئیس مفتی شافعیہ نے لکھا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت شریف
کے ذکر کیوقت قیام کرنیکو سب علما مستحسن جانتے ہیں اور وہ خوب ہی کیونکہ پیغمبر نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا واجب ہی۔ اور شیخ محمد بن یحیی مفتی حنابلہ
نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے ذکر کیوقت قیام کرنا
واجب ہی کیونکہ علمای اعلام اور پیشوایان دین اسلام اسکو مستحسن جانتے ہیں
اور بھی ذکر کئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے ذکر
کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت تشریف لاتی ہی پس
اسوقت تعظیم اور قیام واجب ہی۔ اور مولانا شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن سراج
الحنفی المفسر نے کہا کہ مولد شریف قرأت کرتیوقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت شریف کا ذکر آیا تو قیام کرنا ائمہ اعلام ایک و بہر سے وارث ہوتے
آئے اور اسکو ائمہ اور حکام ثابت رکھے اسپر نہ کسی نے انکار کیا اور نہ کوئی
اسکا رد کیا اس سبب سے وہ مستحسن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون شخص

مستحق تعظیم کا ہی۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہی وہ بس ہی
مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنے جسکو مسلمانون
نے خوب دیکھا سو وہ اللہ تعالی کے نزدیک خوب ہی انتہی۔ اور مولانا شیخ
عثمان حسن دمیاطی شافعی نے ایک فتوی بہت بسط سے قیام مستحسن ہونے
مین لکھا ہی اور اسمین کہتا ہی کہ مولد شریف قرائت کرتے وقت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے ذکر کیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعظیم کے لئے قیام کرنا ایک امر ہی جسکے مستحسن اور مطلوب اور مستحب اور مندوب
ہونیمین کچھ شک نہین اور اسکے کرنیوالیکو ثواب سے پورا حصہ اور بڑی نیکی
حاصل ہوتی ہی کیونکہ وہ تعظیم ہی نبی کریم صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی جسکے سبب سے ہمکو اللہ تعالی ظلمات کفر سے نکالکے نور ایمان تک پہنچایا اور
انکے سبب سے ہمکو آتش جہل سے رہائی دیکر جنات معارف وایقان تک لایا
پس تعظیم کرنیمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شتابی کرنا ہی رضای رب
العالمین کیطرف اور اظہار کرنا ہی اقوی شرایع دین کو وَمَنْ یُعَظِّمْ
شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ وَمَنْ یُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ
فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ قاضی عیاض نے شفا مین اور علامہ قسطلانی نے

مواہب مین لکھے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے علامات بہت
ہین انمین سب سے بڑہکر یہہ ہی کہ آپکی اقتدا کرین اور آپ جو حکم فرمائے ہین آپ
راضی رہین اور آپکا ذکر بہت کرین اور اپکے ذکر کیوقت آپکی تعظیم کرین اور
جب آپکا نام مبارک سنین تو خشوع اور خضوع اور عاجزی کو ظاہر کرین
کیونکہ جو شخص کہ کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکے واسطے عاجزی اور خضوع کرتا
ہی جیسا کہ بہت سے صحابہ آپکے بعد جب آپکا ذکر کرتے تو خشوع اور خضوع
کرتے اور روتے تھے اسیطرح بہت سے تابعین اور انکے بعد کے لوگ اسکو
کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کیواسطے۔ اسکے بعد شیخ
دمیاطی نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر کیواسطے اٹھنا مطلوب
ہی سنت سے ثابت ہوا ہی تو آپکے واسطے قیام مطلوب ہونا باب اولی سے ہوگا
بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ چند
لوگ سعد بن معاذ کے حکم پر اترے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد کو
طلب فرماے سعد دراز گوش پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے قُومُوا اِلٰی خَیرِکُم او سَیِّدِکُم
یعنے اٹھو تم طرف بہتر تمہارے یا فرماے طرف سردار تمہارے امام نووی

نے فرمایا کہ بغوی اور خطابی اس حدیث سے سند لیکر کہتے ہین کہ تابعدار
آدمی اپنے رئیس فاضل اور والی عاقل کیواسطے اُٹھنا اور متعلم نے عالم کے
واسطے اُٹھنا مستحب ہی مکروہ نہین۔ اسکے بعد شیخ دمیاطی نے چند احادیث
بطور دلایل کے لکھکر کہا ہم جو ذکر کئے ان سب سے یہہ بات مستفاد ہوی کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے ذکر کیوقت قیام کرنا مستحب ہے
کیونکہ اسمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم ہی اور کوئی شخص یہہ نہین
کہہ سکیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے ذکر کیوقت
قیام کرنا بدعت ہی کیونکہ ہم اسکے جواب مین کہتے ہین کہ جو بدعت ہی سو
مذموم نہین اور یہی اہل سنت وجماعۃ امت محمدیہ سے اسباب پر مجتمع ہوے
ہین کہ قیام مذکور مستحسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین
لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِی عَلٰی ضَلَالَۃٍ یعنے نہین مجتمع ہوگی میری امت ضلالت
پر۔ اور علامہ مداینی نے کہا کہ عادت اسطور پر جاری ہوی ہے کہ جب آج
حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا حال پڑہتے ہین تو لوگ کھڑے
ہوتے ہین یہہ بدعت مستحبہ ہی کیونکہ اسمین اظہار فرح اور تعظیم کا ہی اسکے بعد
علامہ دمیاطی نے کہا کہ مین جو لکھا ہوں سو اللہ تعالی جس شخص کو توفیق اور

ہدایت دیا ہی اُسکو کافی ہی انتہی۔ اور مولانا محمد سلامۃ اللہ فرمایا کہ اعتقاد
اس مقام مین یہہ رکھنا کہ قیام مذکور اگرچہ مانند عمل مولد کے قرونِ ثلاثہ مین
نہین پایا گیا لیکن جب متضمن تعظیم و تکریم کو سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے
ہی اور مسلمین اور سلف صالحین سے ایک دوسرے اسکو وارث ہوتے آئے
ہین اسکو عمل کرنا البتہ موجب اجر اور ثواب کا ہی اور اس سے اعراض
اور چشم پوشی کرنا سبب گناہ اور عذاب کا ہی بہت سے امور ہین کہ قرون ثلاثہ
مین اس سے کچھ اثر اور نشان نتھے بعد کے علما اسکو پسند کرکے مستحب اور
مستحسن کہتے ہین۔ اسکے بعد مولانا سلامۃ اللہ فرمایا کہ حضرت خیر الانام صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریف کے ذکر کیوقت آپکی تعظیم کے لئے اُٹھنا جو مسلمانون
نے ایک دوسرے سے وارث ہوتے آئے ہین اور اکابر دین کی ایک جماعت
عظیم اسکو قبول کئی ہی البتہ اسکا استحسان اور استحباب علمای عالیمقام
کے نزدیک محل کلام نہوگا بلکہ مقتضای بعض اصول شرعیہ کے اس بدعت حسنہ
کو بدعات واجبہ کے اقسام سے شمار کرکے اسکے وجوب کا حکم کرے تو
بھی عقل صواب اندیش کے نزدیک کچھ بعید نہین ہی جیسا کہ امام ابوزید علیہ الرحمہ
نے اپنے مولد مین لکھا ہی کہ علما نے ولادت شریف کے ذکر کیوقت کھڑے

ہونیکو مستحسن جانا ہے اور علمای حنبلیہ کہتے ہین کہ ولادت شریف کے ذکر کیوقت قیام کرنا واجب ہی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت شریفہ اسوقت تشریف لاتی ہی ابوزید کا کلام تمام ہوا۔ اسی کو تائید کرتا ہی وہ جو سابق مفتیان مکہ معظمہ کے فتاوی مین محمد بن یحیی مفتی حنابلہ کا فتوی مذکور ہوا انتہی۔ بندۂ عاصی کہتا ہی یہان علما کے اقوال جو لکھے گئے سو اللہ تعالی جسکو توفیق اور ہدایت دیا ہی اسکو کافی ہین فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِی پھر جب نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے شکم سے نَظَرْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا اَنَا بِهٖ سَاجِدٌ نظر کئی مین طرف آنکے پس یکایک مین ساتھ انکے ہون اور انہون سجدہ مین ہین یعنے مین نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھی تو آپ سجدہ مین تھے قَدْ رَفَعَ اِصْبَعَیْهِ کَالْمُتَضَرِّعِ الْمُبْتَهِلِ تحقیق کہ اٹھائے ہین دونون انگلیونکو اپنے گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی کرتا ہی۔ وہ دونون انگلیون سے مراد کلمے کے انگلیان ہین جیسا کہ طبرانی نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہونکے زمین پر آئے تو آپکے ہاتھ کے انگلیان موسنچے ہوی تھین جیسی عالمین کہ اشارہ کرنے تھے کلمے کی انگلی سے گویا کوئی شخص ان مین سے تسبیح پڑھتا ہی۔ حافظ

محمد بن سعد نے ابن عباس اور عطا بن ابی رباح وغیرہما ایک جماعت سے روایت کیا ہی کہ بی بی آمنہ کہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیٹ سے نکلے تو اونکے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق اور مغرب کے درمیان روشن ہوا اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر آئے جس حالین کہ ٹیکا کئے ہوے تھے اپنے دونون ہاتھون پر اسکے بعد ایک مونٹھی مٹی لئے پھر اسکو پکڑے اور اپنے سر مبارک کو آسمان طرف اُٹھائے۔ ابن سعد کے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے تو اپنے دونون دست مبارک پر زمین پر آئے جس حالین کہ اپنے سر مبارک کو آسمان کیطرف اٹھائے تھے۔ اور ایک روایت مین آیا ہی اپنے دونون گھٹنون اور گرگون پر زمین پر آئے جس حالین کہ اپنے آنکھ کھولے آسمان کیطرف دیکھتے تھے۔ اور ایک روایت مین آیا ہی اپنے گرگون پر زمین پر آئے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح مین عبد اللہ بن جعفر سے روایت کیا ہی وہ بی بی حلیمہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ کی مرضعہ تھے انہون نے کہے بی بی آمنہ فرمائے ہر اینہ تحقیق کہ میرے اس لڑکے کو شان عظیم ہی جبکہ میرے پیٹ مین تھے انکو جنی تو روشن ہوے اس سے گردنان اونٹون کے بصری مین زمین شام سے پھر جنی مین انکو سو دوسرے بچون کے مانند زمین پر نہین

آئے بلکہ زمین پر آئے جس حالمین کہ اپنے دونون ہاتھہ زمین پر رکھے تھے
اور سر کو آسمان کیطرف اٹھائے تھے۔ اور ابن سعد نے روایت کیا ہی
عمر بن عاصم الکلابی سے وہ ہمام بن یحیی سے وہ اسحق بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ فرماتے جبکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنی تو
میرے سے ایک نور نکلا جس سے شام کے حویلیان روشن ہوئین جنی مین انکو
پاک اپنے کچھہ پلیدی نتھی اور زمین پر آئے جس حالمین کہ حضرت بیٹھے تھے زمین
پر ساتھہ ہاتھہ اپنے۔ حافظ سخاوی نے کہا اس حدیث کی سند قوی ہی
اور بھی ابن سعد نے روایت کیا ہی کہ بی بی آمنہ کہے مین نے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جنی تو زمین پر آئے جس حالمین کہ بیٹھے تھے اپنے گزگون
پر اور اٹھائے اپنے سر کو آسمان کیطرف اور حضرت سے ایک نور نکلا جس سے
شام کے حویلیان اور اسکے بازاران روشن ہوئے یہانتک کے دیکھی مین نے
گردنون کو اونٹون کے بصری مین۔ علامہ شیخ حلبی نے کہا یہ سب روایتین
منافی نہین اسکو جو سابق بی بی آمنہ سے مذکور ہوا کہ مین نے حضرت صلی
(ابن اور بن ابی عمرو کی) اللہ علیہ وسلم کو دیکھی تو سجدہ مین تھے کیونکہ جایز ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدہ مین تھے جو سر مبارک اٹھاکے اسمان کو دیکھنے کے بعد ہو۔ سجدہ حاصی

کہتا ہی اسکو تائید کرتی ہی وہ حدیث جسکو ابن الجوزی نے کتاب الوفا مین ابی

الحسن بن البرا سے روایت کیا ہی کہ بی بی آمنہ کہے مین نے حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنی جس حالین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گزگون پر

بیٹھے تھے اسمان طرف دیکھتے تھے اسکے بعد ایک موٹھی مٹی زمین سے

لئے اور جھکلے سجدہ کرتے ہوے اور بھی علامہ حلبی نے کہا بعضی روایتومین

جو آیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلیان موینچے ہوے تھے اور بعضومین

آیا کہ اپنے پنجون پر زمین پر آئے یعنے انگلیان کھولے ہوے سو اسمین بھی

منافات نہین کیونکہ جایز ہی کہ اولا پنجون پر زمین پر آئے اسکے بعد سب انگلیان

موینچے اور کلمے کی انگلی کھولے رکھے اور گزگون پر زمین پر آئے کرکے جو روایت

ہی وہ منافی نہین اس روایت کو جسمین گزگون اور پنجون پر کرکے ہی کیونکہ ایک

چیز پر اقتصار کرنا منافی نہین دونون کے جمع کو علما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم جو سجدہ کئے سو اسمین اشارہ ہی کہ آپکا شروع امر بھی حضرۃ الٰہیہ

کے قرب پر ہی اور آسمان کیطرف جو نظر فرماتے سو اسمین اشارہ ہی آپکی

رفعت شان اور علو قدر اور آپ تمامی مخلوقات کے سردار ہونے پر اور

سر مبارک کو جو آسمان کے طرف اٹھائے سو اسمین اشارہ ہی کہ

آپکا قصد علو اور رفعت کیطرف ہی رہیگا اور اسکے غیر طرف نہ رہیگا۔ اور
موتھی مٹی جو اٹھائے سو اسمین اشارہ ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تمامی اہل زمین پر غالب ہونگے اور مٹی بھی از جملہ معجزات کے ایک معجزہ
رہیگی جیسا کہ ہجرت کیوقت اور بدر اور احد اور حنین کے جنگو نمین کافرون
پر مٹی پھینکے تو انکے آنکھون پر غشاوہ آگیا پھر ان کفار کو ہزیمت ہوئی۔ اور
بھی اشارہ ہی دنیا سے اعراض کرنے طرف گویا کہ آپ جب سر مبارک کو
اٹھائے تو لسان حال سے فرماتے تھے مین نے دنیا اور اسمین جو ہی اوسکے
طرف کچھ التفات نہین کرتا ہون کیونکہ وہ اس مٹی کے برابر ہی مروی ہی کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ولادت کیوقت موتھی مٹی اٹھائے سو کیفیت بنی
لہب کے ایک شخص کو پہنچی تو کہا یہ فال سچ ہی تو یہ لڑکا اہل زمین پر غالب ہوگا حافظ
عبد الرحمن بن رجب نے لطایف المعارف مین لکھا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے سو وقت نور جو نکلا سو اسمین آپ جو نور لاوینگے
یعنے احکام و معارف اسکے طرف اشارہ ہی جس سے روی زمین کے لوگ
ہدایت پاوینگے اور ظلمت شرک دور ہوگی اور شام کا شہر اس نور سے مخصوص
ہوا کیونکہ وہ اللہ تعالی کے پسند کئی ہوئی زمین سے ہی اور حرمین شریفین

[illegible]

کے بعد سب زمین میں وہی افضل ہی اور اول اقلیم ہی جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک ظاہر ہوا اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرا کی شب کو وہان تشریف لیگئے اور اسی شہر مین عیسیٰ علیہ السلام اترینگے اور وہی حشر ونشر کی زمین ہی۔ اور ارض شام مین بصری کو جو تخصیص کئے سو اسکی وجہ یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نفس کریم سے شام کے شہرون سے فقط بصری کو دو وقت تشریف لیگئے اس سے تجاوز نہین فرمائے سو گویا اسکیطرف یہہ اشارہ ہی اور بھی اول موضع ہی بلاد شام سے جسمین نور محمدی جو ولادت شریف کیوقت نکلا سو داخل ہوا اسی واسطے بلاد شام سے وہی ملک اول فتح ہوا۔ علامہ زرقانی نے کہا بعضون نے کہا ہی کہ بصری کی تخصیص جو ہوی سو اسمین اشارہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصایر کو منور کرینگے اور قلوب میتہ کو زندہ فرمادینگے اور شیخ الامام محمد نجم الدین الغیطی نے اپنے رسالہ مولد مین کہا ہی کہ بعضے اہل اشارات لکھے ہین کہ جب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوے تو فرمائے اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا یعنے مقرر مین بندہ ہون اللہ کا دیا مجکو کتاب اور کیا مجکو نبی عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے نفس سے عبودیت اور رسالت کی خبر دئے اور ہمارے نبی کریم محمد مصطفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین گئے اور آپ کے ہمراہ ایک نور نکلا جس سے مابین مشرق

و مغرب کے روشن ہوا اور ایک مٹھی مٹی سے لئے اور اپنے سر مبارک کو

اسمان کیطرف اُٹھائے سو عیسی علیہ السلام کی عبودیت مقال سے تھی اور

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فعلون سے تھی اور رسالت عیسی علیہ السلام

کی اخبار سے تھی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انوار سے انتہی ابن عائذ نے

روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی والدہ کی شکم سے نکلے تو

فرمائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً

وَّاَصِيْلًا اور واقدی نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

متولد ہوئے سو وقت اول یہہ سخن فرمائے جَلَالُ رَبِّيَ الرَّفِيْعِ اور شواہد النبوۃ

مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب متولد ہو کے زمین پر آئے تو

اپنا سر مبارک اٹھائے اور زبان فصیح سے فرمائے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ مین کہا کہ طریق جمع

ہی کہ ان سب کو فرمائے ہین قَدْ رَأَيْتُ سَحَابَةً بَيْضَاءَ بی بی آمنہ کہتے

ہین بیشک دیکھی مین نے ایک ابر کا ٹکڑا سفید قَدْ اَقْبَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ

تحقیق که آیا آسمان سے حَتّٰى غَشِيَتْهُ یہان تک کہ ڈھانپ لیا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فَغُيِّبَ عَنْ وَجْهِي پس غائب کیے گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میرے روبرو سے ۔ یعنی میرے نظر سے غائب ہوگئے وَسَمِعْتُ
مُنَادِيًا يُنَادِي اور سنی میں نے منادی کی تین ندا کرتا تھا طُوفُوا
بِمُحَمَّدٍ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَهَا پھراؤ تم محمد کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرق
ارض اور غرب میں اسکے یعنی مشرق اور مغرب میں اور پھرانے کے لیے زمین
کو مخصوص کیا اور آسمان کو ذکر نہیں کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بعثت اور ظہور رسالت کا محل زمین ہی اور آسمان پر سب فرشتے آپکو جانتے
تھے اور آپکا ظہور وہاں سابق سے ہی ہے جیسا کہ اوپر ہمنے نبی کی معنی جو لکھے
ہیں اسمیں تفصیل ذکر کیے وَاَدْخِلُوْهُ الْبِحَارَ اور داخل کرو انکو دریاؤں میں
یعنی ساتھ دریاؤں میں انکو لیجاؤ لِيَعْرِفُوْهُ بِاسْمِهٖ وَنَعْتِهٖ وَصُوْرَتِهٖ
تاکہ پہچانیں انکو ساتھ نام انکے اور نعت انکے اور صورت انکے علامہ زرقانی
نے کہا یعنی خود دریاؤں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم و نعت و صورت
کو پہچانیں اور یہہ محال نہیں کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز میں تمیز پیدا کر دیتا ہی یا اہل دریا پہچانیں
یا وے دونوں مراد ہیں وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ سُمِّيَ فِيْهَا الْمَاحِيَ اور معلوم
کریں کہ مقرر ہوا ہوں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نام رکھے گئے اسمیں یعنی دریاؤں میں

ماحی کر کے۔ ماحی کی معنی محو کرنیوالا اور زایل و پاک کرنیوالا۔ واو جو یعلمون کے آگے آیا ہی سو وہ عطف کا نہین بلکہ استینافیہ ہی اسی واسطے یعلمون مین نون باقی رہا ورگرنہ نون ساقط ہوجاتا ما لا یبقی شیء من الشرک الا محی فی زمنہ ۱ نہین باقی رہیگی کوئی چیز شرک سے مگر محو کیجاویگی زمانہ مین انکے یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ماحی ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ آپکے زمانہین کوئی چیز شرک کی باقی نہینگی مگر آپکے سبب سے محو اور زایل ہوجاویگی۔ علما کہتے ہین کہ کوئی چیز کفر کی باقی نرہنا سو یا حقیقۃ ہی اور اس سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور بلاد عرب سے کفر کو محو کرنا اور آپ کے لئے جو زمین جمع کی گئی اور وعدہ کیا گیا کہ اپکے امت کا ملک وہانتک پہونچیگا۔ یا مجوکفر علماہی یعنے آپکا دین غلبہ پاویگا۔ یا آپکی رسالت وشریعت کا زمانہ مراد لینا وہ قیامت تک ہی پھر آپکے سبب سے کفر و شرک مضمحل ہوتا رہیگا یہانتک کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترکے اپ کی امت مین رہینگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر حکم کرینگے تو اسوقت کوئی کافر باقی نرہیگا۔ معلوم کیجیے اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے شرک و کفر دور کیا اور تمامی لوگ بت پرستی اور کفر و شرک مین مبتلا تھے سو اللہ تعالی دین اسلام کو غلبہ کیا اور دنیا مین کو نور

ایمان سے بھر دیا اگرچہ کہ دوسرے انبیا بھی کفر و شرک کو زایل کرنے مبعوث
ہوے لیکن تمامی جن و انس کے طرف مبعوث نہین ہوے تھے فقط اپنی اپنی
قوم طرف مبعوث ہوے بخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے
کہ آپ نے تمامی انس و جن طرف مبعوث ہوے اور آپ کے سبب سے تمامی جہان
سے شرک و کفر دور ہوی اسی لئے مخصوص آپکا نام ماحی کرکے ہوا۔ اور بعضے
حدیثو مین آیا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے پر جو لوگ ایمان لائے او
آپکی تابعداری کئے انکی شفاعت کرکے انکے گناہان بخشاتے ہین اور محو و
زایل کرتے ہین اس سبب سے آپکا نام ماحی کرکے ہوا۔ علما کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک دریا مین ماحی کرکے جو ہوا سو اللہ تعالی جانتا
ہی کہ اسمین کیا کیا رموز اور اسرار ہین اسکی ایک وجہ یہہ ہی کہ اگر دریا نے اپنی
میل اور نجاست اور خباثت کو دنیا سے پاک کرتی ہی اور اسمین خلق کو
بڑی منفعت ہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نفوس اور ارواح کو کفر و شرک سے
پاک فرماتے اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کیوقت
جب لوگ شرک و کفر سے باز نہ آئے تو طوفان چلایا اور دریا کے پانی سے ان
لوگ کو غرق کیا بخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اہل ارض کا امان

اور رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا اور آپکی قدم شریف کی برکت سے اہل دنیا کو
غرق اور عذابِ ہلاک سے بچایا اور آپکا اسم مبارک دریا مین ماحی کر کے
رکھا گویا اسمین اشارہ ہی کہ اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے
کفر کو محو کیا اور قلوب کو پاک کیا پس اسوقت دریا کو اس امت محمدیہ پر کچھ تسلط
اور غلبہ نہین جو توحید اور ایمان کیواسطے اُنپر علو اور بلندی کرے ثُمَّ تَجَلَّتْ
عَنْهُ فِي أَسْرَعِ وَقْتٍ پسترہ ابر کھلگیا ان سے اسرع وقتین یعنے
جلد وہ ابر جاتا رہا فَإِذَا أَنَا بِهِ پس یکایک مین ساتھہ حضرت کے ہون
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُدْرَجٌ فِي ثَوْبِ صُوفٍ أَبْيَضَ لپیٹے ہوئے تھے
صوف کے کپڑے مین جو سفید تھا بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ کپڑا سفید زیادہ
تھا دودھ سے وَتَحْتَهُ حَرِيرَةٌ خَضْرَاءُ اور نیچے انکے حریر کا کپڑا تھا
سبز رنگ کا وَقَدْ قَبَضَ عَلَى ثَلَاثَةِ مَفَاتِيحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ
اور تحقیق کہ پکڑے تھے تین کنجیونکو جو موتی آبدار سے تھے وَإِذَا قَائِلٌ يَقُولُ
اور یکایک کہنے والا کہتا ہی قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَى مَفَاتِيحِ النُّصْرَةِ لئے محمد صلی اللہ
کنجیان نصرت کے یعنے تمامی دشمنانِ دین پر نصرت اور فتحمندی پائیگا جو
خزانہ تھا اسکے کنجیان آپکے حوالہ ہو گئے پھر اللہ تعالی ہر وقت آپکو نصرت

دیتا رہا یہان تک کہ تمامی سلاطین عاجز ہو گئے اور اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہوا اور
تمامی دنیا کو ایمان و اسلام سے بہر دئیے اور آپکا رعب خوف دشمنونکو اتنا ہو گیا
کہ ایک مہینے کے راستے سے دشمنان کانپتے تھے جیسا کہ بخاری و مسلم نے روایت
کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے عطا کیا گیا ہین پانچ چیزونکو
جو نہین عطا کیا گیا انکو کوئی ایک نبی سے نصرت دیا گیا ہین رعب سے ایک
مہینے کی مسافت تک اور مقرر ہوی ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور طہور
سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے
اور حلال ہے جو میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسی کو حلال نتھے اور عطا
کیا گیا ہین شفاعت اور ہر پیغمبر اپنے ہی قوم طرف مبعوث ہوتا تھا اور مین مبعوث
ہوا ہون تمامی لوگون طرف وَمَفَاتِيحُ الرِّيحِ اور کنجیان باد کے۔
معلوم کیجیے کہ باد کو اللہ تعالی سلیمان علیہ السلام کا مسخر کیا تھا وہ باد ایک
مہینے کی مسافت کو دوپہر مین طے کرتا تھا اور انکے تخت کو انہون جسطرف
چاہے ادہر لیجاتا تھا لیکن سلیمان علیہ السلام کو اسکے کنجیان تفویض نہ کیے تھے
بخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپکو اسکے کنجیان بھی عطا ہوئے
ابن حجر مکی کے رسالہ مولد مین مفاتیح الریح کے عوض مفتاح الذکر کے ہین یعنے

قابض ہوئے مفتاح ذکر پر اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی تسبیح اور تہلیل وغیرہ
اقسام کی عبادات سے وَمَفَاتِیحُ النُّبُوَّۃِ اور کنجیاں نبوت کے یعنی علوم کے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کیوقت تین چیزیں کے کنجیاں ہاتھ
مین تھے کرکے ہی لیکن اللہ تعالیٰ اسکے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو تمامی اجناس عالم کے خزاین کے کنجیاں عطا فرمایا۔ روایت کئے ہین امام احمد اور
ابن حبان اپنی صحیح مین اور ابو نعیم سے نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرماتے لائے نزدیک میرے کنجیاں دنیا کے یعنے خزاین دنیا کے
ابلق گھوڑے پر لایا اسکو میرے نزدیک جبرئیل اس گھوڑے پر پالان تھی سندس
کی۔ اور روایت کئے ہین امام احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی سے نے علی
کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے عطا کیا گیا مین اس
چیز کو جو نہین عطا کیا گیا کوئی ایک انبیا سے نصرت دیا گیا مین رعب سے
اور عطا کیا گیا مین کنجیاں زمین کے اور نام رکھا گیا مین احمد کرکے اور گردانے
گئی میرے لئے مٹی طہور اور گردانے گئی امت میری خیر امم۔ اور علامہ
حافظ قسطلانی سے نے مواہب اللدنیہ مین کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جملہ خصائص سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خزاین کے کنجیاں

عطا کیا بعضے علما کہتے ہین کہ خزاین سے اجناس عالم کے خزاین مراد ہین تا عالم
کو جسقدر انکے ذاتون کیواسطے مطلوب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے لئے
نکالے اور عالم مین ارزاق جو ظاہر ہوتے ہین انکو اسم الٰہی عطا نہین کرتا مگر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے کہ جنکے ہاتھہ مین اسکے کنجیان ہین جیسا کہ اللہ
تعالی مفاتیح الغیب سے مختص ہی انکو اللہ تعالی کے سوائے کوئی نہین جانتا ایسا ہی
تعالی نے سید کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے خزانون کے کنجیان کی عطا سے خصوصیت کا
منزلہ بخشا انتہی۔ اور حافظ ابن حجر الہیتمی نے جوہر المنظم مین کہا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنیوالیکو سزاوار ہی ان امور کو مستحضر کرنا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مکرم مین زندہ ہین اور زایرونکو اور انکے درجون
اور رتبون اور اعمال کے اختلاف کو جانتے ہین اور ہر ایک کو اسکے حال کے لیے
مناسب مدد کرتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے خلیفہ اعظم ہین اللہ تعالی
اپنے کرم کے خزاین اور نعمتون کے مائدے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون
کی اطاعتمین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے مین رکھا ہی جسکو چاہے
عطا کرے اور جسکو چاہے نہ دیوے انتہی۔ معلوم کرین کہ مذکور اقوال کو منافی
نہین قول اللہ تعالی کا جو فرمایا قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

کیونکہ خزاین رزق وغیرہ تمامی اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت مین ہین لیکن
اپنے کرم وعنایات سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا واسطہ
کیا اور حضرت کے ہاتھونکی اطاعت اور ارادہ مین اسکو رکھا اور اسکے
کنجیان آپکے قبضہ مین دیا پھر عالم کو بغیر واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کوئی نعمت نہین ملتی ہے اور قسطلانی جو کہا کہ اللہ تعالیٰ مفاتیح الغیب سے مختص ہی
اس سے مراد علم غیب کلی اور بالذات ہے اما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو علم
غیب تھا سو وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا
وہابیان جو انکار کرتے ہین سو فقط ان ملحدونکی ضلالت اور عناد ہے کیونکہ احادیث
متواترہ سے ثابت ہوچکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی خبر دیئے
اور قیامت تک جو ہونیوالے ہین ان سبکو بیان فرمائے اور حدیث صحیح
مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَ
الْاٰخِرِیْنَ یعنے جانا مین نے علم اولین اور آخرین کا۔ اور طبرانی روایت کیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قَدْ رُفِعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ
اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی
کَفِّیْ هٰذِهٖ یعنی تحقیق کہ اٹھائے گئی میرے لئے دنیا پس مین نظر کرتا ہون

طرف اسکے اور طرف چیز ایک کے جو وہ ہونیوالی ہے اسمین قیامت تک گویا کہ مین
نظر کرتا ہون میں اس بچے کے طرف ۔ اور مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ جنکے
اقوال کو دہا بیان اپنی سند مین لاتے ہین سو اپنی کتاب ہمعات مین کہتے ہین
کہ سنۃ اللہ بران جاری شدہ کہ چون نفس ناطقہ کسباً و جبلۃ بمرتبہ رسد او را
امور غائبہ منکشف شوند انتہی ۔ اور شاہ مذکور الطاف القدس مین کہتے ہین
چون رفتہ رفتہ سخن بحقایق غامضہ افتاد از ان حالت نیز رمزی باید گفت
چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ دہ کامل عارف از حجر بحت بالا تر
می رود و نفس کلیہ بجای جسد عارف میشود و ذات بحت بجای روح او ہمہ عالم را
تبعا بعلم حضوری در خود بیند و علم حضوری اصالۃ بذات بحت متعلق شود انتہی
ثُمَّ اَقْبَلَتْ سَحَابَةٌ اُخْرٰی پہر آیا ایک دوسرا ٹکرا ابر کا ۔ بعضی
روایتون مین آیا ہے کہ وہ ابر کا ٹکرا ابر تہا اور اسکو نور تہا یُسْمَعُ مِنْهَا صَهِيلُ
الْخَيْلِ سنا جاتا تہا اس سے آواز گہوڑونکی ہنہنات کا صہیل وزن
پر امیر کے وَخَفَقَانُ الْاَجْنِحَةِ اور پکہوٹون کی سنسنات کا خفقان
مصدر ہے خفق یخفق کا وزن پر ضرب یضرب کے اضطراب کی معنی سے حَتّٰی
غَشِيَتْهُ یہانتک کہ ڈہانپ لیا وہ ابر انکو یعنے وہ ابر کا ٹکرا آکے آنحضرت

یعنی اللہ کی سنت اس پر جاری ہوئی ہے کہ جب نفس ناطقہ کسب اور جبلت سے مرتبہ کو پہنچتا ہے تو اس پر امور غیب منکشف ہوتے ہین ۱۲ منہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھانپ لیا فَغُیِّبَ عَنْ عَیْنِی پس غایب کئے گئے
آنکھ سے میرے یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نظر سے غایب ہوگئے
فَسَمِعْتُ مُنَادِیًا یُنَادِی پس سنی مینے منادی کتین ندا کرتا تھا یعنے ایک
فرشتہ ندا کرتا تھا اور ندا یہہ تھی کہ طُوفُوا بِمُحَمَّدٍ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ
پھراؤ تم محمد کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرق اور غرب مین یعنے مشرق اور مغرب مین
روایت کیا ہی حافظ ابو نعیم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے وہ
اپنی والدہ شفا سے کہی جبکہ بی بی آمنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنے تو مین انکی
قابلہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاتھہ پر آئے پھر استہلال کئے پس سنی مینے
ایک کہنے والیکو کہتا ہی یَرْحَمُكَ رَبُّكَ بعضے روایتو مین یرحمك اللہ
شفا کہتے مین پھر روشن ہوا ما بین مشرق اور مغرب کے یہانتک کہ دیکھی مینے
بعضے حویلیون کو شام کے اسکے بعد مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ
پلا کے لٹائی پھر مین ورنگ نکی یہانتک کہ مجھکو تاریکی اور رعب لرزہ ڈھانپ
لیا پھر میرے سیدھے طرف سے ایک روشنی ہولی پس سنی مین ایک کہنے والیکو کہتا
تھا کدھر لیگیا تھا انکو دوسرا کہا طرف مغرب کے پھر منکشف ہوا یہہ حال پھیر سے
پھر عود کیا مجھکو رعب اور لرزہ بائین طرف سے پھر سنی مین نے کہنے والیکو کہتا

ع علامہ زرقانی نے بیان کیا ہے کہ ... [illegible] ... شفا ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... [illegible] ... استہلال ... [illegible]

ع ... [illegible] ... یہانتک ... [illegible] ... مغرب ... [illegible]

تھا کدہر لیگیا تھا انکو دوسرا کہا طرف مشرق کے شفا کہتے ہین یہہ حدیث
ہمیشہ میرے دل مین تھی یہانتک کہ اللہ تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث
کیا سو مین یقین اسلام سے ہوی وَعَلَى مَوَالِيدِ النَّبِيِّينَ اور انبیا پیدا
ہوے سو جگہون مین یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انبیا پیدا ہوے سو جگہون مین لیجاؤ
گویا اسمین اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پیدا ہوے سو مواقع
معظم اور مکرم ہین لیکن ان مواقع کو کمال شرف اور بزرگی حاصل نہوئی مگر اللہ
کے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک وہان پہونچنے سے وَأَعْطُوهُ
عَلَى كُلِّ رُوحَانِيٍّ اور ظاہر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر روحانی پر یعنے نہار
چیزون پر اعطوہ ہمزہ وصل سے ہی اور روحانی ضم سے را ازجملہ کے مِنَ
الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ جن اور انس اور پرندے اور درندے
سے مواہب اللدنیہ مین ملائکہ کا لفظ بھی زیادہ ہی اور سب چیزان جان ہین
روحانی کے وَأَعْطُوهُ صَفْوَةَ آدَمَ اور عطا کرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو صفا آدم کی یعنے آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی برگزیدہ کیا اور اختیار اور پسند
فرمایا سو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کرو معلوم کیجیے کہ اللہ تعالے
تمامی مخلوقات مین آدم علیہ السلام کو اور انکی ذریت کو برگزیدہ اور پسند کیا

اور آدم کا نام صفی اللہ رکھا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہین سے
پسند کیا اور آپکا نام مصطفی اور صفی اللہ اور مختار کرکے رکھا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو آدم اور تمامی سولون اور فرشتون پر تفضیل دیا اور آدم علیہ السلام کو
فرمایا اگر محمد نہوتے تو مین تجھے پیدا کرتا اور نہ آسمان کو اور نہ زمین کو و بر قتہ
نوح اور رقت نوح کی یعنے جیسا نوح علیہ السلام کو رقت عطا ہوی تھی ایسطرح
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رقت کی صفت عطا کرو۔ نوح پہلے رسول ہین جو بعثت
لیکے مبعوث ہوے اور شرک سے منع کئے سو پہلے نذیر ہین اللہ تعالی آپ پر دس
صحیفے نازل کئی اور بھی پہلے نبی ہین جنکی دعوت رد کرنے سے انکی امت ہلاک
ہوی انکی دعا سے زمین پر کے سب لوگ ہلاک ہوے آدم علیہ السلام جیسے ابو البشر تھے
انہون بھی ابو البشر ثانی ہین سب انبیا سے انہونکی عمر دراز ہوی ہزار برس جیسے
انکی قوت نہین گھٹی جب عمر چالیس برس کی ہوی قوم کیطرف مبعوث ہوے طوفان
کے بعد ساٹھ برس جیئے انکے باپ کا نام لمک ہی لام کی فتح اور میم کی سکون سے
اسکے بعد کاف ہی آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان دس پیڑی ہین رقت
کی معنی نرم دلی ہی نوح علیہ السلام کے مزاج مین بہت رقت تھی انکی کثرت
گریہ کے سبب سے انکا نام نوح ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج شریف

مین اللہ تعالی نہایت شفقت اور رقت دیا تھا اکثر قرآن پڑہتے وقت روتے
تھے اور سینۂ مبارک سے جوش کا آواز آتا تھا اور آپ جو روتے تھے سو اللہ
تعالی کی صفات جلالیہ کے تجلیات اور اپنی امت پر شفقت کر کے تھا وَخُلَّةُ
اِبْرٰهِیْمَ اور خلت ابراہیم کی یعنے ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی مرتبہ خلت کا
عطا کیا تھا سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مرتبہ خلت کا عطا کرو خلت
خا کی ضم سے اسکی معنی یارانہ اور محبت جو دل مین تہیہ جاتی ہی یعنے خالص
دوستی کہ جسمین کدورت نہو اللہ سبحانہ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلت کا مرتبہ
عطا کر کے اپنا خلیل کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خلت اور محبت
دونو نکا مرتبہ عطا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خلیل اور حبیب کیا۔
صحیح حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے اگر میرے رب کے
سوا کسی کو اپنا خلیل کرتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل کرتا اور بھی فرمائے سنو تحقیق
مین حبیب اللہ ہون فخر سے نہین کہتا ہون اور خلت کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ
کو اور ابراہیم علیہ السلام کو جو ہی اسمین بھی فرق ہی مسلم نے شفاعت کی حدیث
طویل جو روایت کئے ہین اسمین آیا ہی لوگ ابراہیم علیہ السلام سے شفاعت
چاہینگے تو ابراہیم علیہ السلام کہینگے مین اللہ کا جو خلیل تھا ورا ورا سے تھا یعنے

حجاب کے آسرے تھا تم دوسرے کے پاس جاؤ الحدیث بعد لوگ جب نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آوینگے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماینگے میں
شفاعت کرتا ہوں سو اس سے یہہ نکلا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلت میں
حجاب نفع تھا اگر ابراہیم کے مانند ورا ورا سے خلیل ہوتے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بھی شفاعت کرنے سے عذر کرتے ابراہیم علیہ السلام کے باپکا نام
تارح ہی تا مثنات فوقیہ سے اور را مہملہ کی فتح سے اخیر میں حا مہملہ بھی
تارح کا لقب آذر ہی بعضوں نے کہا آذر باپ نہیں بلکہ ابراہیم علیہ السلام
کا چچا ہی واقدی نے کہا آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد دو ہزار برس کے
ابراہیم پیدا ہوئے بعضے کہتے ہیں نوح کے طوفان کے بعد ایکہزار دو سو تریسٹھ
برس کو ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے آدم کی خلقت میں اور انکی ولادت
میں تین ہزار تین سو تینتیس برس ہیں ابراہیم علیہ السلام کی عمر دو سو برس کی
ہوئی بعضے کہتے ہیں ایک سو پچھتر برس کی بعضے کہتے ہیں دو سو پچانوے برس کی
وَلِسَانَ اِسْمٰعِیْلَ اور زبان اسمعیل کی یعنے لغت اسمعیل علیہ السلام کی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرو انہوں نے بڑے فرزند ابراہیم علیہ السلام کے
ہیں بی بی ہاجرہ کے شکم سے پیدا ہوئے انکی عمر ایک سو سینتیس برس کی ہوئی تھی

انہون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد مین ہین اور اول شخص ہین جو عربیہ بینہ سے تکلم کیئے معلوم کیجیے کہ اسمعیل علیہ السلام کو فقط عربی زبان عطا ہوی تھی بخلاف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپکو تمامی زبان اور لغات عطا ہوے اور آپ فارسی سخن بھی فرماتے ہین اور ہر شخص کو اسکی لغت سے تکلم فرماتے تھے اور سخن آپکا نہایت شیرین اور فصیح تھا اسقدر دلونمین تاثیر کرتا کہ گویا روح کو کھینچا ایکبار عمر رضی اللہ عنہ پوچھے یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان سے جاکے کہین رہے نہین پھر کیا واسطے ہمسے آپکی فصاحت بڑکر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اسمعیل علیہ السلام کی لغت چند برس ہوگئی تھی سو مجھے جبرئیل یاد دلاتے وَبُشْرٰی یَعْقُوْبَ اور بشارت یعقوب کی انہون اسحق علیہ السلام کے فرزند ہین انکا لقب اسرائیل ہی انکی عمر ایک سو سینتالیس برس کی ہوی یعقوب علیہ السلام کی بشارت سے مراد یہ ہی کہ انکے فرزند یوسف علیہ السلام زندہ ہین کر انکو بشارت ہوی یا مراد یہ ہی کہ انکے باپ سے نبوت کی دعا انکو پہنچی بخلاف انکے بھائی عیصو کے کہ انکو نہین پہنچی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ تعالی نزدیک سے اتنے بشارات پہونچے جسکا شمار نہین وَجَمَالُ یُوْسُفَ اور جمال یوسف کا انہون فرزند ہین یعقوب علیہ السلام کے معلوم کیجیے کہ یوسف علیہ السلام

کو شطر حسن عطا ہوا تھا یعنے آدھا حسن بخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے کہ آنکو تمام حسن اور جمال عطا ہوا تھا علما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر جو ایمان لانا ہی سو اس بات پر بھی ایمان لانا ہی کہ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی ذات شریف کو ایسا خوب اور پاکیزہ بنایا تھا کہ ویسا کوئی نہوا
اور نہو گا اور حسن و جمال ایسا عطا فرمایا کہ ویسا نہ کسی کو عطا کیا اور نہ کریگا جو دیکھے
تو یقین کرے کہ لاریب یہہ رسول اللہ ہین صلی اللہ وسلم علیہ و علی آلہ قدر حسنہ
و جمالہ حافظ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین کہا قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام حسن ہمکو ظاہر نہوا اگر تمام حسن ظاہر ہوتا تو نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو دیکھنے ہمارے آنکھان طاقت نرکھتے وَصَوْتَ دَاوُدَ اور آواز
داؤد کا انکا آواز بہت خوش تھا سو اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
آواز بھی نہایت خوش اور شیرین کیا تھا کوئی شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے زیادہ خوش آواز اور شیرین کلام تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ اللہ تعالی کسی پیغمبر کو نہین بھیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز اور تھے نبی ہمارے
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوبصورت زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب انبیا سے وَ
صَبْرَ اَیُّوْبَ اور صبر ایوب کا آپ تھے بنی اسرائیل کے انبیا مین تھے انکے باپ کا

نام ابیض تھا ابن جریر نے کہا انکے باپ کا نام موص بن عیص بن اسحق ہی انہون موسیٰ علیہ السلام کے آگے ہوے ہین اللہ تعالیٰ انکی تعریف مین فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰاہُ صَابِرًا یعنے مقرر ہمنے پائی انکو صابر اللہ تعالیٰ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی صفت بوجہ اتم واکمل دیا تھا سو کفار کے ظلم وجفا پر صبر فرماتے اور بدی کے بدلے نیکی کرتے اور منافقان اقسام کی ایذا دیتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو معاف کرتے اور درگذر کرتے تھے چنانچہ احد کے جنگ مین کفار بہت اذیت پہنچائے اور دندان مبارک شہید کئے اور زخم لگائے اور ایک جماعت اصحاب کی شہید ہوئی اور آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوے تو بھی آپ صبر اور عفو فرمائے اور فقط صبر وعفو پر اکتفا نہ کئے بلکہ کفار پر شفقت ورحم فرمائے اور انکے واسطے شفاعت کئے اور فرمائے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے یا اللہ ہدایت دے قوم کو میرے کیونکہ وے نہین جانتے ہین اور ایک روایت مین آیا ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ یعنے یا اللہ مغفرت کر انکو جب صحابہ کو شاق آیا تو کہے کاش آپ انپر بددعا کرتے تو وے ہلاک ہوجاتے اس کے جواب مین فرمائے مین لعّان یعنے لعن کرنیوالا نہین پیدا ہوا ہون وَنَحْنُ یَحْیٰی اور رہ ہیں بخشے

کا آنہون فرزند ہین ذکریا علیہ السلام کے اور اول شخص ہین جو عیسی علیہ السلام کی
کی تصدیق کئے انہون عیسی سے چھے مہینون کے بڑے تھے اور عیسی علیہ السلام
آسمان پر جانے کے آگے یحیی علیہ السلام کا قتل ہوا انہون بی بی مریم کے
خالہ کے فرزند تھے عیسی علیہ السلام یحیی کے خلیرے بھانجے ہوسے بعضے کہتے
ہین بی بی مریم کی بہن ایشاع کے فرزند ہین اور عیسی علیہ السلام کے خلیرے
بھائی آنہون اپنی طفولیت مین تورات سیکھے اور دو سال یا تین سال کے
تھے کہ انکے ساتھ کے لڑکے کہے تم کیون نہین کہیلتے تو کہے ہم کھیلنے پیدا
نہین ہوسے ہین انہون دنیا کو ترک کئے تھے اور آخرت کو اختیار کئے
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دنیا سے جو زہد کئے تھے سو وہ مشہور ہی
باوجودیکہ اللہ تعالی آپکو کہا کہ مکہ کے تمامی پہاڑان اور پتھرونکو سونے کرتا
ہون تو آپ قبول نفرمائے اور عبودیت کو اختیار کئے اور اللہ تعالی آپکے
تفویض تمامی خزاین اجناس کے کنجیان عطا کیا تو بھی آپ کبھی سیر نکھائے
بلکہ اکثر بھوکے رہجاتے تھے شیخ شہاب الدین الخفاجی نے شرح شفا
مین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھوکے رہتے تھے سو قصد سے
تھا لیکن ایسا ظاہر کرتے تھے کہ احتیاج سے ہے تا کہ فقرا کا دل شکستہ

نہو اور کہا اسباب پر اعتقاد رکھنا واجب ہی کیونکہ آپ کیوقت بلاد حجاز
اور یمن اور جزایر عرب اور شام و عراق کے کتنے ملک فتح ہوے اور خمس اور
جزیئے وغیرہ کا مال بحساب آتا تھا تو اپنے ذات کیواسطے ایک درم نرکھے
اور سب کو تقسیم کردیتے تھے۔ قاضی عیاض نے شفا مین کہا کہ اندلس کے
فقہا ایک شخص کو قتل کرکے سولی دینے کا فتوی دئے تھے جس نے اثنائے
مناظرہ مین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زہد قصد سے نتھا اگر طیبات
پر قادر ہوتے تو اسکو کھاتے ذکر عیسیٰ اور کرم عیسیٰ کا انہون فرزند
بی بی مریم بنت عمران کے ہین عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی بغیر باپ کے پیدا کیا
انکے حمل کی مدت ایک ساعت تھی بعضے کہتے ہین تین ساعت بعضے
کہتے ہین چھے مہینے بعضے کہتے ہین آٹھ مہینے بعضے کہتے ہین نو مہینے بنی اسرائیل
نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنیکا ارادہ کئے سو عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی آسمان
پر بلوالیا۔ آنہون قیامت کے آگے آسمان پر سے اُترینگے اور دجال کو مارینگے
اور صلیب توڑینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین ہینگے عیسے
علیہ السلام بہت کرم والے تھے اللہ تعالی انکی تعریف مین فرمایا کہ انہون
وجیہ ہین دنیا اور آخرت مین یعنے مرتبے والے ہین معلوم کیجیے کہ کرم اسکو کہتے ہین

کہ بڑی قدر اور نفع کی چیز کو طیب نفس سے خرچ کرنا ہے صفت بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بوجہ اکمل تھی کہ اسطور کا کرم کسی کو نتھا سخاوت اور
بخشش سے آپکے ابر نیسان شرمندہ تھا اور دریای کرم ہاتھو نمین موج مارتی
تھی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس کوئی شخص کسی چیز سے سوال کیا تو نہین کرکے کبھی نفرمائے اور انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگین تو
دیدا لتے تھے ایکبار ایک شخص آیا سو اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریان
کا منہ جو دو پہاڑ کے درمیان بہر کے تھا دئے اس نے اپنی قوم مین جا کر
کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا دیا کرتے ہین کہ جسکو اندیشہ
فقیر یکا نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو مسلمونکو حنین کے جنگ مین جو انعام
دئے سو اسکا حساب کئے تو پانچ کرور درہم ہو اس کے سوا بہت احادیث
مین معلوم کیجئے کہ حافظ خطیب بغدادی نے جو حدیث کہ اپنی سند سے روایت کیا
ہی اسمین اسطور سے لکھا ہی کہ عطا کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق آدم
کا اور معرفت شیث کی اور شجاعت نوح کی اور خلت ابراہیم کی اور زبان
اسمعیل کی اور رضامندی اسحق کی اور فصاحت صالح کی اور حکمت لوط کی اور

بشارت یعقوب کی اور شدت موسی کی اور صبر ایوب کا اور طاعت یونس
کی اور جہاد یوشع کا اور آواز داؤد کا اور حب دانیال کا اور وقار الیاس کا
اور عصمت یحیی کی اور زہد عیسی کا وَاغْمُرْهُ فِی اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ اور ڈبا دو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاق مین تمامی انبیا کے یعنے ہر ہر نبی مین جو اخلاق حمیدہ
اور اوصاف پسندیدہ تھے سو ان تمام اخلاق اور اوصاف کو ذات مین نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجتمع کرو۔ معلوم کیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اخلاق پسندیدہ ایسے تھے کہ جنکو اللہ تعالی نے عظیم ہی کر کے کہا اور قرآن شریف
مین فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بیشک تو بڑے اخلاق پر ہی جب اللہ
سبحانہ نے عظیم ہی کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کو وصف کیا
تو وسے کیسے اخلاق رہینگے بشر کو کیا طاقت کہ اسکی تفصیل کر سکے۔ بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن
تھا یعنے قرآن مین جو اوصاف بہتر ہین وہ تمام اس ذات مقدس مین
موجود تھے امام ربانی شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ لکھے ہین کہ
بی بی کے قول مین ایک رمز پوشیدہ اور مخفی اشارہ ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
متصف تھے باخلاق ربانی سو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا جناب الہی کی حشمت سے

نظر کرتے کہہ سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق تھے لیکن
لطافت کے ساتھ اس طرف اشارہ کر کے فرمائے کہ خلق انکا قرآن تھا
ثُمَّ تَجَلَّتْ عَنْهُ پھر کھل گیا وہ ابر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے وہ
ابر جاتا رہا فَاِذَا اَنَا بِهٖ پس یکایک میں تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوں
قَدْ قَبَضَ عَلٰی حَرِیْرَةٍ خَضْرَاءَ مَطْوِیَّةٍ تحقیق کہ پکڑے ہیں سبز حریر
کا کپڑا لپیٹا ہوا بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ اس حریر سے پانی ٹپکتا تھا وَاِذَا
بِقَائِلٍ یَقُوْلُ اور یکایک کہنے والا کہتا ہی بَخٍ بَخٍ واہ واہ وے کلمہ ہی
کہ کسی چیز کی خوشی پر اور بڑے کام کیوقت کہتے ہیں اسکے اعراب میں کئے وجہ
جایز ہیں پہلے کو تنوین اور دوسرے کو سکون سے پڑہنا اور دونوں کو سکون سے
پڑہنا اور دونوں کو تنوین سے اور دونوں کو تشدید سے اور افراد اور تکرار دونوں
سے مستعمل ہی قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَی الدُّنْيَا كُلِّهَا قابض ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تمامی دنیا پر علامہ زرقانی نے کہا کہ حریر کے کپڑے کو اپنے دست مبارک
سے پکڑے تھے سو اسی کے طرف اشارہ تھا لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِنْ اَهْلِهَا
اِلَّا دَخَلَ فِیْ قَبْضَتِهٖ نہیں باقی رہا کوئی مخلوق اہل دنیا سے مگر داخل
ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبضہ میں معلوم کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے خلیفۂ اعظم ہین اور تمامی اجناس عالم کے خزاین کے
کنجیان آنحضرتؐ کو تفویض ہوے کوئی مخلوق کو آپکے بغیر واسطہ نعمت نہین ملتی ہی تو سب اہل
دنیا اگرچہ کفار بھی آپکے قبضہ اختیار مین ہوے اور بھی اللہ تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو تمامی انس طرف مبعوث کیا پھر جو شخص کہ ایمان لایا تو وہ امن پایا اور جو کوئی
خلاف کیا تو وہ یا جزیہ دینا قبول کرکے طوق اطاعت کی اپنے گردن مین ڈالا
یا قتل ہوا پس اس صورت مین سب اہل دنیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبضے مین
داخل ہوگئے وَاِذَا اَنَا بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ بی بی آمنہ فرماتے ہین اور یکایک مین
تین شخص کے ساتھ ہون بعضے روایتو مین آیا ہی کہ مین گمان کئی کہ آفتاب
ان تینون شخص کے منہ کے درمیان سے نکلتا ہی یعنے ان کا منہہ آفتاب کے مانند
چمکتا تھا فِی یَدِ اَحَدِهِمْ اِبْرِیْقٌ مِنْ فِضَّةٍ ہاتھہ مین ایک کے ان تینون
سے آفتابہ ہی روپے کا بعضے روایتو مین یہہ بھی زیادہ ہی کہ اس آفتابہ مین
مشک کے مانند بو تھی وَفِی یَدِ الثَّانِی طَسْتٌ مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ
اور ہاتھہ مین دوسرے کے طشت ہی سبز زمرد کا طست فتح سے طا کے اور
سکون سے سین مہملہ کے حافظ ابو ذکریا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ اس طشت کو چار طرف تھے ہر طرف ایک سفید موتی تھا

یکایک کہنے والا کہتا تھا یہہ دنیا ہی اسکا شرق اور غرب اور بر و بحر پس پکڑو

ای حبیب اللہ اس سے کونسا طرف چاہتے ہین بی بی آمنہ کہتی ہین پس مین پھر

تاکہ دیکھون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طشت کا کونسا طرف پکڑتے ہین پس

یکایک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طشت کو پکڑے پس سنی مینے کہنے والیکو کہتا ہی

قابض ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ پر قسم ہی رب کعبہ کی تحقیق کہ اللہ تعالی کعبہ کو

انکا قبلہ بنایا اور مسکن مبارک کیا وَفِي يَدِ الثَّالِثِ حَرِيرَةٌ بَيْضَاءُ

اور ہاتھہ مین تیسرے کے حریر کا کپڑا ہی سفید فَنَشَرَهَا پس کھولا حریر کے کپڑے کو

فَاَخْرَجَ مِنْهَا خَاتَمًا تَحَارُ اَبْصَارُ النَّاظِرِيْنَ دُوْنَهُ نکالا اس

سے ایک مہر جو خیرہ ہوتے تھے آنکھین دیکھنے والون کے پرے اسکے یعنی مہر

ایسی درخشندگی اور چمکاتی تھی کہ دیکھنے والون نے اسکو تو نہ دیکھہ سکتے تھے بلکہ

اسکے قریب جو موضع ہی وہان بھی انکے آنکھہ خیرہ ہوتے تھے فَغَسَلَهُ مِنْ

ذٰلِكَ الْاِبْرِيْقِ سَبْعَ مَرَّاتٍ پس دہویا فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو اس آبتابہ سے سات بار فَخَتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِالْخَاتَمِ پس مہر کیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونون شانون کے درمیان اس مہر سے معلوم کیجیے

کہ یہہ مہر کا نشان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونون شانونکے درمیان تہنے کے

طور گوشت پارہ سرخ رنگ برنگے آیا تھا اسکے گرد خال تھے اور اسپر بال تھے
اسکو خاتم النبوۃ یعنے نبوت کا مہر کہتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالی سابق کے پیغمبرون
کے کتابو نمین ایک نبی کا آنا لازم ہی اور اسپر ایمان لانیواسطے تاکید فرمایا تھا
سو اسکی یہہ نشان ہی کرکے بتادیا تھا تا نبوت پر دلیل ہووے اور اسپر طعن کو
جاے نرہے اور کوئی جھوٹا مدعی اپنے کو نبی آخر الزمان ہی کرکے نہ ٹھہرالیوے
کسی نبی کے پیٹھہ پر یہہ نشان تھا سواے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسپر
لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رسول اللّٰه اور ایک روایت مین ہی کہ اسکے اندر
لکھا ہوا تھا اَللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور اسکے
اوپر لکھا ہوا تھا تَوَجَّهْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّكَ الْمَنْصُوْرُ یعنے جا جسطرف جاتا
ہی سو تو منصور ہی وَلَفَّنِيْ فِي الْحَرِيْرَةِ اور لپیٹا وہ فرشتہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اس حریر مین ثُمَّ حَمَلَهٗ پہر اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
فَاَدْخَلَهٗ بَيْنَ اَجْنِحَتِهٖ سَاعَةً پہر داخل کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے پکھو نمین ایک ساعت علامہ زرقانی نے کہا ظاہر ایسا ہی کہ ساعت
سے مراد تہوڑا وقت ہی نہ ساعت فلکیہ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلَيَّ پہر رد کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف میری یعنے میرے حوالے کیا۔ حافظ ابوبکر کی روایت

مین یہہ بھی زیادہ ہی کہ وہ رضوان خازن جنت تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے کانمین باتین کیا مین انکو نہ سمجھی اور کہا خوش ہو جیو ای محمد پس نہین باقی رہا
واسطے کسی نبی کے علم مگر عطا کئے گئے آپ یعنے سابق کے تمامی انبیا کو جو علوم
حاصل ہوے تھے وسے سب آپکو عطا ہوے مین پس آپ اکثر انبیا کے مین از روے
علم کے اور شجیع زیادہ انکے ہین از روی قلب کے آپکے ساتھ کنجیان ہین نصرت کے
اور آپکو مرحمت کئے ہین خوف و رعب سو نہین سنتا ہی کوئی ایک آپکے ذکر کو مگر
دھڑکتا ہی دل اسکا اور خوف کرتا ہی قلب اسکا اگرچہ آپکو نہ دیکھے یا خلیفۃ اللہ۔
بندۂ عاصی کہتا ہی بیان ہوے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جسکو ابو نعیم
روایت کئے سو تمام ہوئی اور چند احادیث اور ابحاث جو اس بیان سے تعلق
رکھتے ہین سو ہم ذکر کرتے ہین روایت کئے ہین بیہقی اور طبری اور ابن عبد البر
نے عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ سے انہون اپنی والدہ ام عثمان فاطمہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کرتے ہین کہی جبکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت
کو حاضر ہوی تو گھر کو دیکھی حضرت پیدا ہوے سو وقت نور سے بھر گیا اور ستارون
کو دیکھی کہ قریب ہوتے تھے یہان تک کہ مین گمان کئی کہ میرے پر گر پڑینگے
روایت کیا ہی ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے کہا میرے باپ سے سنا کہتے تھے جبکہ

قریب ہوا بی بی آمنہ کو وقت ولادت کا تو اللہ تعالی ملایکہ کو کہا کہ تمامی دروازوں
آسمان اور بہشت کے کھولو اور تمامی ملایکہ کو حکم کیا کہ حاضر ہو یعنے بی بی آمنہ کے
نزدیک پھر فرشتے اترے جس حالمین کہ بشارت دیتے تھے بعضے فرشتے بعضونکو
اور دراز ہوے پہاڑان دنیا کے اور بلند ہوے دریایان اور باکدیگر بشارت دیتے
تھے اہل دریا پھر باقی نرہا کوئی فرشتہ مگر حاضر ہوا اور شیطانکو پکڑ کے ستر زنجیر
مین مقید کئے اور دریای سبز کے وسط مین ڈالے اور مقید کئے گئے شیاطین
اور ماردان اور اس روز آفتاب کو نور عظیم کا لباس پہنائے تھے اور بی بی آمنہ
کے سرہانے ستر ہزار حوران ہوا مین کھڑی تھین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت
کی انتظاری کرتے ہوے اور اللہ تعالی حکم کیا کہ اس سال دنیا کے تمامی حاملہ عورتیں
نر کے جنین واسطے کرامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی جہاڑ باقی نرہے
مگر بار دار ہوے اور کوئی خوف باقی نرہے مگر امن ہوے پھر جب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو تمامی دنیا نور سے بھر گئی تھی پس فرشتے باکدیگر بشارت
دیتے تھے اور ہر آسمان مین ایک ستون زمرد سے اور ایک ستون یاقوت
سے کھڑے کئے جس سے تمامی آسمانان روشن ہوے تھے اور وے ستون مشہور
مین آسمان مین اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسراکی شب کو دیکھے تو کہا گیا

کہ آپکی ولادت کی بشارت کے لئے ان ستون کو کھڑے کئے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی شب کو اللہ تعالی نہر کوثر پر ستر ہزار جہاز مشک اذفر کے اگایا اور اسکے پھلان اہل جنت کا بخور گردانے گئے اور تمامی اہل سموات اللہ تعالی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سلامتی کے لئے دعا کرتے تھے اور تمامی بتیان اوندھے پڑ گئے اور لات اور عزی دے دونون نکل گئے اپنے مکان سے اور کہتے تھے وای ہے قریش کو آیا ہے انکو امین آیا ہے انکو صدیق اور قریش نہین جانتے ہین کہ انکو کیا پہنچا اور چند روز کعبے کے اندر سے آواز سنتے تھے کہتا تھا کہ اب میرا نور آیا اور اب میری زیارت کرنیوالے گناہ نکرینگے اور اب مین پاک ہونگا جاہلیت کے نجاست سے ای عزی ہلاک ہوئی تو اور تین رات دن تک کعبے کا درز سکون نپایا اور یہہ اول علامت ہے جو دیکھے قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے روایت کیا ہے ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوئے تو مین نے بی بی آمنہ کو کہا تمہارے جننے کیوقت کیا چیز دیکھے تو کہے مین دیکھی نزدیک میرے ایک جماعت سنگھوا پرندونکی تحقیق کہ وہ سجدہ کئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اپنے پکھوتے کھولے اور دیکھی ہین تابعہ شعیرہ اسدیہ کو جاتی تھی اور کہتی تھی

کہ تمہارے اس لڑکے کے سبب سے بتان اور کاہنونکو کیا پہنچا یعنے تر علی ہلاکی
پہنچی اور ہلاک ہوی سعیرہ اور وہان ہی تونکو روایت کیا ہی ابن ابی حاتم
نے اپنی تفسیر مین عکرمہ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوے تو روشن
ہو گئی زمین نور سے اور ابلیس کہا مقرر آجکی رات ایک لڑکا پیدا ہوا ہی جو فاسد
کریگا ہمارے ہر کامونکو ہمارے پھر اسکا لشکر یعنے شیاطین کہے تو اس لڑکے
کے نزدیک جاویگا تو اسکو فاسد کردیگا پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب
ابلیس ہوا تو اللہ تعالی جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا پھر جبرئیل ابلیس کو ایک ٹھوکر مارے
سو عدن مین پڑا روایت کیا ہی امام سہیلی نے روض الانف مین مجاہد سے کہ
ابلیس چار وقت فریاد و فغان کیا پہلا اسکو لعنت ہوئی سو وقت دوسرا اسکو
جنت سے چلائے سو وقت تیسرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوے سو وقت چوتھا
سورۂ فاتحہ نازل ہوا سو وقت احادیث مین آیا ہی کہ قریش مین جب
لڑکا پیدا ہوا تو انکی عادت تھی کہ اسکو دیگ کے نیچے رکھتے تھے پھر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوے تو آپکو بھی اسیطرح رکھے جب صبح ہوی تو دیکھے کہ
وہ دیگ شق ہوکر دو ٹکڑے ہو گیا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکھ کھولے
آسمان طرف دیکھ رہے ہین شیخ نجم الدین غیطی نے اپنے رسالۂ مولد مین لکھا ہی کہ

بعضے اہل اشارات کہتے ہین کہ وہ دیگ شق ہوگیا سو اسمین اشارہ ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کے ظہور اور شہرت طرف اور آپ ظلمت جہل کو چیر دینگے
اور اسکو زایل فرمادینگے مروی ہی کہ جب عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھنے آئے تو بی بی آمنہ جو جو عجائبات دیکھے تھے بیان کئے تو عبد المطلب
فرمائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرو کیونکہ مین امید رکھتا ہون
کہ یہہ لڑکا نیکی کو پہنچیگا اور عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکے کعبے کے
اندر داخل ہوے اور وہان کھڑے رہکے اپنے کو جو نعمت عظمی ملی اسپر اللہ کا حمد
و شکر کئے اور چند اشعار پڑہے از انجملہ ایک یہہ ہی شعر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِی اَعْطَانِی ؕ هٰذَا الْغُلَامَ طَیِّبَ الْاَرْدَانِ اور عبد المطلب
سے منقول ہی کہ کہتے ہین نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی شب کعبے کے پاس
تھا جب آدہی رات ہوی دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم طرف جہکلے سجدہ مین گیا
ہی اور اس سے آواز آیا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَبِّ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی
اب مجھے پروردگار بتونکی اور مشرکونکی نجاست سے پاک کیا اور غیب سے
آواز آیا کہ کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اسکو قبلہ بنایا اور اسکو مسکن مبارک
کیا اور کعبے کے گرد جو بتان تھے سو توٹ گئے اور ہبل کہ جو بڑا بت تھا

اوندھا گر گیا اور ایک آواز آیا کہ محمد کو آمنہ جنی اور اسپر بر رحمت اترا اور
از جملۂ عجائب ولادت سکے یہہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے سو شب کو
کسری کے حویلیونکو زلزلہ ہوا اور اسمین شق پڑ گیا اور اسکے چودھ کنگرے
گر گئے اور ساویکا تالاب جو بہت بڑا تھا خشک ہو گیا کیونکہ وہان کے لوگ بہت
طغیانی کرتے تھے اور سماویکی ندی ہزار سال سے سوکھی تھی سو جاری ہوی
اور فارس کا آتشکدہ جسکی آگ ہزار سال سے سلگی تھی سو بجھہ گئی اور تمامی روے
زمین کے بتان اوندھے گر گئے معلوم کیجئے کہ کسری کی حویلی کے چودھ کنگرے
جو گر گئے اسمین ایسا اسکا اشارہ تھا کہ اسکی اولاد مین چودھ آدمی بادشاہ ہونگے
اسکے بعد انکی سلطنت جاتی رہیگی اور مسلمانونکے ہاتھہ مین آویگی جیسا کہ سطیح
کاہن نے اسکی خبر دیا حافظ سخاوی اپنے رسالۂ مولد مین ابن الجزری سے
نقل کیا ہی کہ کسری کی حویلی مین جو شق پڑ گیا سو وہ اب تک باقی ہی روایت
کئے ہین خرایطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہ قریش کی ایک جماعت
ایک بت پاس آیا کرتی تھی انمین ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور
عبید اللہ بن جحش اور عثمان بن الحویرث بھی تھے ایکروز اگر دیکھے تو بت
اوندھا پڑا ہی سب ملکر اسکو اسکے مقام پر پھیر رکھے پھر تھوڑا وقت نہین گذرا

کہ بہت بدطوری کے ساتھ بھی وہ گر پڑا پھر کھڑے کرے تیسرے بار بھی اوندھا
گرا عثمان بن حویرث بولا آج کوئی حادثہ پیدا ہوا ہی اور اسی شب کو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے تھے سو دیو کے اندر سے آواز آیا تَرَدَّی لِمَوْلُوْدٍ
اَنَارَتْ بِنُوْرِہٖ ٭ جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ٭
یہہ بت گرا واسطے ایک لڑکے کے کہ روشن ہوے اسکے نور سے زمین کے تمام
راستے مشرق اور مغرب مین وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاُرْعِدَتْ
قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ طُرًّا مِنَ الرُّعْبِ ٭ اور اوندھے گرے
اسکے واسطے بت تمام اور کانپگئے دل زمین کے بادشاہون کے رعب سے وَنَارُ
جَمِیْعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَاَظْلَمَتْ ٭ وَقَدْ بَاتَ شَاہُ الْفُرْسِ فِیْ
اَعْظَمِ الْکُرَبِ ٭ اور آتش تمام فارس کی بجھگئی اور تاریک ہوی اور رہا
شاہ فارس کا بڑی سختی مین وَصُدَّتْ عَنِ الْکُھَّانِ بِالْغَیْبِ
جِنُّھَا ٭ فَلَا مُخْبِرٌ مِنْھُمْ بِحَقٍّ وَّلَا کِذْبٍ اور باز رہے کاہنون کو غیب بولنے
سے انکے جن پھر انسے خبر دینے والا نرہا نہ سچ نہ جھوٹ فَیَا اٰلَ قُصَیٍّ ارْجِعُوْا
عَنْ ضَلَالِکُمْ ٭ وَھُبُّوْا اِلَی الْاِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ سوا ای آل قصی
کی تم پھر جاؤ اپنی گمراہی سے اور ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی

ضیا فتون کے روایت کئے ہین خرایطی نے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے
کہے کہ ابرہہ مکے سے بھاگا بعد حبش کو نجاشی پادشاہ کے یہان زید بن عمرو بن
نفیل اور ورقہ بن نوفل ملکر گئے انکی ملازمت حاصل ہوی بعد کہا ای قرشیان
مین ایکبات پوچھتا ہون تم راست کہو کہے بہت بہتر بولا تمہارے یہان
کوئی لڑکا تھا کہ اسکا باپ اسکو ذبح کرنا چاہا تھا پھر قرعہ ڈالکر اسکے درعوض بہت
سی اونٹ ذبح کئے کہے درست ہی پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہے ایک بی بی تھی
اسکا نام آمنہ اسکو اس سے نکاح کر دئے اسکو حمل ٹھہرا اسمین اسکا شوہر سفر
کیا سو مر گیا پوچھا وہ حاملہ تھی سو جنی کیا نہین کہے لڑکا پیدا ہوا پوچھا اسکی
پیدایش کی شب کچھ عجایب بھی نمود ہوے ورقہ کہے مین اس شب کو بت پاس
رہا تھا اسکے شکم سے آواز آیا وُلِدَ النَّبِيُّ فَذَلَّتِ الْأَمْلَاكُ وَ
نَأَى الضَّلَالُ وَأَدْبَرَ الْإِشْرَاكُ پیدا ہوا نبی اور لغزش پائے پادشاہان
اور دور ہوی گمراہی اور بھاگا شرک پھر وہ بت اوندہا گر پڑا زید کہے مین بھی اسی
شب کو ابی قبیس پہاڑ طرف گیا دیکھا ایک شخص اسکو سبز دو پکھ تھے مین آسمان
پر سے اترا اور ابو قبیس پر کھڑے ہوا بعد مکے طرف دیکھکر کہا شیطان
ذلیل ہوا اور بت باطل ہوے اور امین پیدا ہوا بعد ایک کپڑا اسکے ساتھ

تھا سو کھولا اور مشرق و مغرب طرف جھکا اور وہ کپڑا اسمان کے نیچے ڈھانپ
لیا اور ایک نور چمکا کہ اس سے آنکھ خیرہ ہوسے اور مجھے گھبراہٹ ہوئی
بعد ہاتف اپنے پنکھ تھے ہلاکر اڑا اور کعبے پر گرا وہاں سے ایک نور روشن ہوا
کہ اس سے تہامے کا ملک روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوی اور کعبے پاس
کے بتون طرف اشارہ کیا تمام بت گر گئے نجاشی بولا مین اس شب کو خلوتخانے
مین تھا زمین سے ایک منڈی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا آتری پرندے
انکو کنکرون سے مارے اثشرم جو حرم پر تعدی کیا تھا سو ہلاک ہوا اور پیدا
ہوا نبی امی حرمی مکی جس نے اس نبی کو مانا سو نیکبخت ہوا اور جو کوئی اسکو نہ مانا
تو ہلاک ہوگا اسکو دیکھکر مین پکارنا چاہا زبان نہ اٹھی کھڑے ہونیکا قصد کیا طاقت
نہوئی بعد جب وہ غیب ہوا مین اپنی حالت پر آیا اکثر اہل سیر اسپر اتفاق ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون اور ناف کٹی ہوئی پیدا ہوئے روایت
کئے ہین طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم اور خطیب اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے میری کرامت سے ہے میرے
رب کے نزدیک کہ مین مختون پیدا ہوا اور کوئی شخص میری شرمگاہ نہ دیکھا الخ
سیوطی اپنی خصائص مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھوارہ فرشتے

جھلانے سے جھلتا تھا علامہ زرقانی کہا کہ دوسرے کوئی نبی کے گھوارہ کو ملایکہ
جھلاتے تھے کرکے منقول نہین ہوا روایت کئے ہین بیہقی اور صابونی
اور خطیب اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہے مین نے
کہا یا رسول اللہ آپکی نبوت کی علامت مجھکو آپکے دین مین داخل ہونیکا باعث
ہوی مین نے آپکو گھوارہ مین دیکھا ہون آپ چاند سے بات کرتے تھے اور اسکے
طرف اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تو آپ جسطرف اشارہ کرتے اس
طرف میل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے مین اس سے بات کرتا تھا
اور وہ میرے سے بات کرتا اور مجھکو رونے سے باز رکھتا اور مین اسکے گرنیکا آواز
سنتا تھا جسوقت کہ وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا **فائدہ** نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کونسے مہینے مین متولد ہوے سو اسمین اختلاف ہی مشہور اور جمہور
علما کا قول یہہ ہی کہ ربیع الاول کی بارہوین کو دوشنبہ کے روز متولد ہوے
بعضے کہتے ہین ربیع الاول کی دوسری شب کو بعضے کہتے ہین آٹھوین کو بعضے
کہتے ہین دسوین کو بعضے کہتے ہین سترہوین کو اور بعضے کہتے ہین صفر مین اور بعضے
کہتے ہین ربیع الآخر مین اور بعضے کہتے ہین رمضان مین لیکن صحیح اور مشہور قول
جسپر جمہور علما ہین یہہ ہی کہ بارہوین ربیع الاول دوشنبے کے روز ہوی اور

ولادت شریف کونسے وقت ہوی رات کو یا دن کو اسمین اختلاف ہی بعضے
کہتے ہین کہ دن کو ہوی اور بعضے کہتے ہین رات کو ہوی اور بعضے کہتے ہین طلوع
فجر کیوقت ہوی شیخ بدر الدین زرکشی نے کہا صحیح قول یہہ ہی کہ دن کو ہوی
طلوع فجر کے بعد کہتے ہین کہ غفر ستارہ طالع تھا اور نیسان کا مہینہ تھا اور
آفتاب حمل کے برج کے بیسوین درجے مین تھا اور وہ اپریل کا مہینہ تھا سنہ پانسو
ایکہتر عیسوی معلوم کیجئے کہ وہ جو مشہور ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہین وُلِدْتُ فِی زَمَنِ الْمَلِکِ الْعَادِلِ یعنے مین زمانہ مین بادشاہ عادل یعنے نوشیروان
کے پیدا ہوا سو یہہ حدیث باطل اور موضوع ہی اسپر تمامی محدثین کا اتفاق ہی
حافظ الحدیث شیخ سخاوی نے اپنے رسالہ مولد مین لکھا ہی کہ وہ جو ذکر کیا گیا ہی
زبانون پر ولدت فی زمن الملک العادل سو اسکو کچھ اصل نہین ہی اور
حافظ ابو سعد بن السمعانی نے نقل کیا ہی کہ بعضے صالحین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب مین دیکھا اور کہا یا رسول اللہ مجکو پہنچا کہ آپ فرماتے ولدت
فی زمن الملک العادل اور مین نے اس حدیث سے حاکم ابی عبداللہ
الحافظ کو سوال کیا تو وہ کہا یہہ کذب ہی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین
فرماتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ابو عبداللہ راست کہا اور

حلیمی نے شعب مین کہا کہ حدیث ولدت آہ صحیح نہین اور شیخ نجم الدین الغیطی
نے اپنے رسالۂ مولد مین کہا کہ متقدمین اور متاخرین کے سب حفاظ کہے کہ
یہہ کذب ہی اسکو کچھہ اصل نہین اور حافظ ابن حجر مکی اپنے رسالۂ مولد مین کہا
کہ اسکو کچھہ اصل نہین اور علامہ شیخ مدابعی نے کہا کہ یہہ کذب ہی اسکو کچھہ اصل
نہین اور علامہ شیخ شہاب الدین الخفاجی شرح شفا مین کہا کہ حافظ سخاوی
اور سمعانی کہے ہین کہ اسکو کچھہ اصل نہین اور یہہ حدیث موضوع ہی **فائدہ**
شیخ قسطلانی اور ابن حجر مکی وغیرہما لکھے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت
شریف جو ربیع الاول مین ہوی اور محرم اور رجب اور رمضان اور دوسرے
فضیلت و شرف کے مہینو مین نہوی سو اسکی وجہ یہہ ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو زمان کے سبب کچھہ شرف و بزرگی حاصل نہین ہوی بلکہ زمان آپ کے سبب سے
مشرف و مکرم ہوا ہی پھر اگر مذکور مہینو مین ولادت شریف ہوتی تو گمان اور توہم
ہوتا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے کے سبب سے مکرم و معظم ہوے اس
گمان و توہم کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت
کو دوسرے مہینے مین کیا تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جو عنایات اور کرامت
ہی سو اسکو ظاہر کرے علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ مین لکھا ہی کہ مخصوص

ماہ ربیع الاول مین ولادت ہوی سو اسکی حکمت یہہ ہی کہ آپکی شرع مین وقت ربیع
سے شباہت ہی کیونکہ وقت ربیع اعدل فصول سے ہی اور آپکی شرع شریف
بھی اعدل شرایع سے ہی آور بھی زرقانی کہا کہ اہل معانی کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے سو فصل بھی ربیع کا تھا یعنے بہار کا موسم اور وہ اعدل
فصول سے ہی رات اور دن اسکے معتدل ہین حرارت اور برودت مین
اور نسیم اسکی معتدل ہی یبوست اور رطوبت مین اور آفتاب اسکا معتدل
ہی علو اور ہبوط مین اور قمر اسکا معتدل ہی اول درجہ مین شہہای بعض سے

فائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مکہ معظمہ مین ہوی ہی قول
جمہور کا ہی بلکہ حافظ ابن حجر اور علامہ مدابغی لکھے ہین کہ ہمارے ایمہ کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف مکہ معظمہ مین ہوی کر کے ایمان
لانا واجب ہی اور وہ اول واجب سے ہی جو اولاد کی عمر سات سال کی ہوی
اور تمیز ہوے تو سکھلانا ہی بلکہ بعضون نے نص کیا ہی کہ اسکا انکار کرنا کفر ہی جیسا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرشی ہونیکا انکار کرنا کفر ہی انتہی اور ولادت شریف کس
مکان مین ہوی سو اسمین اختلاف ہی صحیح قول یہہ ہی کہ ایک گھر مین جو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کو ہجرت کیے بعد عقیل بن ابیطالب رضی اللہ عنہ اس گھر

مالک ہوے ہنین کے پاس اولاد تھا یہانتگ کہ اسکو محمد بن یوسف بھائی حجاج بن یوسف کا
خرید کیا اسکے بعد ہارون الرشید کی والدہ اسکو خرید کرکے مسجد بنائی اب وہ مسجد نہایت شیرین
ہی سیڑہون پرسے اُترکے اسکے اندر جاتے ہین مسجد پر قبہ ہی مسجد کے بیچ مین دلاونگاہ ہی اسپر لکڑیکا
چھوٹا ساقبہ ہی اُسجگہ گرداہی اسپر عقیق کا فرش ہی ۱۰۰۹ھ ایکہزار نو مین اس
مسجد کی تجدید کیئے سعود الوہابی نے اس قبہ کو توڑ دیا تھا سو سلطان محمود خان
عثمانی کے زمانے مین پھر اس قبہ کی تجدید کیئے یہہ مسجد سوق اللیل مین اب مولد
النبی کرکے مشہور ہی اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اور وہ صفا کے نزدیک ہی
علما کہتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کعبے کے اندر متولد نہین ہوے اسکا
سبب یہہ ہی کہ مکان کے سبب سے آپکو شرف نہین ہوا بلکہ مکان کو آپ کے
سبب سے شرف ہوا جیسا کہ مدینۂ منورہ کہ اکثر علما کے قول پر مکہ سے افضل ہی
علی الخصوص جس جگہہ مین آپ مدفون ہوے ہین وہ بالاتفاق عرش عظیم سے بھی
افضل ہی **فائدہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی والدہ کا دودھ تین روز
بقولے سات روز پیئے اسکے بعد چند روز ثوبیہ کا جو ابی لہب کی باندی تھی دودھ
پیئے اسکے بعد حلیمۂ سعدیہ کا روایت ہی مجاہد سے کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما کو پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دودھ پلانے کے لئے پرندے

جانوران منازعت کئے تو کہے ہاں قسم ہی اللہ کی اور ہر عورت منازعت کئی
کیونکہ جب فرشتہ آسمان دنیا مین ندا کیا کہ یہہ محمد ہین سید الانبیا خوشی ہے
واسطے دودھ کے جو پلایا اسکو پس رغبت کئے جن اور پرندے دودھ پلانیکو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا کیا گیا کہ باز رہو تم پس تحقیق کہ جاری کیا
اللہ تعالی اسکو ہاتون پر انسان کے پھر مخصوص کیا اللہ تعالی اس سعادت سے
اور مشرف کیا اس شرف سے حلیمہ کو حافظ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں
نقل کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوئے تو کہا گیا یعنی فرشتہ
ندا کیا کہ کون شخص کفیل ہوتا ہی اس دریتیم کو جو اسکا مثل قیمت نہین پایا جاتا
ہی تو پرندے کہے ہم کفیل ہوتے ہین اور انکی خدمت عظیمہ کو غنیمت جانتے ہین اور
وحشی جانوران کہے ہم اولی ہین ساتھہ اسکے اور پاویگے شرف اور تعظیم کو اسکے
پھر لسان قدرت ندا کیا کہ ای تمامی مخلوقات مقرر اللہ تعالی لکھہ چکا ہی اپنی سابق
کی حکمت قدیمہ مین کہ اپنا نبی کریم حلیمہ حلم والی کا رضیع ہووے پھر بی بی حلیمہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلانا شروع کئے تو اینر آپ کی برکت سے
وجوہ عنایات الٰہی ہوے اور انکے آفات و بلیات دفع ہوے سو قصہ مشہور ہی
فائدہ حافظ قسطلانی مواہب اللدنیہ مین کہا کہ جمعہ کا روز جسمین آدم

علیہ السلام پیدا ہوے جب وہ مخصوص ہوا ایک ساعت سے جسمین مسلمان بندہ جو کچھ
چاہتا ہی اللہ تعالی اس شخص کو وہ عطا کرتا ہی پس کیا حال ہی تیرا اس ساعتمین جو پیدا
ہوا اسمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالی جمعہ کے روز نماز جمعہ اور
خطبہ وغیرہ عبادات کی جو تکلیف دیا ہی یعنے واجب کیا ہی اسطور سے دوشنبے
کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا روز ہی عبادات کی تکلیف نہین دیا
سو یہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکرام و تعظیم کے لئے ہی کہ اللہ تعالی اپنی عنایت
اور بخشش سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر تخفیف کیا اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَا
اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اور از جملہ رحمت کے ہی عدم تکلیف انتہی
شیخ عبد الحق دہلوی مذکور عبارت بیان کر کے فرمایا اگرچہ ولادت شریف کے
شرف و کرامت کے دیکھنے اس روز روزہ مستحب ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوشنبے کے روز روزہ رہتے تھے اسکا سبب پوچھے
تو فرماتے کہ مین اس روز پیدا ہوا ہون اور اس روز میرے پر وحی نازل ہوئی
انتہی سید عبد القادر عیدروس رحمۃ اللہ علیہ تحفۃ الغریب بالصلوۃ علی الشفیع الحبیب
مین کہا کہ ہر مسلمان کو سزاوار ہی کہ دوشنبہ کے روز شکر انعام الہی ادا کرے اور
اسکا ادا کرنا انواع عبادات سے ہی از انجملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر درود

بھیجنا ہی بلکہ وہ افضل عبادات سے ہی **فائدہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت کی شب افضل ہی یا شب قدر افضل ہی آسکے جوابمین حافظ قسطلانی لکھا
کہ علما کہتے ہین کہ ولادت شریف کی رات افضل ہی شب قدر سے تین وجہ سے
پہلا ولادت کی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی شب ہی اور شب
قدر آپکو عطا کی گئی ہوی شب ہی جو چیز کہ آپکی ذات شریف ظاہر ہونیسے شرف
پائی وہ اشرف ہی اس سے جو آپکو عطا ہونیکے سبب سے شرف پائی ہی دوسرا
شب قدر مین فرشتے نازل ہونیکے سبب سے شرف پائی اور ولادت کی شب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہونیکے سبب سے شرف پائی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم افضل ہین فرشتون سے اس سے ثابت ہوا کہ شب مولد افضل ہی
تیسرا شب قدر مین فقط نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو تفضل واقع ہوا
بخلاف شب مولد کے کہ اسمین تمامی موجودات کو تفضل ہوا کیونکہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی رحمۃ للعالمین کرکے بھیجا پھر عام ہوی آپکی ولادت سے
نعمت تمامی خلایق پر اس صورتمین مولد کی شب اعم ہوی نفع مین پس وہی افضل
ہی انتہی ملخصا **فائدہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف
پر خوشی کرنا اور ماہ ربیع الاول مین احوال ولادت باسعادت پڑھنا اور عمل مولد کرنا

اور کھانا پکا کے کھلانا عاشقان بارگاہ مصطفویکا کام ہی ایک جماعت
حفاظ حدیث اور ائمۂ دین کی اس عمل مولد کو موجب برکت اور سبب سعادت
دارین کا کہی ہی جسکے دل سے حلاوت ایمان کی جا چکی اور فرقۂ اسلام سے خارج
ہوکے ابلیس لعین کے تابع ہوئے اور سرور عالم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بغض وعناد رکھہ کے طوق لعنت اور ردت کا اپنی گردنمین ڈالکے مذہب وہابیت
کو اختیار کئے سو ان لوگ کو البتہ اس عمل مولد کے کرنے سے رنج ہوتا ہی اور
اسکو بدعت ضلالت اور کفر خیال کرتے ہین اور عوام کو شک وشبہ مین ڈالتے
ہین چنانچہ کسی وہابی بددین ایک رسالہ اظہار الحق بنا کے چھاپہ کیا ہی اور اپنی
تسویلات شیطانی سے اسمین ابن حجر وغیرہ علمای دین جنہون نے عمل مولد
مستحسن جانا ہی انکے طعن وتشنیع پر اکتفا نکر کے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جناب مین گستاخانہ کلام کیا ہی اسکا رد میرے استاد جامع معقول ومنقول
حاوی فروع واصول مولانا وشیخنا جناب سید محمد اسحق صاحب المخاطب
طراز شخان بہادر مد اللہ ظلالہ علی رؤس الطالبین بہت عمدہ اور مدلل تالیف
فرمائے اور براہین قاطعہ سے اس وہابی ملحد کے اقوال کاذبہ اور تقریر باطل کی
قلعی کھولدیئے ہین ہمکو وہابیون سے بحث کرنا کچھ فایدہ نہین کیونکہ انکے دلونپر

غشاوۂ ضلالت چھایا گیا ہی کسیکی بات انکو تاثیر نکریگی لیکن اہل سنت کی
آگاہی واسطے ہمنے چند علمای کرام کے اقوال لکھتے ہین حافظ قسطلانی مواہب
اللدنیہ مین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثویبہ ابی لہب کی عتیقہ دودھ
پلائی جب اسنے ابی لہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی بشارت
دیئی تو ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کیا اور ابولہب کے موت کے بعد اسکو خواب مین دیکھے
اور اس سے پوچھے تیرا کیا حال ہی تو کہا دوزخ مین ہون مگر دوشنبے کی شب کے عذاب
مین تخفیف ہوتی ہی اور ان دونون انگلیون کے درمیان سے مین پانی چاٹتا ہون
اسلئے کہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خوشخبری ثویبہ سنائی تو
مین اسکو آزاد کیا تھا اور دودھ پلانے مقرر کیا حافظ ابن الجزری کہا ابولہب کافر
جسکی مذمت مین قرآن نازل ہوا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مولد شریف کی شب
کو خوشی کرنیکے سبب عذاب مین تخفیف پایا تو مسلمان جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت سے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کرے اور مقدور کے
موافق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مین پیسا خرچ کرے تو اسپر اللہ تعالی کی
عنایت کسقدر ہوگی میری عمر کی قسم جزا اسکی نہین اللہ کریم سے مگر یہ کہ داخل کرے
اپنے فضل عمیم سے جنات نعیم مین اور ہمیشہ اہل اسلام اہتمام کرتے ہین شہر مولد مین آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ولیمے تیار کرتے ہیں اور اس رات کو اقسام کے صدقات
سے صدقہ دیتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں خوشی کو اور نیکی کے کام مومنین زیادتی کرتے ہیں
اور ولادت شریف کے قصے کو پڑھنے میں اہتمام کرتے ہیں اور اثر اس سے بہت سے
برکات اور فضل عمیم ظاہر ہوتے ہیں اور عمل مولد کے خواص سے مجرب ہی کہ وہ امان
ہی اس برس اور حاجت اور مقاصد بر آنیکو بشارت عاجلہ ہی پس رحم کرے
اللہ تعالی اس مرد کتین جس نے راتونکو شہر مولد مبارک کے عیدین بنایا تاکہ ہووے
سخت بیماری اس شخصکو جو دلمین اسکے مرض ہی انتہی کلام الحافظ القسطلانی
اور شیخ ابن حجر مکی جو علمای کبار شافعیہ سے ہین جنکے قول پر مدار فتوی شافعیہ
ہی النعمۃ الکبری علی العالم بمولد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہی
کہ جاننا چاہیے کہ اصل عمل مولد بدعت ہی کیونکہ قرون ثلاثہ کے لوگ جنکی
بہتری کی شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیئے ہین انسے وہ منقول نہین
لیکن وہ بدعت حسنہ ہی کیونکہ اسمین فقیرون پر احسان ہی اور قرآن شریف کی
تلاوت ہی اور اکثار ذکر اور درود و سلام ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور فرحت
و خوشی اور محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر کرنی ہی اور غیظ میں لانا اہل
زیغ و عناد کا زنادقہ ملحدین کفرہ و مشرکین کا اسمین ہی اسواسطے یہہ عمل مولد کا

قرون ثلاثہ کے بعد جب سے ظاہر ہوا تمام ملکون کے لوگ سب شہرون مین اور
ملکونمین اس ماہ مبارک مین عمل مولد پر اہتمام کرنے لگے اور بہت سے کھانے
پکانا اور لوگونکو کھلانا اور انپر احسان کرنا اور صدقات دینا اور نیک کام کرنا
شروع کئے اسکے ساتھہ قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کرنا اور ذکر کرنا او
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت شریف کا حال اور آپکے کرامتین اور بہت
سے معجزات جو ظاہر ہوئے اسکو پڑہنا اور خوشی اور مسرت کو ظاہر کرنا اختیار کئے
امام الجلیل شمس الدین بن الجزری نے کہا کہ یہہ مجربات سے ہے کہ جس نے اسکو
کریگا تو اسکو اس سال امان رہیگا اور اہل مصر اور شام کو اسمین سب سے زیادہ
اہتمام ہے اسکے بعد ابن جزری حکایت کیا کہ آپنے ظاہر برقوق سلطان مصر کو
سنہ سات سو چھیاسی کو اسکے امر کے ساتھہ قلعہ مصر مین دیکھا مولد شریف کی
شب کو کثرت طعام اور قرأت قرآن اور احسان جو فقرا اور قاریون اور مدح
پڑہنیوالون پر کیا جس سے مجکو تعجب ہوا اور اس کارخیر مین جو خرچ کیا دس
ہزار مثقال طلا کا ہوا اور ابن الجزری کے سوا دوسرے لوگ کہتے مین بادشاہ مصر الظاہر
ابی سعید جقمق اسمین اور زیادتی کیا اور ہند اور اندلس کے بادشاہان ایسا ہی بلکہ اس سے
زیادہ کرتے تھے اور اہل مکہ کو اس شب مبارک مین ایک شعار مشہور ہے جو دوسرے بلاد

مین اسطور کا نہین ہوتا ہی اور عمل مولد جو احسان واسع و ذکر کثیر پر مشتمل ہی وہ
بدعت حسنہ ہونے پر یہہ بھی ایک دلایل سے ہی کہ امام کبیر ابی شامہ جو شیخ مین امام
نووی کے رحمہما اللہ تعالی انہون نے بہت ثنا کئے ہین ملک مظفر حاکم اربل پر جسنے
مولد کی شب کو بہت سے امور خیر کرتا تھا اور کسی سے اسطور سے حکایت نہین
کئے گئی ہے چنانچہ تاریخ ابن خلکان مین اسکے ترجمہ کو جو شخص دیکھا تو وہ معلوم
کریگا پھر ایسے امام کی تعریف اس کام کو خاص ولادت شریف کی شب مین
کرنے پر بڑی دلیل ہی کہ وہ بدعت حسنہ ہی علی الخصوص ابو شامہ سا شخص
اس تعریف کو اپنے بدعات کے کتاب مین جسکا نام الباعث فی انکار البدع
والحوادث ہی کرنا اور اس سلطان کے فعل کی ثنا و مدح کرنا اس کتاب مین کہ
جسکو بدعت کے انکار مین بنایا ہی دلیل قوی ہی اسبات پر کہ یہہ فعل ایسے بدعات
سے نہین ہی جو انکار کئے جاتے ہین بلکہ ان بدعات سے ہی جنکو مستحسن سمجھتے ہین اور
شکر گذاری کرتے ہین ابن الجزری کہا اس عمل مین کچھ نہو سکے فقط شیطان
کی خواری اور اہل ایمان کا سرور ہونا بس ہی اور کہا صلیب والے جب اپنی نبی
کی پیدایش کے روز عید اکبر کرتے ہین تو ہم اہل اسلام اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پیدایش کے روز تعظیم و تکریم کرنے احق اور اولی ہین اور شیخ الاسلام و الحافظ

ابو الفضل بن حجر عسقلانی نے عمل مولد بدعت حسنہ ہونے پر حدیث سے جو
صحیحین مین آئی ہی استدلال پکڑا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ
کو تشریف لائے تو یہود کو پائے عاشورہ کے روز روزہ رہتے مین انسے پوچھے تو وے
کہے یہہ وہ روز ہی جسمین اللہ تعالی فرعون کو غرق کیا اور موسی کو نجات دیا پھر
ہم روزہ رکھتے ہین اللہ تعالی کے شکر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے
مین سزاوار تر ہون موسی کو تمہارے سے اور آپ روزہ رکھے اور حکم فرمائے اس روز
روزہ رہنے کا اور فرمائے اگر سال آیندہ زندہ رہون تو الحدیث پھر شیخ الاسلام
حافظ عسقلانی کہا اس حدیث سے مستفاد ہوی فضیلت اللہ تعالی کے شکر
کی انواع عبادات سے اس چیز پر جو ایک معین روز مین نعمت دیکے احسان کیا ہی
اور بلا کو دفع کیا ہی اور اسکو ہر سال ویسے ہی روز اعادہ کرے پھر کونسی نعمت
یہہ نبی کریم نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس روز پیدا ہونیکی نعمت سے بڑھکر ہے
حافظ عسقلانی کے آگے حافظ ابن رجب الحنبلی بھی اسی کے مانند کہا ہی اور
بولا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجنے کی نعمت سعادت دارین کو حاصل
کرانے کیواسطے ہی پھر جس روز اللہ تعالی سے نعمت متجدد ہوی اس روز کا روزہ
رکھنا حسن جمیل ہی اور یہہ اسی قبیل سے ہی کہ جسمین نعمتون کا مقابلہ انکے اوقات

مجدہ مین شکر سے ہوتا ہی اور نظیر اسکا عاشورہ کا روزہ ہی اس لئے کہ اللہ تعالی نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے نجات دیا اور موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو فرعون اور اسکے لشکر سے نجات دیا اور فرعون کو اسکے لشکر کے ساتھ دریا مین ڈبا دیا پھر اللہ تعالی کے شکر کیواسطے نوح اور موسی علیہما السلام روزہ رکھے پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیا کی متابعت کیواسطے روزہ رکھے اور یہود کو فرمائے مین سزاوار تر ہون موسی کو تمہارے سے اور عاشورہ کا روزہ رکھنیکا حکم فرمائے کسی نے الامام المحقق الولی ابوزرعہ بن العراقی رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا کہ عمل مولد کا کرنا مستحب ہی یا مکروہ اور کوئی شئی یا فعل اسکا اس شخص سے جو اقتدا اسکی کیجاتی ہی منقول ہی یا نہین تو جواب دئے لوگون کو دعوت کرکے کھانا کھلانا سب وقتون مین مستحب ہی پھر جب اسکے ساتھ اس ماہ شریف مین نور نبوت ظہور پایا سو توشئی منضم ہو رہیتو کتنا مستحسن ہوگا اور اس کو ہم سلف سے نہین جانتے اور یہہ بدعت ہونے سے لازم نہین ہوتا کہ مکروہ ہووے کیونکہ کتنے بدعت سے ہین کہ وہ مستحسن ہین بلکہ واجبہ ہین یعنے اسکے ساتھ کچھ مفسدہ ضم نہووے اللہ الموفق شیخ الاسلام حافظ عسقلانی کہا ہی سزاوار ہی کہ اس دن مین تحری قصد کرے اگر تولد شریف شب کو ہوا ہو تو شب کے مناسب جو چیزین ہین ان سے شکر واقع ہووے جیسا کھانا کھلا

اور قیام اللیل کرنا اور اگر دن کو تولد ہوا ہو تو اسکے مناسب کے چیزون سے شکر
واقع ہووے جیسا روزہ رکھنا آور ضرور ہی وہ روز اس ماہ مبارک کے تاریخون
سے بعینہ وہی تاریخ رہنا تا موسی علیہ السلام قصے کو جو عاشورے کے روز تھا مطابق ہووے
اور جو کوئی اسکا لحاظ نہین کیا ہی تو عمل مولد کو کوئی ایک روز مین اس مہینے کے کرتا ہے
بلکہ لوگ اسمین وسعت کئے ہین پھر برس کے کسی ایک روز مین عمل مولد کو نقل
کئے ہین لیکن تخصیص اولی ہی حاصل کلام تمام روزان اور راتونکو جنمین مولد شریف
ہونیکا اختلاف واقع ہوا ہی انمین اپنی استطاعت کے موافق نیک کام
کرنا کچھہ مضایقہ نہین بلکہ اس مہینے کے تمام دنونمین اور انکے راتونمین یہہ کام
مستحسن ہے آور امام زاہد قدوۃ معمر ابی اسحق ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابراہیم
بن جماعہ سے آیا ہی کہ انہون جب مدینہ منورہ علی مشرفہا افضل الصلوۃ والسلام
مین تھے تو مولد شریف کے روز لوگونکو کھانا پکا کے کھلاتے اور کہتے اگر مجکو
قدرت ہوتی تو اس تمام مہینے مین ہر روز عمل مولد کا کرتا آبو لہب مرنے بعد
اسکو خواب مین دیکھے اور اس سے پوچھے تیرا کیا حال ہے تو کہا مین آتش
مین ہون مگر دوشنبے کی شب کو میرے سے عذاب تخفیف ہوتا ہی اور ان دو
انگلیون کے درمیان سے مین پانی چوستا ہون اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے سو خوشخبری مجھے ثویبہ سنانے سے اسکو مین آزاد کیا ابن جزری کہا
ہے ابولہب کافر جسکی مذمت مین قرآن نازل ہوا ایسی مذمت کہ مافوق اسکے کوئی مذمت نہین
سو اسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مولد شریف کی شب کو خوشی کرنے سے اسکے عذاب مین
تخفیف ہوئی تو مسلمان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت سے ہے آپکی پیدائش کی خوشی کرے
اور مقدور کے موافق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مین پیسا خرچ کرے تو اسپر اللہ تعالی کی
عنایت کسقدر ہوگی میری عمر کی قسم جزا اسکی نہین ہے مگر یہہ کہ اللہ کریم نے اپنے فضل عمیم سے
جنت مین داخل کرے انتہی کلام حافظ ابن جزری الملکی اور بھی ابن حجر مکی نے فتح المبین شرح الاربعین
لکھا ہے کہ امام ابو شامہ استاد امام نووی کا کہا ہے ہمارے زمانہ مین ایک عمدہ جو کرتے ہین بہت
نیک ہے ہر سال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن جب آتا ہے تو فقرا کو صدقہ دیتے ہین اور نیک
کام بجالاتے ہین زینت اور خوشی ظاہر کرتے ہین سو اسمین فقرا پر احسان جو ہوتا ہے اسکے
سوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم و جلالت اس خوشی کرنیوالے کے دل مین ہونے پر
علامت و دلیل ہے اور ایسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جنکو اللہ تعالی رحمۃ للعالمین کرکے
بھیجا سو انکی ایجاد پر اللہ تعالی کا شکر ہے انتہی اور خاتمۃ الحفاظ المحدثین شیخ
جلال الدین السیوطی جو اجتہاد فی المذہب کے رتبہ کو پہنچا تھا عمل مولد کے جواز و استحسان مین
ایک رسالہ جسکا نام حسن المقصد فی عمل المولد ہے تالیف فرمایا اور اسمین لکھا ہے کہ اصل عمل مولد کا

جسمین لوگ جمع ہوتے ہین اور تلاوت قرآن شریف کی ہوتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدایش
کے روایات بولتے ہین اور تولد کیوقت جو علامات نمود ہوئے تھے سو کہتے ہین اسکے بعد دسترخوان
بچھا کر لوگ کو کھانا کھلاتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہی جسسے ثواب اسکے صاحب کو پہنچتا ہی کیونکہ اسمین
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مرتبہ کی تعظیم اور مولد شریف کی خوشی ظاہر کرنی ہی انتہی اور
شیخ محمد بن الفضل قاسم الرصاع رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ المحبین مین لکھا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اداب محبت سے ہی کہ آپکی میلاد شریف کی رات اور دن کو جسمین اللہ تعالی آپکو ظاہر کیا اسکی
تعظیم کرنا اور وہ صحیح قول اور مذہب جمہور پر ربیع الاول کی بارہوین شب ہی پس سزاوار ہی
ہر شایق اور محب کو کہ اس شب مین اور اسکی صبحکو خوشی اور بشارت ظاہر کرنا اور اپنے مقدور موافق
اپنی اہل و اولاد کو متمتع پہنچانا تاکہ اسکی برکت حاصل ہووے اور انکو خوشی ہووے اور انکو
معلوم کرادے کہ یہہ جو کیا گیا سو فقط اس شب کی محبت اور سرور اور اسکی فضل کے اہتمام کے
لیے ہی اور اپنی اہل و اولاد کو ظاہر کرے کہ یہہ رات اللہ تعالی کے نزدیک تمامی راتون سے افضل
ہی کیونکہ اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوے ہین اور انکو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت
اور جمال اور حسن کمال اور فضایل و شمایل اور کلام اور فصاحت اور کرم و جود اور خلق عظیم
اور بخشش اور معجزات اور دوسری خبران جن کے سننے سے انکے دلونمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت اور تعظیم قرار پاتی ہی ذکر کرین اور انکو وے قصاید جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح

ع مثلا اچھا کھانا کھلاوے اور نئے کپڑے پہناوے ۱۲

اور ثنا مین ہین بانی یاد دلاوے اور یہہ کام میرے نزدیک اور ہر محب کے نزدیک حسن ہے اور نظر سے
بہی کیونکہ طفولیت مین کچہہ چیز کی تعلیم کرنا گویا پتہر پر نقش کرنا ہی خصوصا اطفال عجیب قصون کے
مشتاق ہوتے ہین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اعجب عجائب سے ہین اور سزاوار ہی کہ اپنے
اطفال کو اس روز احسن زینت سے سنوارین اور طاقت کے موافق انکے استادونکا دل خوش کرین
اور جو زینت کہ شرعا مباح ہی اس سے مکتب خوانونکو زینت دیوین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اقوال اور مدح جو خوش لگتا ہی اس سے آپکو یاد کرین اور اس مبارک روز منکر کا ہونکو تغیر دیوین
اور اسلام دائمی کی عزت کو ظاہر کرین اور آپکی امت پر صدقہ و احسان سے رحمت کرین نیز
بہت کوشش کرین اور عوام کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد صفات
اور معجزات کو ذکر کرین اور اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو جو اکرام کیا
اور جن آیات و کرامات سے خاص کیا ہی اسکو ظاہر کرین اور اپنی مقدور موافق لباس فاخرہ سے
جو شرعا مباح ہی اس روز تجمل کرین اور اعتقاد کرین کہ یہہ روز عید کا ہی سبب ظاہر ہونے اللہ تعالے
کے حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس روز مین اور ایک جماعت علما سے اس روز افطار کرنیکو
اور مقدور موافق اپنے عیال پر توسیع کرنیکو اختیار کئے ہین کیونکہ وہ خوشی کا روز ہی انتہی اور
شیخ حسن بن علی الشافعی الازہری الدابغی رحمہ اللہ تعالی اپنے رسالہ مولد مین کہا کہ مولد
شریف کا اہتمام کرنا اعظم قربات سے ہی اور یہہ حاصل ہوتا ہی لوگونکو کہانا کہلانے اور تلاوت

قرآن کی کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کے قصاید پڑھنے سے اور اسکے غیر
چیزون سے جو محرمات یا مکروہات یا خلاف ادب پر مشتمل ہو انتہی اور شیخ یحیی بن محمد الحطاب
المالکی اپنے رسالۂ مولد مین شیخ محمد بن عباد سے نقل کیا ہی کہ اما مولد پس مجکو یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ
عید ہی مسلمانون کے عیدون سے اور ایک موسم ہی انکے موسمون سے اور اس مولد مین جو چیزین مقتضی خوشی کے
ہین جیسا چراغین روشن کرنا اور آنکھہ کانکی تمتع حاصل کرنا اور لباس فاخرہ سے زینت کرنا اور جانور
پر سوار ہونا سب امر مباح ہین کوئی شخص اسپر انکار نہ کیا جاوے قیاس کرتے دوسرے اوقات
فرح کے اور ان چیزونکو اسوقت مین کہ جسمین وجود ظاہر ہوا اور علم مشہور و بلند ہوا اور انکے سبب تاریکیان
دور ہوئین بدعت کا حکم کرنا اور ایمان والون کے مشروع موسمون سے نہین ہی کرسکے دعوی کرنا اور اسکو
نوروز مہرجان کے ساتھہ مقارن کرنا سو یہہ نہایت کلام ہی قلوب سلیمہ اس سے منقبض ہوتے
ہین اور آرای مستقیمہ اسکو دفع کرتے ہین انتہی اور شیخ الحفاظ حافظ محمد سخاوی رحمہ
اللہ تعالی اپنے رسالۂ مولد مین لکھا ہی کہ اصل عمل مولد شریف قرون ثلاثہ مین
کوئی ایک سلف صالح سے منقول نہین ہوا لیکن اسکے بعد مقاصد حسنہ اور نیت خالصہ سے
حادث ہوا اسکے بعد اہل اسلام نے تمامی بلاد اور بڑے بڑے شہرونمین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے مہینے مین ہمیشہ اہتمام کرکے بڑے بڑے ضیافتان اور بہت سے
کھانے تیار کرتے ہین اور شبہای مولد مین اقسام کے صدقے دیتے ہین اور خوشی کو ظاہر کرتے

اور نیکی کے کاموں میں زیادتی کرتے ہیں بلکہ اہتمام کرتے ہیں احوال مولد شریف کو قرأت
کرنے میں پھر اسکے برکتوں سے اُنپر فضل عمیم ظاہر ہوتے ہیں اسکے بعد حافظ سخاوی نے امام
شمس الدین بن الجزری کا قول جو عمل مولد شریف کی خواص و برکات میں لکھا کہ وہ امان ہی
اور ایک ظاہر ترقوق سے حکایت کیا اسکو نقل کرکے کہا اسکے بعد ہمیشہ مصر کے بادشاہان اس
عمل مبارک میں اہتمام کرتے تھے اما اندلس اور مغرب کے بادشاہان وہ بھی اس شب کو بہت
تکلفات کرتے ہیں اور اسمیں ائمہ علما اور دوسرے لوگان بھی ہر مکان سے جمع ہوتے ہیں اور اسکے
سبب سے درمیان اہل کفر کے کلمۂ ایمان بلند ہوتا ہی اور میں گمان کرتا ہوں کہ اہل روم
بھی اسکو کرتے ہونگے اور اہل ہند بھی اپنے غیر سے زاید کرتے ہیں اما اہل مکہ جو معدن خیر
و برکت کے ہیں اس شب کو متوجہ ہوتے ہیں اسمکان طرف جو لوگوں میں متواتر ہی کہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت شریف کا مکان ہی اور وہ سوق اللیل میں ہی اپنی مقاصد اور
حاجات و مہمات بر آنیکے لئے اور لوگ کا اہتمام اس مبارک روز میں عید سے زیادہ
رہتا ہی یہان تک کہ اس روز کوئی شخص اسمکان شریف کی زیارت سے تخلف نہیں کرتا ہے
خصوصا شریف جو صاحب حجاز آتے ہیں اور شیخ البرہان الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جو مکہ معظمہ کے
قاضی اور عالم تھے اکثر نووارد لوگ اور بہت سے اہل شہر کو اقسام کھانے اور حلویات کھلاتے تھے
اور مولد شریف کے صبح کو جمہور کے لئے اپنے گھر میں بہت بڑا پر تکلف سفرہ بچھاتے تھے تاکہ

اس عمل مبارک کی برکت سے اپنی بلیات رفع ہو دین انکے بعد انکا فرزند شیخ جمال
اپنی والد کی تبعیت کرکے ویسا ہی کرتے تھے اور شہر کے لوگ اور مسافرین کو کھانا
کھلاتے تھے اللہ تعالی اسکو جزای خیر دیوے اور مدینہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام
کے لوگ کو بھی اس کام کیطرف بہت توجہ ہی آسکے بعد حافظ الحدیث شیخ سخاوی نے
ملک مظفر حاکم اربل جو اہتمام کرتا تھا اور اسپر علامہ ابوشامہ اسکی جو ثنا کئے اور شیخ
الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی عمل مولد شریف کی استحسان پر حدیث عاشورہ سے جو استدلال
پکڑتے اسکو ذکر کرکے فرمایا اما وہ جو تابع ہوتا ہی عمل مولد کا سماع اور لہو وغیرہا سے
پس جو چیز کہ مباح ہی اور اس روز سرور و خوشی کو اعانت کرتا ہی اسکو عمل مین لانا کچھ
مضایقہ نہین اور جو چیز کہ حرام ہی یا مکروہ ہی پس وہ منع کیا جاوے اور اسی طرح جو چیز کہ خلاف
اولی ہی انتہی اور شیخ محمد نجم الدین بن احمد غیطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بہجۃ السامعین
والناظرین مین ابی لہب کو جو خواب مین دیکھے وہ سب لکھکے کہا کہ مولد شریف کیوقت
مین اہتمام کرنا اور اسمین خوشی ظاہر کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور مدایح نبویہ اور زہدیہ و عرفانیہ
ابیات پڑھنے اور کھانا کھلانے اور صدقات دینے و سیکے عمل مولد کرنا امر خوب ہی اسکا کرنیوالا اپنے
قصد جمیل کے سبب سے ثواب جزیل پاویگا اگرچہ عمل مولد مذکور قرون ثلثہ مین کوئی ایک سلف
صالح سے منقول نہین ہوا لیکن اسکے بعد حادث ہوا اس سبب سے وہ بدعت حسنہ ہی

نزدیک محققین اور متقنین علم کے اور ہمیشہ اہل اسلام تمامی اقطار اور بڑے شہروں میں مولد شریف کے مہینے میں خصوصا شب ولادت کو عمل مولد کا اہتمام جیسا کہ ذکر ہوا کرتے ہیں اور اس سے اپنی خوشی اور فرحت کو ظاہر کرتے ہیں اور بعضوں نے اس پر زیادہ کر کے مولد شریف میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں اور اسمیں جو اخبار ثابتہ آئے ہیں اسکو قرأت کرنے میں

فائدہ معلوم کیجئے کہ ربیع الاول کی بارہوین کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا روز ہے روزہ رکھنا مستحب اور مستحسن ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور حافظ محمد سخاوی اور حافظ جلال الدین سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی اور شیخ نجم الدین غیطی اور علامہ مدابغی شافعی اور حافظ ابن رجب حنبلی کہے کہ اس روز روزہ رکھنا مستحب اور حسن جمیل ہے کیونکہ دوشنبے کے روز روزہ رکھنا سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوشنبے کے روز روزہ رہتے تھے اسکا سبب پوچھے تو فرمائے اس روز میں پیدا ہوا اور اسمیں میں مبعوث ہوا اس حدیث پر اور حدیث عاشورہ پر قیاس کرتے بارہوین ربیع الاول کا روزہ مستحب ہوا اور شیخ یحیی بن محمد خطاب مالکی اور امام ابو عبداللہ بن الحاج اور علامہ شیخ محمد بن عباد اور شیخ محمد بن الفضل قاسم الرصاع کہتے ہیں کہ بارہوین ربیع الاول کو روزہ نہیں رکھنا افضل ہے کیونکہ یہہ روز فرح اور سرور کا ہے اور بمنزلہ عید کے ہے بندہ عاصی کہتا ہے دونوں فریق کے علماء نے نیت صالحہ سے اس مسئلہ میں اجتہاد کر کے قرار کئے ... اگر کوئی ... کہ جسکو جانتے ... سو

انکا غرض یہہ ہی کہ بارہوین کا روز ہمنے ایسی نعمت عظمےٰ سے مشرف ہوئے ہین اسکے شکر مین اللہ تعالےٰ
کا شکر روزہ اور اقسام کے عبادات سے اداکرین اور اسکو قیاس کئے ہین حدیث صیام عاشورہ
اور یوم الاثنین پر اور جو لوگ کہتے ہین کہ روزہ رکہنا اولی ہی سو انکا غرض یہہ ہی کہ یہہ روز
خوشی اور مسرت ظاہر کرنیکا ہی اور عید کا روز ہی پہر عید پر قیاس کرکے اس روز روزہ
نرکہنا اولی جانتے ہین اب ہم اس موقع پر ختم کتاب کرکے اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین
کہ یارب ہمکو تیرے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا پیالہ پلا کر قیامت کے
صحابی سچا اور ولادت شریف کو جو مین برکت اور عمل میلاد مبارک کو جو باعث
تذکار نعمت سمجہے ہین اپنے حبیب کے زمرہ مین داخل فرما اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ احْشُرْنَا
فِی زُمْرَتِہٖ وَتَحْتَ لِوَائِہٖ وَاسْقِنَا بِکَأْسِہٖ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِہٖ اٰمِیْنَ
یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ یہہ رسالہ متبرکہ بخوبی در بست ماہ کلام ۶ ربیع الاول
۱۳۰۹ھ ہجری مقدسہ کو بتصحیح جناب مولف چہپکر تیار ہوا لیقین کہ محبان